www.kitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقالاتِ طیبہ

عبدالسلام بن محمد

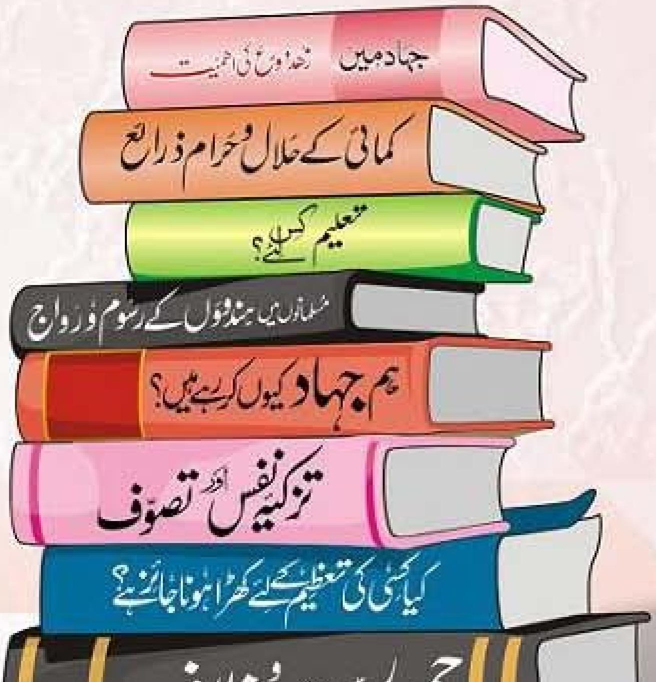

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

مطبوعات دار الاندلس

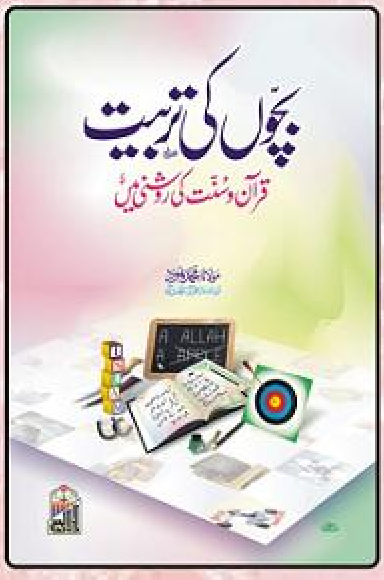

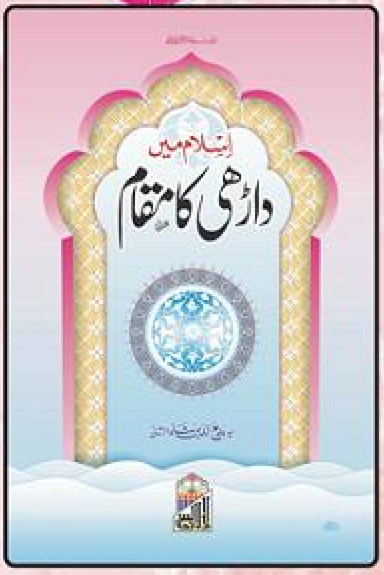

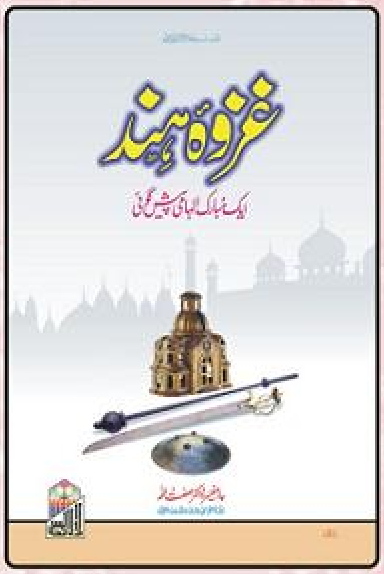

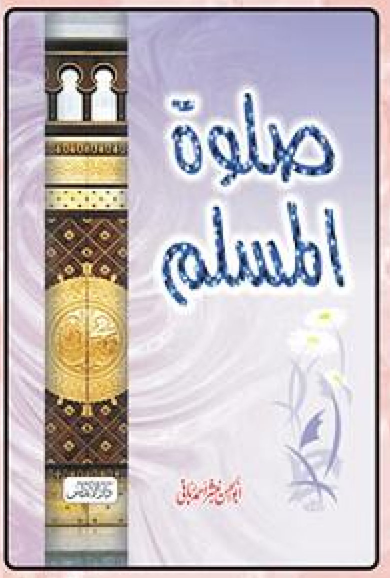

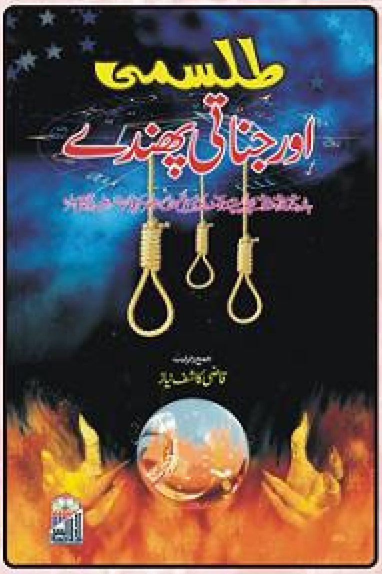

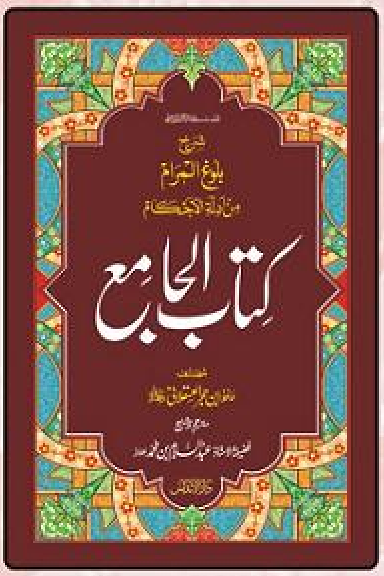

دار الاندلس

۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور فون: 7230549-7231106

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسنون خطبہ

«إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ»

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ○ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ○

---

١ آل عمران: ١٠٢/٣ـ ٢ النساء: ١/٤ـ ٣ الاحزاب: ٧٠/٣٣ـ ٧١ـ

٤ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب خطبته ﷺ فی الجمعة: ١٥٣/٦ـ ابوداؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة ـ نسائی، کتاب صلاة العیدین باب کیف الخطبة ـ ابن ماجه، باب اجتناب البدع والجدل ـ دارمی، باب اتباع السنة ـ مسند احمد: ١٢٧/٤ـ ١٢٦ـ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”بلاشبہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اس سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

حمد وصلوٰۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں، دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔“

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور (پھر) اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے (جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے ڈرو (بچو)۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔“

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم (سیدھی اور سچی) ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست

مسلمانوں میں ہندوؤں کے رسم ورواج 21

- عبادت 28
- نماز اور ذکر 28
- تسبیح اور مالا 31
- ہر کام کی ابتداء 32
- ملاقات کا طریقہ 33
- ستاروں کی تعظیم 35
- مسلمانوں میں قطب کی تعظیم؟ 36
- چوریاں بتانا 37
- استخارہ کے نام پر کہانت 38
- سرادھ اور ایصال ثواب کی رسمیں ختم، قل، برسی، سالگرہ وغیرہ کہاں سے آئیں؟ 39
- گاڑیوں میں لٹکے ہوئے جوتے اور نقش نعلین شریفین 41
- گنگا جمنا متھرا کے سفر اور اجمیر داتا سھون کے سفر 42
- شادی کی رسمیں 45
- نکاح سے پہلے روٹی اور نیوندرا 47
- لڑکیوں کو وراثت میں حصہ دینے کی بجائے جہیز دینا 48

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- بے پردگی اور بے حیائی 49
- بغیر اجازت گھروں میں جانا 50
- دیور کا بھابھی سے عام میل جول 51
- موسیقی اور گانا بجانا 52
- چہرے کی وضع قطع داڑھی اور مونچھیں 53
- بیوہ کی شادی کو معیوب سمجھنا 55
- ذکر اور جہاد سے روکنے والے کھیل 57

2۔ تزکیہ نفس اور تصوف 61

- تزکیہ نفس کا مسنون طریقہ 63
- تزکیہ نفس کے لئے فرائض کی پابندی اور کبائر سے اجتناب 64
- فرائض کی پابندی 68
- نوافل کا التزام 68
- اللہ کا ذکر 69
- ذکر الٰہی کا مسنون یقہ 70
- قرآن کریم کی چند خاص دعائیں 71
- سب سے اعلیٰ ذکر 72
- کلمہ تمجید کی فضیلت 73
- قبولیت دعا کے لئے ایک عمل 74
- عبادات میں میانہ روی کا حکم 75
- مسلمانوں کی فتوحات اور کفار کی شکست کا سبب 80
- وہ چیزیں جن میں مسلمان پہلی امتوں کے نقش قدم پر چل نکلے 81

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تزکیہ نفس اور تصوف	85
تصوف کی بنیاد	86
تصوف کا پہلا سبق مرشد پکڑنا	87
اپنے نام کا کلمہ پڑھوانا	89
پیر کو سجدہ کرنا	92
تصوف کا دوسرا سبق	93
تصور شیخ	93
ہر کام مرشد سے پوچھ کر کرنے کی حقیقت	94
ایک ذاتی تجربہ	98
دوسرا ذاتی تجربہ	99
صوفیاء کرام جو کچھ دیکھنا چاہیں انہیں کیسے نظر آ جاتا ہے	100
قبر سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ باہر نکلنا	101
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مانگنے والے کو روٹی دینا	102
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدد کرنا	103
قبر پر خط بھیجنا	104
تصوف کا تیسرا سبق	104
ذکر کے خود ساختہ طریقے	104
اسم ذات	105
نفی اثبات	106
تصوف کا چوتھا سبق	108
حلال کو حرام کر لینا اور کھانے پینے میں بے حد کمی	108

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- کھانے کی مقدار کے متعلق نبوی تعلیم 108
- صوفیہ کے ہاں کھانے کی کمی 109
- تصوف کے چند نتائج 110
- بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا ترک 110
- غلو اور غلط بیانی 112
- ترک جہاد 115

3۔ کمائی کے حلال اور حرام ذرائع 117

- حرام کمائی کی صورتیں 122
- حرام سے پرہیز 123
- حرام کی ایک نہایت قبیح شکل۔سود 124
- مدت پر سود 126
- بینکوں کا موجودہ کاروبار 127
- کاروبار کا اسلامی طریقہ 129
- جنس کے بدلے صرف نقد جنس 130
- نوٹ اور سود 132
- سودی نظام سے بچنے کا واحد حل 135
- قسطوں کا مسئلہ 137
- حرام کی ایک اور صورت 138
- کوئی چیز قبضے میں کیے بغیر بیچنا حرام ہے 140
- بت فروشی کی نئی صورتیں 141

4۔ تعلیم کس لئے 145

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

❁ ڈاکٹر، انجینئر بن کر نوکری ہی بننا ہے تو فائدہ؟ 150

❁ علم کی دو قسمیں 153

❁ دنیا کمائیں مگر...... کس حد تک 155

❁ کم از کم ترجمہ قرآن کے لئے وقت نکالیں 157

❁ قرآن فہمی کے لئے پہلے چودہ علوم پڑھنا 159

❁ علم پھیلانے والے مدارس پر بھی حکومتی پھندے 162

5۔ ہم جہاد کیوں کر رہے ہیں 165

❁ پہلا مقصد...... فتنے کا خاتمہ 168

❁ دوسرا مقصد...... غلبہ اسلام 168

❁ تیسرا مقصد...... کفار کا جزیہ دینا 169

❁ چوتھا مقصد...... کمزوروں کی مدد 170

❁ پانچواں مقصد...... مقتولین کا بدلہ 170

❁ چھٹا مقصد...... معاہدہ توڑنے کی سزا 172

❁ ساتواں مقصد...... دفاع کے لئے لڑنا 173

❁ آٹھواں مقصد...... مقبوضہ علاقہ چھڑوانا 173

❁ کیا ہم نے مطلوبہ مقاصد حاصل کر لئے ہیں؟ 174

❁ اسلامی ریاست کے بغیر جہاد؟ 178

❁ جہاد فرض ہو جانے کے بعد قیامت تک جاری ہے 181

❁ اسلامی ریاست اور خلیفہ جہاد سے وجود میں آتے ہیں 184

❁ اس وقت جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ 185

❁ جنگ کا ارادہ رکھنے کی علامت 193

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- فرض کفایہ بھی جب تک ادا نہ ہو رہا ہو فرض عین ہوتا ہے 193
- ہم پاکستان میں جہاد کیوں نہیں کرتے؟ 195
- راہ جہاد سے فرار کے بہانے 198
- پہلا بہانہ......خلیفہ کے بغیر جہاد نہیں ہو سکتا 199
- دوسرا بہانہ......مشرک کی مدد سے جہاد کرنا 200
- تیسرا بہانہ......جنگ بدر کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے مدد لی 202
- چوتھا بہانہ......کشمیر کی بجائے پاکستان میں جہاد کیوں نہیں کیا جاتا؟ 203
- پانچواں بہانہ......اگر حکومت مظلوموں کی مدد کرے تو ہمیں جہاد نہیں کرنا چاہئے 206
- چھٹا بہانہ......اگر مجاہدین کارروائی کریں گے تو نتیجے میں ہندو عزتیں لوٹیں گے 206
- ساتواں بہانہ......پہلے جہاد بالنفس پھر جہاد بالشیطان پھر جہاد بالدنیا اگر ان میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر دشمن سے جہاد کرنا 207

6۔ کیا کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے؟ 211

7۔ جمہوریت و خلافت 221

- خلافت پر اعتراض 224
- خلافت کے ثمرات 224
- انسان کے خود ساختہ نظاموں کا جائزہ 229
- کمیونزم 229
- کیا جمہوریت عوام کی حکومت ہوتی ہے؟ 231
- دینی جماعتوں کے لئے جمہوریت کے نقصانات 233

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسلمانوں میں ہندوؤں کے رسوم و رواج

جب کوئی شخص اسلام لاتا ہے تو اس میں کئی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ان میں سے ایک اہم تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ اس کی دوستی اور دشمنی کا معیار بدل جاتا ہے۔جو کل تک اس کے دوست تھے‘ وہ دشمن بن جاتے ہیں اور جو دشمن تھے وہ دوست بن جاتے ہیں اور ان نئے بننے والے دوستوں کی خاطر وہ پرانے دوستوں سے لڑائی تک کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔بلکہ اس لڑائی میں اپنی جان اور اپنا مال قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”یقیناً تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم بری ہیں تم سے اور اس سے جس کی اللہ کے علاوہ تم عبادت کرتے ہو۔(ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہیں) ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی اور بغض کھلم کھلا ظاہر ہو چکا ہے۔یہاں تک کہ تم

(٥)المائدہ= ٥/ ٥١۔
(٦)الممتحنة= ٦٠/ ٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ۔"

اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا تقاضا ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی ہو اور اس دشمنی کا کھلم کھلا اعلان کیا جائے۔ یہ دشمنی صرف اس وقت ختم ہوسکتی ہے جب وہ اکیلے اللہ پر ایمان لے آئیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتو ایمان نہیں ہے۔ ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ اللہ تعالی، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے دوستوں سے محبت ہو اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی ہو۔

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ ان کے بعض بعض کے دوست ہیں اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے' وہ انہی سے ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

اس آیت میں یہود ونصاری کو دوست بنانے سے منع کرنے کی ایک نہایت نفیس حکمت بیان فرمائی گئی ہے۔ فرمایا: تم یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ بعض اوقات انسان کی کسی کافر، یہودی یا عیسائی سے دوستی ہو جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ اس سے تعاون کرتا ہے' یہ سمجھتا ہے کہ اس نے مجھے کبھی نقصان نہیں پہنچایا۔ اس لئے یہ میرا حقیقی دوست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غلط خیال کی اصلاح فرمائی۔ فرمایا: ﴿ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ﴾ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ جسے آپ اپنا دوست سمجھ رہے ہیں' یہ دوسرے یہود ونصاریٰ کا دوست ہے۔ اس کی تمہارے ساتھ دوستی ہے تو کچھ اوروں کے ساتھ بھی دوستی ہے

(۷) المائدہ = ۵ / ۵۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جوتمہارے دشمن ہیں۔کفار کے ساتھ دوستی پر اتنا سخت حکم لگایا،فرمایا:

''تم میں سے جو ان کے ساتھ دوستی رکھے گا پھروہ ہم سےنہیں بلکہ انہی میں سے ہے۔''

وہ مسلمانوں کی صف میں نہیں بلکہ کفار کی صفوں میں ہے۔میرے بھائیو! دیکھو کتنا سخت فتویٰ ہے کہ کفار سے دوستی رکھنے والا انہی میں سے ہے۔مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جوشخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے' وہ انہی میں سے ہے۔''

میرے بھائیو! ۰۰۰۰۰۰ اس کا سبب یہ ہے کہ انسان کے دوست تین قسم کے ہوتے ہیں اور دشمن بھی تین قسم کے۔سب سے پہلے میرا دوست وہ ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے، مجھ سے دوستی رکھتا ہے۔دوسرا دوست وہ ہے جو میرے دوست سے دوستی رکھتا ہے۔تیسرا وہ ہے جو میرے دشمن سے دشمنی رکھتا ہے۔

اسی طرح میرا ایک دشمن وہ ہے جسے مجھ سے دشمنی ہے، دوسرا دشمن وہ ہے جو میرے دوست کا دشمن ہے، تیسرا دشمن وہ ہے جو میرے دشمن کا دوست ہے۔جوشخص میرے کسی دشمن سے دوستی رکھے، وہ میرا دوست نہیں ہوسکتا۔میرا دشمن بھی میرا دشمن ہے۔میرے دوستوں کا دشمن بھی میرا دشمن ہے اور میرے دشمنوں سے دوستی رکھنے والا بھی میرا دشمن ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنا لینا۔کبھی ان پر اعتماد نہ کرنا۔''

---

(۸) المائدۃ = ۵/ ۵۱

(۹) ابو دائود =کتاب اللباس :باب فی لبس الشرۃ ۔رقم الحدیث: ۴۰۳۱۔۴/ ۴۴'مسند احمد=۲/ ۵۰

(۱۰) الممتحنۃ = ۶۰/ ۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میرے بھائیو!...... جب ایمان صحیح طریقے سے دل میں آ جاتا ہے تو پھر یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے ساتھ شدید محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے دشمنوں سے شدید نفرت اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب میں ایک دو واقعات مثال کے طور پر ذکر کرتا ہوں۔

دیکھئے! ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ پہلے کافر تھے۔ بنو حنیفہ کے سردار تھے۔ مسیلمہ کذاب کے کہنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے قتل کرنے کے لئے نکلے۔ مگر مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر لیا اور مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ لا کر باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے ' فرمایا: ''ثمامہ کہو کیا حال ہے؟'' انہوں نے کہا: ''اچھا ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے (جس کا بدلہ لینے والے موجود ہیں۔) اور اگر مال چاہتے ہیں تو فرمائیے، جتنا آپ چاہتے ہیں، آپ کو دے دیا جائے گا۔'' آپ اسے وہیں چھوڑ کر چلے گئے، پھر اگلے دن اس کے پاس آئے تو اس سے یہی بات فرمائی اور اس نے یہی جواب دیا۔ پھر تیسرے دن وہاں سے گزرے تو پھر اس کا حال دریافت فرمایا اور اس نے وہی جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثمامہ کو چھوڑ دو۔''

ثمامہ اس (اسیری کے) دوران قرآن کریم سنتا رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نماز اور دوسرے حالات دیکھتا رہا۔ جونہی اسے چھوڑا گیا، مسجد کے قریب کھجوروں کے ایک باغ میں گیا، غسل کیا، مسجد میں آیا اور بلند آواز سے پڑھا:

اب دیکھئے! اسلام لانے کے ساتھ ہی کیا تبدیلی واقع ہوئی؟ کہنے لگا: ''یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اس روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ بغض مجھے کسی چہرے سے نہیں تھا، تو اب آپ کا چہرہ مجھے سب چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا اور اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین مجھے سب دینوں سے زیادہ

(۱۱) صحیح بخاری = کتاب المغازی: باب وفد بنی حنیفه 'حدیث ثمامة بن اثال۔ رقم الحدیث= ٤٣٧٢۔ ص: ٩٠٠

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پیارا اور محبوب ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ برا دکھائی نہیں دیتا تھا، اب آپ کا شہر مجھے سب شہروں سے زیادہ محبوب دکھائی دیتا ہے۔''

ہند بنت عتبہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا تھا اور جگر چبایا تھا، جب ایمان لے آئی تو کہتی ہے: یا رسول اللہ! تمام روئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ والوں سے زیادہ کسی خیمہ میں رہنے والوں کے متعلق میری یہ خواہش نہیں تھی کہ وہ ذلیل ہوں، اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ روئے زمین پر آپ کے خیمے سے بڑھ کر کسی خیمہ کے متعلق میری خواہش نہیں کہ انہیں عزت حاصل ہو۔ (۱۲)

تو میرے بھائیو! ...... یہ ایک قدرتی چیز ہے کہ ایمانی محبت تمام محبتوں پر غالب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہم سے تقاضا بھی یہی ہے کہ ہماری طرف آ ؤ تو پورے آ ؤ۔ یہ نہیں کہ کچھ دوستی ہم سے اور کچھ ہمارے دشمنوں سے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو قطعاً گوارا نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ...... اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

میرے بھائیو! ...... یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ ہم میں سے بیشتر کے پہلے آباء و اجداد ہندو تھے۔ پھر اللہ نے انہیں اسلام کی نعمت عطا فرمائی۔ اب چاہیئے تو یہ تھا کہ جب مسلمان ہوئے تو پورے پورے اسلام میں داخل ہوتے اور انہیں کفر کی رسموں سے شدید بغض ہوتا۔ ہوسکتا ہے ابتداء میں مسلمان ہونے والوں کا ایسا ہی حال ہو۔ وہ پورے پورے اسلام میں داخل ہوئے ہوں اور انہوں نے ہندوانہ رسوم یکسر چھوڑ دیں ہوں۔ مگر افسوس کفر کے ساتھ اسلام کی جو

(۱۲) صحیح بخاری =کتاب مناقب الانصار :باب ذکر ہند بنت عتبة بن ربیعه رضی الله عنها۔ رقم الحدیث: ۳۸۲۵۔ص ۷۸۲

(۱۳) البقرة =۲/ ۲۰۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عداوت ہونی چاہئے، مسلمان اسے قائم نہ رکھ سکے۔ جبکہ ہندوؤں نے اسلام کے ساتھ اپنی نفرت برقرار رکھی۔ انہوں نے مسلمانوں کو ناپاک قرار دیا، کہ یہ پلید ہیں۔ ان کا جھوٹا کھانا پینا ناجائز ہے اور اگر ان کا سایہ پڑ جائے تو ہندو بھرشٹ (پلید) ہوجاتا ہے۔

کفر کا اسلام کے ساتھ اتنا شدید بغض دیکھ کر ہی مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ وہ کفر کی رسوم سے دلی بغض رکھتے اور کسی صورت ان کا اثر قبول نہ کرتے۔ مگر ہوا کیا؟...... آپ اپنے گردوپیش پر نظر ڈالیں۔ امت مسلمہ کے افراد کی زندگی کا جائزہ لیں۔ میں بھی کچھ نشان دہی کروں گا۔ آپ اس ارادے سے مسلمانوں کے اعمال کو دیکھیں کہ ان میں غیروں کی کون کون سی چیزیں داخل ہوگئی ہیں تو آپ کو بے شمار چیزیں نظر آنی شروع ہوجائیں گی اور آپ پکار اٹھیں گے کہ اوہو! ہم تو ہندوؤں کا طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہماری وہ روش نہیں جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ عبادات سے لے کر معاملات تک، رہن سہن سے بول چال تک، غرض ہر چیز میں وہ طریقہ اختیار کرلیا ہے جو خاص طور پر کفار کا طریقہ ہے۔ حالانکہ دشمنی کا تقاضا یہ تھا کہ ان کی مخالفت کی جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((خَالِفُوا الیَهُودَ وَالنَّصَارٰی))(١٤)

"یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔"

بہت سی چیزیں بتائیں کہ فلاں چیز میں مخالفت کرو، فلاں میں مخالفت کرو۔ یہودیوں کو دیکھا کہ اپنے سر کی مانگ نہیں نکالتے۔ یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے درمیان میں مانگ نکالنی شروع کردی۔ یہودی موسیٰ علیہ السلام اور بنواسرائیل کی فرعون سے نجات کے شکرانے کے طور پر 10 محرم کا روزہ رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو (9) محرم کا روزہ رکھوں گا۔ تاکہ اصل عبادت اور شکریہ بھی ادا ہوجائے اور دن بدلنے کے ساتھ یہود کی مخالفت بھی ہوجائے۔(١٥)

(١٤) صحیح بخاری= کتاب اللباس : باب الفرق۔ رقم الحدیث: ٥٩١٧۔ص:١٢٦٣، صحیح مسلم =کتاب الفضائل :باب فی سدل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔رقم الحدیث:٢٣٣٤۔
(١٥) صحیح مسلم= کتاب الصیام :باب صوم یوم عاشوراء۔ص: ٨/١٢، مسند احمد=١/٢٤١

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میرے بھائیو!........کوئی ایسا کام جو کفار کا خاص طریقہ ہو، اگر قرآن وحدیث میں اس کی واضح طور پر ممانعت نہ بھی آئی ہو تب بھی مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ انہی میں سے ہے۔ لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں نے کفار کے وہ طریقے بھی اپنا لئے ہیں جن سے صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ خصوصاً ہندو قوم کے بے شمار عقائد اور رسوم ورواج مسلمانوں میں رائج ہو گئے ہیں۔

ہندوؤں کے رسوم ورواج سے واقفیت کے لئے میں نے چند کتابیں تلاش کی ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ان کا ضرور بالضرور مطالعہ کریں۔

- ایک کتاب ہے ''تحفة الهند''۔ یہ مولانا عبیداللہ نے لکھی ہے۔ یہ پہلے ہندو تھے، اس وقت ان کا نام ''اننت رام'' تھا۔ توفیق الٰہی سے مسلمان ہوگئے تو انہوں نے ہندوؤں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے یہ کتاب لکھی اور اس میں اسلام کی تعلیمات اور ہندو مذہب کے عقائد اور رسم ورواج کا مقابلہ کر کے اسلام کی حقانیت ثابت کی۔ اس کتاب میں ہندوؤں کی مستند کتابوں سے ان کے رسم ورواج اور عقائد وعبادات ذکر کئے ہیں اور خود مصنف بھی چونکہ پہلے ہندو تھے، اس لئے ان کا بیان بھی ہندو مذہب کے رسوم ورواج کے بیان میں معتبر حیثیت رکھتا ہے۔
- دوسری کتاب ''البیرونی'' کی ''کتاب الہند'' ہے۔ البیرونی نے ہندوستان میں آ کر یہاں کے عالموں اور پنڈتوں سے باقاعدہ ان کے علوم پڑھے، ان کی شاگردی کی، پھر اس کتاب میں ان کے علوم اور ان کے عقائد اور رسوم ورواج تفصیل سے بیان کئے۔
- تیسری کتاب ڈاکٹر ''محمد عمر'' کی تالیف ''ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر'' ہے۔ اس میں انہوں نے ہندو تہذیب کی ان چیزوں کی تفصیل لکھی ہے جو مسلمانوں میں داخل ہو چکی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں۔ان کے علاوہ بھی کئی کتابوں میں ہندوؤں کی رسوم بیان کی گئی ہیں۔

اب میں ہندوؤں کی چند چیزیں آپ کے سامنے ذکر کرتا ہوں۔

عبادت:

سب سے پہلی چیز تو عبادت ہے اور عبادت میں پہلی چیز توحید الٰہی ہے۔ ہندوؤں کے ہزاروں خدا ہیں بلکہ ان کے نزدیک ہر چیز ہی خدا ہے۔مسلمانوں میں یہ عقیدہ وحدۃ الوجود کی صورت میں ظاہر ہوا۔

نماز اور ذکر:

دوسری چیز نماز ہے۔ "تحفة الهند " کے دوسرے باب کی دوسری فصل میں لکھا ہے کہ ہندوؤں کے دین میں دن رات میں ایک عبادت فرض ہے اس کا نام ''سندھیا'' ہے۔اس کے تین وقت ہیں:

(۱) صبح کا وقت (۲) دن کے درمیان کا وقت (۳) شام کا وقت۔اور

اس عبادت میں وہ دل سے تو اپنے تین بڑے دیوتاؤں ''برہما'' ''بشن' اور ''مہادیو' کی تعظیم میں مصروف رہتے ہیں۔ اور آنکھیں اور ناک بند کر کے ان کی صورت کا تصور رکھتے ہیں۔''بشن'' کی تصویر کو اپنی ناف میں خیال کرتے ہیں'' برہما'' کی صورت کو سینے میں اور ''مہادیو' کی صورت کو اپنے دماغ میں خیال کرتے ہیں۔صبح کے وقت ''سندھیا'' میں مشرق کی طرف منہ کرتے ہیں۔ دوپہر کو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ بطور دعا اٹھاتے ہیں اور شام کی عبادت میں مغرب کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔

اب آپ غور فرمائیں! اسلام کا ان چیزوں سے کوئی تعلق ہی نہیں بلکہ یہ سب بت پرستی کے کام ہیں۔نہ ہی اسلام میں آنکھیں بند کر کے نماز کی اجازت ہے نہ ہی سانس بند کرنے کی تعلیم دی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گئی ہے۔ مگر ہندوؤں کے اثر کی وجہ سے مسلمانوں میں یہ چیزیں بھی آ گئیں۔ صوفی حضرات اسم ذات اور نفی اثبات کے ذکر کا طریقہ ہی یہ بتاتے ہیں کہ آنکھیں بند کر کے پڑھو اور سانس بند کر کے پڑھو، یہ طریقہ ہندوؤں سے آیا ہے، ہندوؤں کے دیوتاؤں کی جگہ مسلمانوں نے شیخ کا تصور رکھنا شروع کر دیا کہ عبادت کرو' اللہ کا ذکر کرو تو ساتھ مرشد کا تصور رکھو۔ حالانکہ یہ صاف اللہ کی عبادت میں مخلوق کو شریک کرنا ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھتے وقت اس کے مفہوم کی طرف توجہ کی بجائے یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ لفظ ''لا'' کی گھنڈی کا تصور ناف میں رکھیں۔ اور لفظ ''اِلہٰ'' کا تصور دماغ میں رکھیں۔ اور ''الا اللہ'' کی ضرب دل میں لگائیں۔ حالانکہ اس طریقہ کا کتاب وسنت میں کوئی وجود ہی نہیں۔ کئی لوگ لفظ اللہ لکھ کر اس کا نقش دل پر یا دماغ پر جماتے ہیں۔ حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا تصور نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ تو وہ ہستی ہے جس کی کرسی آسمان وزمین سے وسیع ہے۔ اس کا تصور کاغذ پر لکھے ہوئے ایک لفظ کی صورت میں کرنا اسلام کی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ پھر جس طرح ہندوؤں نے اپنے دیوتاؤں کے نقش کے تصور کیلئے ناف سینہ اور دماغ مقرر کئے ہیں' اسی طرح صوفی حضرات نے ناف، سینے اور دماغ میں چھ لطیفوں کی جگہ مقرر کر رکھی ہے اور ہر ایک لطیفے کو کسی نہ کسی پیغمبر کے زیر قدم رکھا ہوا ہے۔

اسلام میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ مگر اس کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقع کی مناسبت سے ذکر کی تعلیم دی ہے۔ نہایت جامع اور بامعنی کلمات سکھائے ہیں۔

مثلاً صبح کو اٹھے تو کہے:

(۱۶)صحیح بخاری =کتاب التوحید :باب السئوال بأسماء الله تعالی والاستعاذة بها ۔ رقم الحدیث:۷۳۹۴ ص: ۱۵۵۰ وایضاً کتاب الدعوات:باب مایقول اذا نام ۔رقم الحدیث: ۲/۶۳۔ص:۱۳۳۶وأیضاً باب ما یقول اذا اصبح: رقم الحدیث: ۶۳۲۴۔ص: ۱۳۳۹ 'صحیح مسلم =کتاب الذکر :باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع : ۱۷/ ۳۵'ابن ماجه =ابو اب الدعا :باب ما ید عوابه اذا انتبه من اللیل ۔رقم الحدیث: ۳۹۴۲۔ ص: ۲/۴۴۴ ' دارمی= کتاب الاستئذان باب ما یقول اذا انتبه من نومه۔ رقم الحدیث:۲۶۸۹۔ص:۲/۲۰۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیت الخلاء کے لئے جائے تو:

گھر سے نکلے تو:

چھینک آئے تو: سننے والا کہے: ، چھینک مارنے والا دوبارہ کہے:

عام حالات میں کوئی بامعنی کلمہ مثلا:

ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم قوموں میں ایک ہی لفظ بار بار دہرایا جاتا ہے۔ کوئی رام رام کی گردان کرتا ہے، کوئی اوم یا اون کی۔

اسلام میں ان الفاظ کی تو گنجائش نہیں تھی۔ چنانچہ لفظ اللہ کا ورد اختیار کیا گیا کہ سانس بند کر کے، آنکھیں بند کر کے زیادہ سے زیادہ جتنی دفعہ کہہ سکو بڑھاتے چلے جاؤ، کہتے چلے جاؤ۔

بے شک یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ مگر صرف اس لفظ یعنی محض اللہ، اللہ، اللہ، کے ورد کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دی۔ نہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ اختیار فرمایا۔

ہندو بت پوجتے تھے۔ تم نے شیخ کا تصور پوجنا شروع کردیا۔ وہ سانس اور آنکھیں بند

---

(۱۷)صحیح بخاری =کتاب الوضوء :باب ما یقول عند الخلاء ۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۔ص:۳۷۔وأیضا :رقم الحدیث: ۶۳۲۲ ۔ص:۱۳۳۹‘صحیح مسلم = کتاب الحیض :باب ما یقول اذا دخل الخلاء ۔۲۰/۴‘ ابوداؤد =کتاب الطهارة :باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء :رقم الحدیث:۴۔ص:۱/۱۲+نسائی = کتاب الطهارة :باب القول عند دخول الخلاء ۔ رقم الحدیث: ۱۹۔ص:۱/۶‘دارمی= کتاب الطهارة :باب ما یقول اذا دخل المخرج ۔رقم الحدیث: ۶۷۵ص۱/۱۳۶

(۱۸)ابوداؤد= کتاب الأدب :باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول ۔رقم الحدیث: ۵۰۹۵ص۴/۳۲۵‘ ترمذی= کتاب الدعوات : باب ما یقول اذا خرج من بیته رقم: ۳۴۲۶۔ص:۵/۴۹۰

(۱۹)صحیح بخاری =کتاب الأدب :باب اذا عطس کیف یشمت ؟۔رقم الحدیث ۶۲۲۴۔ص:۱۳۱۸‘ ترمذی= کتاب الأدب باب :ما جاء کیف تشمیت الحاطس ۔رقم الحدیث: ۲۷۴۱ص۵/۸۳

(۲۰)ترمذی= کتاب الدعوات :باب فی العفو والعافیة ۔رقم الحدیث: ۳۵۹۷ص۵/۵۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتے تھے تم نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا۔ بتاؤ فرق کیا رہ گیا! وہ سورج کی طرف منہ کرتے تھے، اس کی تعظیم کرتے تھے۔ بعض مسلمانوں نے بھی سورج نکلتے وقت اس پر نظر جمانے کے نام پر اس کی عبادت شروع کردی اور باور یہ کروایا کہ اس سے روحانی قوت حاصل ہوتی ہے، صرف نام بدل گئے ہیں، کام نہیں بدلے مگر صرف نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے۔

بدلنا ہے تو مے بدلو ، مزاج مے کشی بدلو
وگرنہ ساغر و مینا بدل جانے سے کیا ہوگا

تسبیح اور مالا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں پر اللہ کا ذکر گننے کی تلقین فرمائی آپ نے فرمایا:

''انگلیوں کی گرہوں پر گنو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور یہ بلوائی جائیں گی''

ہندو مالا جپتے ہیں۔ مسلمانوں نے تسبیح رکھ لی۔ یہ تسبیح آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملے گی۔

شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف اور موضوع احادیث کے متعلق ایک کتاب ''سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة '' لکھی ہے۔ اس کی جلد ۱ حدیث نمبر ۸۴ میں مشہور روایت: یعنی ''تسبیح بہت اچھی یاد دلانے والی ہے'' کو موضوع قرار دیا ہے اور تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ تسبیح کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہیں ہے۔ پھر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اب تک جو صحیح احادیث مجھے یاد ہیں ان کی روشنی میں سو سے زیادہ گن کر پڑھنے والی کوئی حدیث مجھے نہیں ملی اور سو تک آسانی کے ساتھ انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے، اس سے زیادہ پڑھنا ہو تو بغیر گنتی کے پڑھو۔

(۲۱) ابو داؤد =كتاب الصلوة :باب التسبيح بالحصى .رقم الحديث:۱۵۰۱.ص:۲/۸۱ 'ترمذی =كتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبيح باليد .رقم الحديث:۵/۵۲

(۲۲) سلسلة الأحاديث الضعيفه والموضوعة =ج:۱ رقم الحديث:۸۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ویسے مسلمان کو اتنا موقع ملتا ہی مشکل سے ہے کہ وہ گن کر ہزاروں کی تعداد میں وظیفہ کرے۔کوئی دوست آ گیا۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو اسے جواب دیا۔کوئی مظلوم آ گیا۔اس کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ نہیں کہ ادھر مہمان ذلیل ہو رہا ہے اور ادھر حضرت صاحب ہزار دانے کی تسبیح پھیر رہے ہیں۔سانس بند کر کے بارہ ہزار دفعہ اللہ، اللہ، اللہ پورا کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ مسلمانوں کا نہیں، ہندو سادھوؤں کا ہے۔ ہندو کٹیاؤں میں گیان دھیان میں مشغول رہتے تھے۔مسجد میں یہ طریقے چل نہیں سکتے تھے۔مسلمانوں نے خانقاہیں بنالیں۔سوا سوا لاکھ کے وظیفے شروع کر دیئے۔خواہ بندوں کے حقوق بالکل برباد ہو جائیں۔خواہ کفار مسلمانوں کے ممالک پر قابض ہو جائیں، انہیں اپنی گنتی پوری کرنے کی فکر ہے۔

ہر کام کی ابتداء :

میرے بھائیو! یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ نہیں ہے۔اس راستے پر چلو گے تو بزدلی اور بے ہمتی کی طرف جاؤ گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلو گے تو عزت ورفعت کی طرف جاؤ گے۔علم حاصل کر کے دعوت پھیلاؤ، جہاد کرو اور ہر وقت زبان ان اذکار سے تر رکھو جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں کی گنتی کے چکروں میں نہ پڑو۔

میرے بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہر کام کی ابتداء اللہ کا نام لے کر شروع کرو۔جو اہم کام اللہ کا نام لے کر شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہے۔کوئی کام ''بسم اللہ'' سے شروع ہوتا ہے۔کوئی ''الحمد للہ'' سے کوئی ''اللہ اکبر'' سے الغرض ہر کام اس پیدا کرنے والے کے نام سے شروع ہوتا ہے۔

'' تحفة الهند'' کے تیسرے باب کی چوتھی فصل میں لکھا ہے کہ ہندوؤں کے دین میں ہر کام سے پہلے ''گنیش'' کا نام لینا ضروری ہے۔وہ ہر کام سے پہلے کہتے ہیں ''سری گینشائے نمہ'' یعنی ''گنیش'' کو میری نمستکار یعنی تسلیمات ہے، ''گنیش'' کون ہے؟ ''مہادیو'' کا بیٹا ہے جس کا سر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہاتھی کا سا ہے اور وہ ہندوؤں کا بہت بڑا دیوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ ہندوؤں کے ہاں ہر کام کی ابتداء خالق کی بجائے مخلوق کے نام سے کی جاتی ہے۔ اب مسلمانوں کا حال دیکھئے! میں نے خود ان گناہ گار کانوں سے سنا ہے۔ ڈرائیور گاڑی پہ بیٹھا ہے۔ اللہ کا نام نہیں لیتا، بسم اللہ نہیں پڑھتا، کیا کہتا ہے؟ ''یا پیر استاد'' اللہ تجھے ہدایت دے پیر استاد بیچارے کے ہاتھ میں کیا ہے؟ وہ تمہاری کیا مدد کرے گا۔ تم بسم اللہ پڑھ کر سوار ہو اور پھر یہ دعا پڑھو:

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے یہ (سواری) مسخر کر دی وگرنہ ہم اس کو مطیع نہ بنا سکتے۔ اور بے شک ہم نے اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

اگر کوئی شخص کشتی میں بیٹھا ہے تو کہتا ہے یا ''خواجہ خضر'' اتنے نادان اور بے سمجھ ہیں کہ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کو پکارتے ہیں۔ کوئی شیخ عبدالقادر جیلانی کو پکارتا ہے اور کہتا ہے: یا غوث پاک' کوئی کہتا ہے: یا رسول اللہ۔

میرے بھائیو! کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھایا ہے کہ یا رسول اللہ کہو؟ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سکھایا تھا ((اُذْكُرُوا اللّٰه ذِكْرًا كَثِيْرًا)) اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ غیر اللہ کو نہیں پکارنا ہے۔ جو ہمارے عزیز ، ہمارے دوست ، ہمارے رشتہ دار یہ کام کرتے ہیں، انہیں سمجھاؤ، ان سے کہو اپنی عاقبت برباد نہ کرو۔ کیوں ہندوؤں کے راستے پر چل پڑے ہو؟ کیوں خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے فریادیں کر رہے ہو؟

ملاقات کا طریقہ:

اب ملاقات کا طریقہ لیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملتے وقت سلام کا طریقہ سکھایا، چھوٹا بڑے کو پہلے سلام کہے۔ چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کہے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام

(۲۳) الزخرف: ۴۳/ ۱۳۔۱۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہے، سوار پیادہ کو سلام کہے اور سلام کے الفاظ کیا ہیں۔ السلام علیکم اور جواب وعلیکم السلام۔ اگر ورحمۃ اللہ بڑھادیں تو کیا ہی کہنا اور اگر وبرکاتہ بھی بڑھالیں تو اس سے بھی بہتر ہے، مصافحہ بھی سنت ہے۔ اگر کبھی سفر سے آئے تو معانقہ بھی کر سکتے ہیں۔(٢٤)

اب ہندوؤں کا طریقہ سنئے۔۔۔۔۔۔! ہندوؤں کے آپس میں ملنے کے طریقے مختلف ہیں۔ ان کے نزدیک جو چھوٹا ہے' وہ پہلے بڑے کو ماتھا ٹیکے، بڑا اس کے جواب میں دعا دے مثلا: جیتے رہو، اس طرح غیر برہمن قوم کے لوگ برہمن کو ماتھا ٹیکیں۔ سکھ لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو واہ گرو جی کی فتح کہتے ہیں۔(٢٥)

اب دیکھئے! مسلمانوں نے کیا طریقہ اختیار کیا ہے؟ مسلمان بھی سلام کرتے وقت جھکتے ہیں۔ حالانکہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں منع فرمایا۔

ترمذی میں صحیح حدیث ہے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک آدمی نے کہا: ''یارسول اللہ! ۔۔۔۔۔۔ آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے تو کیا اس کے لئے جھکے؟'' آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھکنے سے منع فرمایا۔ جھکنا صرف اللہ کے سامنے ہے۔ مخلوق کے سامنے نہیں۔(٢٦)

پروفیسر حضرات، جج صاحبان اور افسر لوگ دیکھے ہیں کہ سلام کرتے وقت اتنا جھکتے ہیں کہ رکوع میں ہی چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو ہدایت دے۔ یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں، ہندوؤں کا طریقہ ہے۔ پھر یہ سیلوٹ بھی غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔

اب مسلمانوں میں ہندوؤں کا ایک اور طریقہ دیکھئے! مسلمان جب دوسرے مسلمان بھائی سے ملتا ہے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے۔ دوسرا جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے لئے اللہ تعالیٰ سے سلامتی اور رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اب بعض لوگ سلام کی جگہ کہتے ہیں: ''یا علی مدد' اور جواب میں کہا جاتا ہے: ''مولا علی مدد'' بھائیو! ایک دوسرے سے ملتے

---

(٢٤)صحیح بخاری= کتاب الاستیذان: رقم الحدیث: ٦٢٣١-٦٢٣٢-٦٢٣٣-٦٢٣٤' صحیح مسلم = کتاب السلام :باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر :١٤/١٤٠

(٢٥)تحفة الهند= (تیسرا باب چوتھی فصل)

(٢٦)ترمذی= کتاب الاستیئذان :باب ماجاء فی المصافحة .رقم الحدیث:٢٧٢٨.٥/٧٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقت اللہ سے سلامتی اور رحمت کی دعا کی بجائے مخلوق سے مدد مانگنا صرف ہندوؤں کا طریقہ ہے۔ صرف نام بدلے ہیں، عقیدہ وہی ہے۔ پرانی شراب نئی بوتلوں میں آ گئی ہے۔

ستاروں کی تعظیم:

''البیرونی'' نے ''کتاب الھند'' میں لکھا ہے کہ ہندو ستاروں کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔ خصوصاً قطب تارے کی تعظیم دوسرے ستاروں سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔ ان کے اعتقاد کے مطابق آسمان قطب پر اس طرح گھومتا ہے جیسا کہ کمہار کا چکر، اسلام میں ستاروں کی کوئی تاثیر نہیں مانی گئی۔ خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ قحط یا بارش میں ان کا کوئی دخل ہے، اور نہ ان کی تعظیم کی تعلیم دی گئی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں ایک رات بارش ہوئی تو صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانتے ہو تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میرے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے آج صبح اس حال میں کی ہے کہ وہ میرے ساتھ ایمان لانے والے ہیں اور ستاروں کا انکار کرنے والے ہیں اور کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے آج صبح اس حال میں کی ہے کہ وہ میرے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور ستاروں پر ایمان لانے والے ہیں تو جس نے کہا: ''ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ بارش ہوئی'' تو یہ میرے ساتھ ایمان لانے والا اور ستارے کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جس نے کہا: ''ہم پر فلاں فلاں ستاروں کے ملنے سے بارش ہوئی'' تو یہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستارے کے ساتھ ایمان رکھنے والا ہے۔(۲۷)

(۲۷)صحیح بخاری =کتاب المغازی: باب غزوة الحدیبیة ۔رقم الحدیث :۴۱۴۷ص۸۵۷وأیضا= کتاب الأذان :باب یستقبل الامام الناس اذا سلم۔رقم الحدیث :۸۴۶ص۱۶۸' صحیح مسلم =کتاب الایمان: باب کفر من قال مطرنا بالنوء :۲/۵۹' ابو داؤد= کتاب الطب :باب فی النجوم ۔رقم الحدیث: ۳۹۰۶۔۴/۱۶' المؤطاء= مع شرح الذرقانی :الاستمطار بالنجوم ۔رقم الحدیث: ۴۵۲۔۱/۳۸۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسلمانوں میں قطب کی تعظیم:

اب آپ دیکھئے! مسلمانوں میں قطب کی تعظیم ہندوؤں سے کس طرح آئی؟ اکثر مسلمان قطب کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ اپنی چارپائی کی پائینتی قطب (شمال) کی طرف نہیں کرتے۔ حالانکہ قطب بے چارہ کیا ہے؟ کیا وہ ہمارا خالق ہے۔نہیں صرف ایک ستارہ ہے جو اللہ کے زبردست حکم کے سامنے مجبور ہے۔بعض لوگوں نے تو ایک حدیث بھی گھڑلی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا اور وہ اتنے سالوں تک قطب تارے میں رہا۔ آپ نے بھی یہ حدیث سنی ہوگی۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ہندوؤں کی مہربانی سے بنائی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کوئی سند نہیں۔

ہندوؤں میں ستارہ پرستی بہت ہے۔ستاروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرنا' زائچے بنوانا' ہر کام کرنے سے پہلے نجومیوں سے پوچھنا کہ مبارک گھڑی کون سی ہے؟ تاکہ کام شروع کیا جائے۔اور منحوس کون سی؟ تاکہ کام شروع نہ کیا جائے۔یہی چیز مسلمانوں میں بھی آچکی ہے۔ جسے دیکھو زائچے بنواتا پھرتا ہے۔

نجومیوں سے اپنی قسمت کا حال پوچھتا پھرتا ہے۔باباؤں کے پاس دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ بے نظیر بھی جاتی ہے۔نواز شریف بھی جاتا ہے کہ بتاؤ مجھے حکومت کب ملے گی؟ سبحان اللہ! اگر ایسے ہی کرنی والے ہوتے تو تمہیں حکومت کیوں دیتے؟ خود کیوں نہ لیتے!!؟ بس عقل کی کمی ہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ کی درگاہ پر قائم نہیں رہتا تو وہاں سے اسے دھکیل دیا جاتا ہے۔پھر ذلیل ہوکر پستی کی طرف لڑھکتا ہی چلا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشرک کی مثال بیان فرمائی:

(۲۸) الحج: ۲۲/ ۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

’’جوکوئی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا۔ پس اسے پرندے اچک لیتے ہیں یا ہوا اسے کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہے۔‘‘

آپ خود دیکھ لیں! جب توحید کے آسمان سے گرے تو کیسے کیسے مردار خور گدھوں کے پنجوں میں جا پھنسے۔ جنتریاں اور فالنامے لے کر بیٹھے ہوئے قسمت شناس سڑکوں کے کنارے طوطوں والے پروفیسر، سارے جہان کے گھوڑوں کی لید پھانکنے والے تقدیریں بتا رہے ہیں۔

میرے بھائیو! انہیں سمجھانے کی بہت ضرورت ہے۔ کیوں اپنی عاقبت برباد کرتے ہو اور وہمی، خیالی چیزوں کے پیچھے پڑ کر دنیا بھی خراب کرتے ہو۔ کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا۔ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔:

’’اور کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی۔‘‘ یعنی کل اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

چوریاں بتانا:

صحیح مسلم میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو شخص کسی عراف (چوریاں بتانے والے) کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے متعلق پوچھے، چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔‘‘

اب دیکھ لیں! کتنے مسلمان ہیں کہ ان کی چوریاں ہوتی ہیں یا کوئی چیز گم ہوتی ہے تو ساتھ

(۲۹) لقمان ۳۱/ ۳٤

(۳۰) صحیح مسلم= کتاب السلام :باب تحریم الکھانة واتیان الکھان :١٤/ ۲۲۷ ،مسند احمد= ٤/ ٦٨

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہی ایمان بھی گم ہو جاتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام انہیں بھول جاتے ہیں۔ پوچھتے پھرتے ہیں، کوئی عامل بتاؤ جو گمشدہ چیز کا پتہ بتائے۔ کوئی دائرہ ڈالنے والا لوٹا گھمانے والا نہیں چھوڑتے۔

استخارہ کے نام پر کہانت:

کچھ مولویوں نے استخارے کے نام پر مستقبل کے حالات بتانے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ حالانکہ استخارے کا یہ مطلب ہی نہیں۔ استخارہ تو وہ دعا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سکھائی کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعت پڑھے اور آخر میں یہ دعا کرے۔ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں درخواست کی جاتی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یا اللہ یہ کام اگر میرے لئے بہتر ہے تو میری قسمت میں کر اور میرے لئے آسان کر دے اور اگر میرے لئے برا ہے تو مجھے اس کام سے ہٹا دے اور جو کام میرے لئے بہتر ہے، میری قسمت میں کر دے۔(۳۱)

اس استخارہ کا آئندہ حالات بتانے سے اور غیب کی باتیں معلوم کر لینے سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ آئندہ کے حالات اور غیب کی خبریں بتانے کا کام جو ہندو پنڈت اور نجومی کرتے تھے وہی کام یہ عامل استخارے کے نام پر کر رہے ہیں، حالانکہ یہی کہانت ہے۔ جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''جو شخص کاہن کے پاس آیا اور اسے اس بات میں سچا جانا جو وہ کہتا ہے تو وہ اس چیز سے بری ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔''(۳۲)

پھر ان عاملوں کے ہاں شرکیہ نقش، ہندسوں والے تعویذ، ٹونے ٹوٹکے، دشمن کی بربادی، محبوب کو مسخر کرنے کے کتنے ہی کام ہیں جو صاف یہودیوں اور ہندوؤں کے کام ہیں۔ مسلمانوں

(۳۱)صحیح بخاری= کتاب الدعوات :باب الدعاء عند الاستخارة ۔رقم الحدیث: ۶۳۸۲۔ص:۱۳۴۹' ابن ماجہ= باب ما جاء فی صلاۃ الاستخارۃ ۔ رقم الحدیث :۱۳۹۹۔ص: ۱/ ۴۱۷

(۳۲)ابو داؤد= کتاب الطب :باب فی الکاھن ۔رقم الحدیث: ۳۹۰۴۔۴/ ۱۵' مسند احمد= ۲/ ۴۲۹۔۴۷۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے کام نہیں۔ بچالو اپنے بھائیوں کو اپنی ماؤں اور بہنوں اور عزیزوں کو جوان لوگوں کے پاس جا کر اپنا ایمان برباد کر رہے ہیں۔

’’سرادھ‘‘ اور ایصال ثواب کی رسمیں ختم ‘ قل ‘ برسی ‘ سالگرہ وغیرہ

توحید و رسالت اور نماز کے بعد تیسرا فرض زکاۃ ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو کچھ عطا فرمایا اس میں اللہ کا حصہ ہے فرمایا:

’’زمین میں سے جو فصل حاصل ہو کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔‘‘

اگر کوئی فصل 17 من پیدا ہو جائے تو اس میں سے دسواں یا بیسواں حصہ ادا کرنا لازم ہے۔ اگر کنویں یا ٹیوب ویل کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو بیسواں حصہ اور اگر بارانی یا دریائی پانی سے سیراب ہوتی ہے تو دسواں حصہ دینا ہوگا۔

سونے چاندی میں سے اڑھائی فیصد زکاۃ ہے اور بکریوں‘ اونٹوں اور گائیوں کا بھی نصاب زکاۃ مقرر ہے۔ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جائیداد وارثوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ لڑکے بھی وارث ہیں لڑکیاں بھی۔

اب مسلمان نہ عشر دیتے ہیں نہ زکاۃ دیتے ہیں، نہ لڑکیوں کو ان کی وراثت دیتے ہیں۔ مگر جب کوئی فوت ہو جائے تو اس کا ختم ضرور دلاتے ہیں حالانکہ یہ ہندوؤں کا خاص طریقہ ہے مسلمانوں کا نہیں۔

’’تحفة الهند‘‘ کے دوسرے باب کی چھٹی فصل میں لکھا ہے کہ ہندوؤں کے ہاں میت کو کھانے کا ثواب پہنچانے کا نام ’’سرادھ‘‘ ہے اور جب سرادھ کا کھانا تیار ہو جائے تو پہلے اس پر پنڈت کو بلا کر کچھ ’’بید‘‘ پڑھواتے ہیں اور مُردوں کیلئے ثواب پہنچانے کے لئے ان کے ہاں خاص دن مقرر ہیں۔ خصوصا جس دن فوت ہوا ہو۔ ہر سال اسی دن ختم دلانا یعنی برسی یا مرنے کے بعد تیرھواں دن‘ بعض کے لئے پندرھواں دن اور بعض کے لئے تیسواں یا اکتیسواں دن ثواب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہنچانے کے لئے مقرر ہے۔

اسی طرح مسلمانوں نے بھی تیجا، ساتواں، چالیسواں اور برسی مقرر کر لئے اور کھانا تیار کروا کر اس پر ختم پڑھوانا شروع کر دیا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان میں سے کوئی رسم بھی ثابت نہیں۔ اب اگر یہ کام پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہوں اور ہندوؤں سے ثابت ہوں تو ہم انہیں اسلام کے احکام سمجھیں گے یا کفر کی رسمیں سمجھیں گے۔ میرے بھائیو! یہ سب کفر کی رسمیں ہیں۔ تیجہ، ساتواں، چالیسواں، برسی، یوم پیدائش، سالگرہ: یہ سب کفار کے طریقے ہیں، اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن کسی کے ہاں کوئی شخص فوت ہو یا ان کے کسی فرد کی موت کی خبر آئے' اس دن اس کے اقارب ان کے گھر کھانا تیار کر کے روانہ کریں۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ان کے والد جعفر طیار کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے پاس ایسی چیز آئی جو انہیں مشغول کر رہی ہے۔(۳۳)

میت کے دفن کے بعد میت کے گھر اجتماع کرنا اور کھانا تیار کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں۔ بلکہ مسند احمد میں حدیث ہے:

''جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے گھر والوں کے پاس اکٹھ کرنے اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ خوانی سے شمار کرتے ہیں۔''

(۳۳)ابو داؤد =کتاب الجنائز :باب صنعة الطعام لأهل الميت ۔ رقم الحديث:۳۱۳۲۔ص:۳/۱۹۵' ترمذی =کتاب الجنائز :باب ما جاء فی الطعام يصنع لأهل الميت ۔ رقم الحديث: ۹۹۸' ص: ۳/۳۱۴' ابن ماجه= كتاب الجنائز: باب ما جاء فی الطعام يبعث الى اهل الميت۔ رقم الحديث: ۱٦۳۱۔۳۲ص: ۱/۴۸۹

(۳۴)مسند احمد ' نيل الاوطار= ۴/۹۷' ابن ماجه=باب: ما جاء فی النهی عن الاجتماع الى أهل الميت وصنعة الطعام : رقم الحديث: ۱٦۳۳۔ص:۱/۴۹۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اب دفن کے بعد اس گھر میں اجتماع کرنا، کھانا تیار کرنا، مجلسیں برپا کرنا، اسی دن ہو یا قل کے نام پر تیسرے دن ہو یا ساتویں یا چالیسویں دن' صحابہ کرام اسے نوحہ خوانی (رونے پیٹنے) کی ایک قسم قرار دیتے تھے اور نوحہ خوانی حرام ہے۔ ابوداؤد میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت فرمائی۔ (۳۵)

کئی عالم لوگ جو اتباعِ سنت کا دعویٰ رکھتے ہیں، قل، ساتے کی مجلس میں اس لئے چلے جاتے ہیں کہ وہاں جا کر کھانا کھانے کے ساتھ انہیں وعظ ونصیحت بھی کریں گے۔ کہتے ہیں: اس طرح اجتماع میں جانے میں کیا حرج ہے؟ میرے بھائی! صحابہ اس مجلس کو، اس اجتماع کو نوحہ خوانی کی مجلس قرار دے رہے ہیں۔ ان میں تو شامل ہونا ہی حرام ہے۔..... ہاں اگر وہاں جا کر نہ کھانا کھائے، نہ میت کے قصیدے پڑھے بلکہ یہی تاکید سے کہے کہ تمہارا یہ اجتماع نوحہ خوانی ہے، حرام ہے اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے تو الگ بات ہے۔

گاڑیوں میں لٹکے ہوئے جوتے اور نقش نعلین شریفین:

ہندو تہذیب کا ایک اور نمونہ دیکھنا ہو تو وہ آپ کو گاڑیوں کے آگے لٹکے ہوئے جوتے کی صورت میں ملے گا۔ جوتا کیوں لٹکایا جاتا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ ان کے خیال کے مطابق یہ جوتا انہیں ایکسیڈنٹ سے بچائے گا، آفات سے بچائے گا۔ سبحان اللہ! اتنی پستی، مسلمان اور اتنی ذلت کہ جوتا جو پاؤں میں ہوتا ہے، وہ مشکل کشا بن گیا۔ جب انسان توحید سے اکھڑ جائے تو ذلت کی گہرائیوں میں اسی طرح گرتا ہے۔

کئی توحید کا دعویٰ کرنے والے بھی اس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کئی گاڑیوں میں ایک کاغذ پر جوتے کا نقش لٹکا ہوا ہوتا ہے اور اوپر لکھا ہوتا ہے ''نقشہ نعلین شریفین'' کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کا نقشہ ہے۔ غور کیجئے! یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا بھی نہیں بلکہ آپ کے

---

(۳۵) ابو داؤد= کتاب الجنائز: باب فی النوح۔ رقم الحدیث: ۳۱۲۸۔ ص: ۳/۱۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جوتے کا کاغذ پر نقشہ ہے۔ جس طرح بت بنائے جاتے تھے۔ وہ کسی بزرگ یا پیغمبر کے ہی بت ہوتے تھے۔ وہ بت حقیقت میں وہ شخص نہیں ہوتا تھا۔ مگر مشرک اس کو وہی شخص سمجھتے تھے۔ جب اس کو وہی سمجھا تو آہستہ آہستہ اس کی پرستش شروع ہوگئی۔ اب اس نقش نعلین شریفین میں لکھا ہے کہ جس کو کوئی حاجت ہو، نعلین شریفین کا نقش اپنے سر پر رکھ کر کہے: ''یا اللہ اس جوتے کے طفیل میری حاجت پوری فرمادے۔'' استغفراللہ! کیا کسی صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل جوتا سر پر رکھ کر کبھی یہ دعا کی؟ ...... ہرگز نہیں پہلے مشرکوں نے پتھر اور دھات کے بت بنائے تھے اور انسان کے بنائے تھے۔ ان لوگوں نے کاغذ کے بت بنائے اور وہ بھی جوتے کے بنائے۔ واقعی پستی کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

گنگا، جمنا، متھرا کے سفر اور اجمیر، داتا سہون کے سفر:

اب حج کو دیکھئے! ہر مسجد اللہ کا گھر ہے، ساری زمین پر جہاں چاہیں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مگر حج صرف مکہ مکرمہ میں ہی ہوگا۔ طواف بیت اللہ کا ہی ہوگا۔ بوسہ صرف حجر اسود کو ہی دیا جائے گا۔ قربانیاں ساتھ لے کر، فقیری کا اظہار کرتے ہوئے، احرام کے کپڑے پہن کر، بیوی سے پرہیز کرتے ہوئے، شکار سے بچتے ہوئے، سفر صرف بیت اللہ کی طرف کیا جائے گا۔ کسی دوسری جگہ حج نہیں ہوگا خواہ اللہ کا کوئی گھر ہی ہو۔ غیر اللہ کے آستانوں کی طرف اس طرح کے بھیس بنا کر جانا جس طرح اللہ کے گھر کی طرف جاتے ہوئے بناتے ہیں اور ان سے امید اور خوف رکھنا اللہ تعالیٰ کو کس طرح گوارا ہوسکتا ہے؟ اس نے تو برملا کہہ دیا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ یہ جرم ہرگز نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا۔''

ہندوؤں کے ہاں بہت سی جگہیں ہیں جو ان کے مختلف معبودوں کے نام سے مشہور ہیں وہ

(۳٦) النساء= ٤ /٤٨

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کی طرف جماعتیں بنا کر جھنڈے اٹھاتے ہوئے فقیری والا بھیس بنا کر جاتے ہیں، وہاں جا کر ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں ، ان کے نام کی نذریں، نیازیں اور قربانیاں دیتے ہیں۔ " تحفة الهند" کے دوسرے باب کی پانچویں فصل سے چند جگہیں ملاحظہ فرمائیں: کرکھیتر، گنگا، جمنا، کانگڑا، متھرا، دوارکا، جگن ناتھ اور بہت سی جگہیں ہیں جہاں غیراللہ کی پرستش ہوتی ہے مگر اللہ کی عبادت کا پتہ بھی نہیں چلتا۔

اب مسلمانوں کو دیکھ لیجئے! انہوں نے بھی حاجات مانگنے کیلئے جماعتیں بنا کر جھنڈے اٹھائے ہوئے فقیری لباس پہن کر کئی قبروں کی طرف سفر شروع کر رکھا ہے۔ وہاں جا کر قبر کا طواف کرتے ہیں' نذریں نیازیں دیتے ہیں، جانوروں کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور ان فوت شدہ بزرگوں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔ بلکہ صاف کہہ دیتے ہیں: مکے جانے کی کیا ضرورت ہے، قلعے والے کے گھر کا طواف ہی کافی ہے۔ کئی لوگ ہر سال اجمیر جاتے ہیں، کئی سہون شریف حج کے لئے جاتے ہیں۔ ہمارے گاؤں سے میرا ایک رشتہ دار سہون کی طرف سفر پر روانہ ہوا تو دوسرے بھائی نے سمجھاتے ہوئے کہا کہ: "وہاں کیوں جاتے ہو؟" اس نے کہا کہ: "مکہ میں کوئی زیادہ حج ہوتا ہے' کیا سہون جانے سے حج نہیں ہوتا"؟

میرے بھائیو! اب بھی ہم مسلمان ہیں؟ کیا یہ مسلمانی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک گھر کا طواف بتایا تھا۔ یہاں سینکڑوں گھروں کے طواف ہو رہے ہیں بلکہ غیراللہ کے آستانوں کی وہ فضیلت بیان ہو رہی ہیں جو اللہ کے گھر کی بھی نہیں۔ دیکھیں! مکہ میں کوئی ایسا دروازہ نہیں کہ جو اس سے گذر جائے بہشتی ہو جاتا ہے مگر پاک پتن میں فریدالدین شکرگنج کی قبر پر بہشتی دروازہ بنا دیا گیا کہ جو اس سے گزر جائے جنتی ہو جاتا ہے اور سنئے! شیرگڑھ، کلیئر شریف، داتا گنج بخش، امام بری، مادھو لال حسین...... غرض جتنے کنکر اتنے شنکر' ان سب کی طرف ہر سال سفر ہوتا ہے۔ عقیدہ ہندوؤں کا تھا۔ اختیار مسلمانوں نے کرلیا۔ میرے بھائیو! اپنے ان بھائیوں کو بچالو۔ یہ صاف جہنم کی طرف جا رہے ہیں۔ غیراللہ کو پکار رہے ہیں۔ انہیں اس پیغمبر کا حکم سناؤ جس کا انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے کلمہ پڑھا ہے۔ ان سے کہو کہ آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس کے متعلق کیا ہے؟

صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ قبر کو چونہ گچ کیا جائے یا اس پر عمارت بنائی جائے یا اس پر بیٹھا جائے۔“

اور مسلم ہی میں روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابوالھیاج اسدی سے کہا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ روانہ کروں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا تھا۔

”وہ یہ ہے کہ کوئی تصویر نہ چھوڑ مگر اسے مٹا دے اور کوئی اونچی قبر نہ چھوڑ مگر اسے برابر کردے۔“

علی رضی اللہ عنہ نے ابوالھیاج کو خاص طور پر اس کام کے لئے کیوں روانہ کیا؟ اس میں ایک خاص مناسبت تھی کہ ابوالھیاج علی رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ جس طرح علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داماد کو اس کام پر مقرر فرمایا، علی رضی اللہ عنہ نے اپنے داماد کو مقرر فرمایا۔

---

(۳۷)صحیح مسلم =کتاب الجنائز :باب النھی عن تجصیص القبر والبناء علیه والجلوس علیه ۔ رقم الحدیث: ۷/۳۷ 'ترمذی = کتاب الجنائز :باب ما جاء فی کراھیة تجصیص القبور والکتابة علیھا۔ رقم الحدیث: ۱۰۵۲۔ ص: ۳/۳۵۹' صحیح نسائی للألبانی= کتاب الجنائز: باب تجصیص القبور .رقم الحدیث: ۱۹۱۸۔ ص: ۲/۴۳۵۔

(۳۸)صحیح مسلم= کتاب الجنائز :باب الأمر بتسویة القبر :۷/۳۶'ترمذی =کتاب الجنائز :باب ما جاء فی تسویة القبور .رقم الحدیث: ۱۰۴۹' صحیح نسائی کتاب الجنائز باب تسویة القبور اذا رفعت۔ رقم الحدیث:۱۹۱۹۔ص:۴۳۶۔ ابوداؤد= کتاب الجنائز باب فی تسویة القبر ۔ رقم الحدیث: ۳۲۱۸۔ ص: ۳/۲۱۵۔مسند احمد= ۱/۱۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اورعلی رضی اللہ عنہ کواس کام پر پروانہ کرنے میں اللہ کی طرف سے ایک اور حکمت بھی نظر آتی ہے ، وہ یہ کہ جتنے قبر پرست سلسلے ہیں' سب علی رضی اللہ عنہ کے نام لیوا ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا کہ بلند قبریں برابر کروائیں تو انہیں کے ہاتھ سے کروائیں تاکہ علی رضی اللہ عنہ کے نام لینے والے کسی شخص کے پاس شرک کے مرکز بنانے یا باقی رکھنے کی کوئی دلیل نہ رہے۔

عبادات کے متعلق یہ چند اصولی چیزیں تھیں۔ اب ہم عام رسموں کی طرف آتے ہیں۔ پیدائش کی رسمیں، موت کی رسمیں، نکاح کی رسمیں اور عام رہن سہن کی رسمیں کثرت سے ہندوؤں سے مسلمانوں میں رواج پا گئی ہیں۔ سب سے پہلے ہم شادی کو لیتے ہیں۔

شادی کی رسمیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شادی کا طریقہ نہایت سادہ اور آسان تھا، سب سے پہلے رشتہ تلاش کرنا ہے تو دیندار تلاش کرنا ہے، ذات پات کی اسلام میں کوئی قید نہیں، ذات پات کی وجہ سے صرف اپنی ہی ذات میں رشتہ کرنے کا تصور ہندوؤں سے مسلمانوں میں آیا ہے۔ اسلام نے نکاح کو کس قدر آسان بنایا۔ اس سلسلہ میں مَیں آپ کو صحیح بخاری کتاب النکاح سے ایک حدیث سناتا ہوں۔ اس سے آپ کو نکاح کا اسلامی طریقہ کافی حد تک سمجھ آ جائے گا۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا بھائی بنا دیا۔ انہوں نے کہا: ''بھائی جان! اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت مال دیا ہے، ہم آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں، میری دو بیویاں ہیں، آپ دیکھ لیں، جسے آپ پسند کریں' میں طلاق دے دیتا ہوں۔ عدت ختم ہونے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں۔'' اللہ اکبر! آسمان نے ایثار کے ایسے ایسے نظارے بھی دیکھے ہیں۔ لیکن یہ محبت صرف دین سے پیدا ہوتی ہے اور کسی چیز سے یہ محبت اور ایثار پیدا نہیں ہوسکتا۔ اب دوسرے بھائی کا جواب سنئے۔ انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آپ کے مال اور اہل میں برکت عطا فرمائے۔ مجھے بازار کا راستہ بتا دیجئے۔'' بازار گئے، صبح سے شام تک مختلف چیزیں خریدتے اور بیچتے رہے۔ شام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کو کھا پی کر کچھ بچا کر بھی لے آئے۔ چند دن گزرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کپڑوں پر زعفران کا کچھ نشان دیکھا۔فرمایا:''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا:''میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''کتنا مہر دیا ہے؟'' اس نے کہا :''ایک ''نواۃ'' سونا۔''نواۃ'' کھجور کی گٹھلی کو کہتے ہیں۔آپ نے فرمایا:((اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ)) ولیمہ کرو خواہ ایک بکری یا بکرے یا بھیڑ یا چھترے کے ساتھ ولیمہ کرو۔(۳۹)

عزیز بھائیو! ...... یہ طریقہ جو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ اس میں پہلی قابل لحاظ بات یہ ہے کہ عبدالرحمان بن عوف کو جونہی رشتہ ملا فوراً نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر انہیں کوئی عزیز نہیں تھا۔ مگر آپ کی شرکت کو بھی ضروری نہیں سمجھا اور نہ آپ کو شریک کرنے کے لئے نکاح کو مؤخر کیا۔

ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے؟ لڑکی جوان ہے۔لڑکا بھی جوان ہے۔ رشتہ طے ہو چکا ہے مگر مہینوں کے مہینے اور سالوں کے سال گزر رہے ہیں مگر نکاح نہیں ہوتا۔جہیز بنے گا تو نکاح ہوگا۔ ہمارے فلاں عزیز دبئ سے آئیں گے تو نکاح کریں گے۔ ہماری فلاں لڑکی کا دیور انگلینڈ سے آئے گا تو نکاح کریں گے۔بعض بیوقوف نکاح کر کے لڑکی گھر بٹھا لیتے ہیں۔ ایک سال بعد رخصت کریں گے۔ کیوں؟ کیا لڑکی نابالغ یا بیمار ہے؟ جب بالغ ہے، تندرست ہے، تو اسے خاوند کے گھر کیوں نہیں روانہ کرتے؟ یہ سب باتیں کفار سے مسلمانوں میں آئی ہیں۔ان کے ہاں بدکاری آسان سے آسان اور نکاح مشکل سے مشکل بنا دیا گیا ہے۔

نکاح کے موقع پر آپ کسی مسلمان کے گھر جا کر دیکھیں ایک ایک رسم پر غور کریں۔ بے شک کسی نمازی کے گھر کو دیکھ لیں ،سوائے ایک آدھ شخص کے جس پر اللہ کا خاص فضل ہو۔ آپ کو ہر جگہ پورا نقشہ کسی ہندو کے گھر کا نظر آئے گا۔ انہی کے طریقے اور انہی کی رسمیں دیکھنے میں آئیں گی۔

(۳۹)صحیح بخاری= کتاب النکاح باب الولیمۃ ولوبشاۃ۔ رقم الحدیث: ۵۱۶۷۔ وایضا کتاب مناقب الانصار باب اخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والأنصار۔رقم الحدیث: ۸۱۔۳۷۸۰و ایضا کتاب البیوع۔رقم الحدیث : ۴۹۔۲۰۴۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نکاح سے پہلے روٹی اور نیوندرا:

سب سے پہلے تو یہ کہ مسلمانوں میں دعوت ولیمہ لڑکے کی طرف سے ہوتی ہے اور خاوند اور بیوی کی آپس میں ملاقات کے بعد ہوتی ہے۔ یہاں آپ کو لڑکی والے کی طرف سے دعوت طعام کا ذکر کہیں نہیں ملے گا کہ بہت سے لوگ جمع کر کے بارات بنا کر لڑکی والوں کے گھر ضیافت اڑائی جائے۔ ہمارے ہاں نکاح سے پہلے کھانا پکتا ہے۔ لڑکے والوں کے ہاں بھی اور لڑکی والوں کے ہاں بھی اور اس میں لوگوں کو بلایا جاتا ہے۔ اسے روٹی کہتے ہیں۔ یہ روٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں۔ ہندوؤں کا طریقہ ہے۔ جب ہندوؤں کا ایک طریقہ اختیار کیا تو اس کے ساتھ ان کے دوسرے طریقے بھی اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ چلئے کھانا آپ نے کھلا دیا۔ اب رجسٹر رکھ کر بیٹھ گئے۔ کہتے ہیں: ''پیسے لاؤ'' اس کا نام نیوتہ (نیوندرا) رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

''اس لئے احسان نہ کر کہ تو زیادہ طلب کرے۔''

بتایئے! اس سے بڑھ کر بے مروتی کیا ہوگی!! ...... کہا جاتا ہے یہ تعاون اور ہمدردی ہے۔ اگر یہ ہمدردی یا تعاون ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کرتے جبکہ یہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، نہ صحابہ نے کیا، نہ تابعین نے، نہ ہی کسی عرب ملک میں اب تک پایا جاتا ہے، تعاون تو تب ہوتا کہ اگر قرض نہ ہوتا۔ اب کوئی شخص چاہے کہ میری موت آئے تو مجھ پر کوئی قرض نہ ہو۔ وہ ہر شخص کا قرض ادا کر دیتا ہے۔ اگر اس نے اپنی شادیوں میں نیوتہ وصول کیا ہے تو یہ قرض ادا نہیں کر سکتا۔ یہ اسی وقت ادا ہوگا جب نیوتہ دینے والے شادی یا ختنہ کی کوئی رسم برپا کریں۔

بلکہ آپ برا نہ مانیں تو نیوتہ میں بڑی ہی خست اور کمینگی پائی جاتی ہے۔ آپ میرے گھر آئے۔ میں نے آپ کو کھانا کھلایا اور ساتھ ہی اس کی قیمت کا مطالبہ کر دیا۔

---

(٤٠)سورۃ المدثر= ٧٤/ ٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یا چلیئے! میرے مطالبہ کے بغیر ہی آپ نے کچھ روپے نکال کر دیئے۔ اگر میں کھانا کھلا کر قیمت وصول کروں تو بتائیے! یہ بے غیرتی ہے یا نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ اتنے آدمیوں کو اپنی گرہ سے کون کھلائے؟ تو بھائیو! آپ کو کس نے یہ مصیبت ڈالی ہے کہ ضرور ہی اتنے لوگوں کو بلا بلا کر ان کے پیسوں سے ان کی دعوت کریں؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جاہلیت کے طوق اور زنجیریں کاٹ دی تھیں۔ آپ نے دوبارہ پہن لیں۔

لڑکیوں کو وراثت میں حصہ دینے کی بجائے جہیز دینا:

اس قسم کی ایک اور رسم جہیز ہے جس کی وجہ سے برسوں تک لڑکیاں بیٹھی رہتی ہیں اور کئی اسی انتظار میں بوڑھی ہو جاتی ہیں اور کئی دنیا ہی سے رخصت ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے لڑکی کے تمام اخراجات کا ذمہ دار مرد کو ٹھہرایا ہے۔ وہ عورت کو مہر دیتا ہے، شادی کے اخراجات کرتا ہے، ولیمہ کرتا ہے، رہائش مہیا کرتا ہے۔ لباس، کھانا، علاج وغیرہ ہر چیز مرد کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

”مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور اس وجہ سے کہ وہ اپنے مالوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

ہندوؤں نے اس کا الٹ کر دیا۔ ان کے ہاں گھر کے استعمال کی تمام چیزیں عورت لائے گی۔ چارپائیاں، بستر، کپڑے، کھانے پکانے کے برتن: غرض ضرورت کی ہر چیز عورت لائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جہیز کی یہ رسم مرد کے شرف اور مردانگی کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر محمد عمر نے اپنی کتاب ”ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر“ کے تیسرے باب میں لکھا ہے کہ

(٤١) النساء =٤/٣٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(متحدہ) ہندوستان کے زمانہ میں کمبوہ برادری کے مسلمان جہیز نہیں دیتے تھے نہ باراتیوں سے نیوتہ لیتے تھے۔

معلوم نہیں کمبوہ حضرات اب بھی اس پر قائم ہیں یا نہیں۔ ہندومت میں لڑکی کو جہیز اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ ماں باپ کی جائیداد کی وارث نہیں ہوتی۔ اب مسلمانوں نے بھی یہی طریقہ اختیار کرلیا ہے۔ ساری جائیداد بھائی لے جاتے ہیں۔ مکان دکان سب بھائی لے گئے اور بہن کو ٹرخا دیا جہیز پر اور لڑکی پر اس ظلم میں باپ بھی برابر کے شریک ہیں۔ وہ بھی صرف بیٹوں کو ہی جائیداد کا وارث بنانا چاہتے ہیں۔

بے پردگی اور بے حیائی:

شادی کے موقع پر ہندوؤں کی جو رسوم مسلمانوں میں رواج پا گئی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی اور بے حیائی ہے۔ ہندو قوم بنیادی طور پر ایک بے حیاء قوم ہے اور شرک اور زنا کا آپس میں خاص تعلق ہونے کی وجہ سے اس قوم میں بے پردگی اور بدکاری عام ہے۔ بلکہ اسے مذہبی سند جواز حاصل ہے حتی کہ ان کے ہاں شرمگاہ تک کی پوجا کی جاتی ہے۔ ان کے بڑے بڑے دیوتاؤں کے زنا کے قصے ان کی مذہبی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ نکاح کے موقع پر مسلمانوں کے گھروں میں جائیں تو آپ کو وہاں ہندو تہذیب صاف ناچتی ہوئی نظر آئے گی۔ إلا ماشاءاللہ۔ جوان لڑکیاں زیب و زینت لگا کر بے پردہ عام پھر رہی ہوں گی۔ ان کے ساتھ جوان لڑکے بھی آ اور جا رہے ہوں گے۔ غیر محرموں سے کوئی پرہیز، کوئی حجاب نہیں۔ ٹھٹھے بازی، مخول، نظارہ بازی، صاف کفار کا ماحول نظر آتا ہے۔ حتی کہ اس موقع پر بوڑھیاں بھی سرخی پاؤڈر لگا کر عمر رفتہ کو آواز دیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

اسی ہندو معاشرے کا اثر ہمارے گھروں میں یہ ہے کہ اگر کبھی ننھیال یا ددھیال میں اپنے رشتہ داروں سے ملنے کیلئے جائیں تو چچا کی لڑکیاں، ماموں کی لڑکیاں، دوسری عزیزائیں گلے لگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر ملتی ہیں۔ میرے بھائیو! یہ رسم کہاں سے آئی۔ جو لڑکا لڑکی محرم نہیں، بے شک رشتہ دار ہیں۔ ان کے لئے گلے ملنا کس طرح جائز ہے؟ یہ ہندو تہذیب کا اثر ہے۔ کئی لوگ غیر محرم لڑکیوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ بھائی! وہ تمہاری محرم نہیں سر پر ہاتھ پھیرنے کا مطلب؟

بغیر اجازت گھروں میں جانا:

ہندو تہذیب کا ہمارے معاشرے پر ایک اور اثر یہ ہے کہ سب لوگ بغیر اجازت کے ایک دوسرے کے گھروں میں آتے جاتے ہیں حتی کہ غیر محرم مرد اور غیر محرم عورتیں بغیر اجازت، بے حجاب ایک دوسرے کے گھروں میں گھس جاتے ہیں۔ (گاؤں میں) کئی لوگ حقہ کی چلم ہاتھ میں پکڑ کر جس گھر میں چاہتے ہیں، یہ کہتے ہوئے داخل ہو جاتے ہیں کہ کیا آگ ہے؟ خواہ اس گھر میں اس وقت کوئی اکیلی عورت ہی کیوں نہ ہو۔ گویا حقے کی چلم لوگوں کے گھروں میں گھسنے کا سرٹیفکیٹ ہے۔ جہاں چاہو گھس جاؤ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کہو۔"

اپنے گھر کے علاوہ ہر گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینی ہے خواہ کوئی اجنبی ہو یا رشتہ دار، بھائی کا گھر ہو یا بہن کا، سسرال کا گھر ہو یا والدین کا، اجازت لے کر داخل ہو۔

الحمدللہ! میں جب سسرال کے ہاں بھی جاتا ہوں تو دروازہ کھٹکھٹا کر، السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر، اس وقت تک باہر کھڑا رہتا ہوں جب تک اندر سے آواز نہیں آتی کہ آ جاؤ۔ بے شک انہیں تعجب ہو، پروا نہیں۔ کیونکہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔

آپ مقابلہ کیجئے ہندو معاشرہ کا جس میں عام آزادی ہے۔ کتنا گندا معاشرہ ہوگا اور اسلام

(٤٢)النور = ٢٤/٢٧

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کا معاشرہ جس میں اجازت کے بغیر اندر جا ہی نہیں سکتا، کتنا پاکیزہ معاشرہ ہوگا۔

دیور کا بھابی سے عام میل جول:

اسلام میں معاشرہ کو پاکیزہ رکھنے کے لئے ایک پابندی یہ لگائی گئی ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں اکیلا نہ ہو۔ ہاں اپنی بیوی یا اپنی محرم عورتوں کے ساتھ اکیلا رہ سکتا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو۔'' ایک آدمی نے پوچھا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !...... خاوندوں کے بھائی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ)) دیور تو موت ہے۔(۴۳)

یعنی اس کے ساتھ خلوت کا عام موقع میسر ہوسکتا ہے اور اس سے بے تکلفی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے تو بہت ہی زیادہ بچنا چاہئے۔ ہندو مذہب کی بے غیرتی دیکھئے دیور یا جیٹھ کے ساتھ خلوت میں رہنا تو معمولی بات ہے۔ ہندی زبان میں دیور کا معنی ہی دوسرا خاوند ہے۔

اس معاشرے کا ہم مسلمانوں پر بھی یہاں تک اثر ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ اپنے جوان بھائی کو تنہا رات ایک گھر میں رہتے ہوئے دیکھتا ہے اور برداشت کرتا ہے۔ بلکہ خود ہی اس کے پاس اپنے جوان بھائی کو چھوڑ جاتا ہے۔ سفر میں اس کا ساتھی اپنے جوان بھائی یا کسی غیر محرم رشتہ دار کو بنا دیتا ہے اور اس کی غیرت آرام سے سوئی رہتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کئی ایک ایسی باتیں ہوجاتی ہیں جو کہنے کے لائق نہیں اور معاملہ حد سے گزر جاتا ہے۔ مگر اس وقت بھی ہندو تہذیب سے آنے والی بے غیرتی اس کی زبان پر تالہ لگائے رکھتی ہے یا پھر کبھی غیرت جاگ

(۴۳)صحیح بخاری= کتاب النکاح: باب لا یخلون رَجُلٌ بامراۃ الا ذو محرم ،والد خول علی المغیبة رقم الحدیث:۵۲۳۲۔ص:۱۱۳۵۔صحیح مسلم =کتاب السلام: باب تحریم الخلوۃ بأحنبیة والدخول علیها: ۱۵۳/۱۴' ترمذی =کتاب الرضاع :باب ما جاء فی کراھیة الدخول علی المغیبات ۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۱۔ص:۴۶۵/۳' دارمی= کتاب الاستئذان باب فی النھی عن الدخول علی النساء۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۵۔ص:۱۹۰/۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اٹھے۔تو بھائیوں کے ہاتھوں سگے بھائیوں کا خون ہوجاتا ہے۔(اخبارات ان حادثات سے بھرے پڑے ہیں)۔ یہ سب کچھ کس چیز کا نتیجہ ہے کہ گھر میں ہندوتہذیب کو برقرار رکھا۔اللہ اور اس کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کےمطابق گھر کا ماحول نہ بنایا۔

اسی ہندوتہذیب کا ایک اوراثر مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بے پردگی ہے۔جب کوئی نکاح ہوتا ہےتو یہ بے پردہ عورتیں زیادہ بے پردہ ہوجاتی ہیں۔جب دولہا سسرال کے گھر آتا ہےتو اسے مذاق کرتی اور سٹھنیاں دیتی ہیں۔ بے پردہ سامنے کھڑی ہوکر بکواس کرتی ہیں اور دولہا اتنا بے غیرت ہے کہ سب کچھ برداشت کرتا ہے۔ ہندوقوم تو تھی ہی دیوث ،مسلمان بھی ذلت میں اس حدتک پہنچ گیا کہ بےعزتی کروارہاہےمگراُف نہیں کرتا۔

میرے بھائیو! یہ غیرت مسلم مجاہدوں میں ہوتی ہے کہ ایسی صورت میں سب کچھ چھوڑ کر پلٹ آنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

موسیقی اور گانا بجانا:

ہندوتہذیب کی زنااور بدکاری پھیلانے والی چیزوں میں بے پردگی ، مردوں عورتوں کے میل جول اور بغیر اجازت گھروں میں آنے جانے کےعلاوہ ایک چیزموسیقی اور گانا بجانا ہے۔جو بدکاری میں مبتلا کرنے کے لئے جادو کا کام کرتا ہےاوردل میں اس طرح منافقت پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہےاور بڑھاتا ہے۔صحیح بخاری میں حدیث ہے'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''میری امت میں کچھ ایسےلوگ ہوں گے جو باجوں کوحلال کرلیں گے۔'' (٤٤)

اس سے ثابت ہوا کہ موسیقی اور باجے گاجے حرام ہیں لیکن کفار کی یہ تہذیب ٹی وی کی صورت میں ہرگھر میں پہنچ گئی ہے۔ ہرگھر میں باجے بج رہے ہیں۔آپ میں سے کتنے بھائی ہیں جن کے گھروں میں ٹی وی نہیں۔(اس موقع پر مجمع کی اکثریت نے ہاتھ کھڑے کردیئے)الحمدللہ!اللہ کا

---

(٤٤)صحیح بخاری= كتاب الأشربة :باب ما جاء فيمن يستحل الخمر و يسميه بغير اسمه۔ رقم الحديث: ٥٥٩۔ ص: ١٢٠٥۔لمبی حدیث ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شکر ہے کہ اس مجمع میں بہت سے لوگ ہیں جن کا گھر ٹی وی کی لعنت سے پاک ہے کیونکہ یہ مجمع مجاہدین اور جہاد سے محبت رکھنے والوں کا مجمع ہے۔ میرے بھائیو! اس مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ ہندوؤں کی تہذیب اور ان کی رسموں کو اگر ختم نہیں کریں گے، ان کی مخالفت نہیں کریں گے تو ان سے لڑیں گے کس طرح؟ ہمارے ان کے درمیان تو قیامت تک کے لئے عداوت اور دشمنی ہونی چاہئے۔ یہ عداوت تبھی قائم رہ سکتی ہے جب ہم ان کی تہذیب وثقافت سے بھی دشمنی رکھیں گے۔

چہرے کی وضع قطع، داڑھی اور مونچھیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں میں غیر مسلم قوموں کی مخالفت کا خاص طور پر حکم دیا، ان میں سے ایک چہرے کی وضع قطع ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے کہ مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو اچھی طرح کترو۔'' (٤٥)

بعض احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسیوں کی مخالفت کا حکم دینے کے ساتھ داڑھیاں بڑھانے اور مونچھیں کترنے کا حکم دیا ہے۔ (٤٦)

تمام دنیا میں یہ حلیہ صرف مسلمانوں کا ہے جس سے وہ باقی قوموں سے پہچانا جاتا ہے۔

باقی قوموں میں سکھ اور یہودی ہیں تو داڑھیوں کے ساتھ مونچھیں بھی بڑھی ہوتی ہیں۔ بعض کے ہاں داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوتی ہیں۔ بعض کے ہاں مونچھیں داڑھی دونوں صاف ہیں۔

اگر مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چلتے کفار کی مخالفت کرتے، داڑھیاں بڑھاتے، مونچھیں کٹاتے تو دور سے پہچانے جاتے۔ کسی مسلم مجاہد کو پریشانی نہ ہوتی کہ اس کی زد

(٤٥) صحیح بخاری= کتاب اللباس :باب تقلیم الاظفار .رقم الحدیث :٥٨٩٢، ص:١٢٦٠، صحیح مسلم = کتاب الطهارة :باب خصال الفطرة :٣/١٤٧-١٤٦

(٤٦) صحیح مسلم =کتاب الطهارة :باب خصال الفطرة :٣/١٤٧

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں آنے والا مسلم ہے یا ہندو، مگر افسوس اب چہرے سے نہیں پہچانا جاتا کہ مسلم ہے یا ہندو، عیسائی ہے یا یہودی، مسلمانوں نے بھی کفار کی طرح داڑھی منڈھوانا شروع کردی۔ داڑھی بھی صاف، موںچھیں بھی صاف، داڑھی منڈھوا کر کفار کے ساتھ مشابہت کے علاوہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرلی۔ اللہ تعالیٰ کی خلق (پیدائش) بدل ڈالی۔ شیطان نے قسم کھا کر کہا تھا کہ میں انہیں حکم دوں گا' یہ اللہ کی خلق بدل دیں گے۔

دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ ان میں سے ایک داڑھی بڑھانا ہے' یہ مرد کی فطرت اور مردانگی کی علامت ہے۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔"

میرے بھائیو! مردوں کو داڑھی منڈا کر چہرہ صاف کروا کر عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ کبھی سوچا ہے آپ نے؟ ناراض نہ ہونا۔ بات بے ادبی کی نہ ہو جائے۔ سخت نہ ہو جائے مگر میں تھوڑا سا اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

اس زمین پر ایک ایسی قوم گزری ہے جس کے لڑکے ایسے انداز میں ظاہر ہونا پسند کرتے تھے کہ مردوں کیلئے ان میں کشش ہو۔ وہ چہرہ صاف کروا کر عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے۔ کہیں اس قوم کے ساتھ تو مشابہت اختیار نہیں کر رہے۔ اگر یہ بات نہیں تو بتاؤ اور کیا وجہ ہے؟ جب مردانگی کی علامت داڑھی کو منڈوا کر عورت کی طرح چہرہ صاف کرلیا تو بتاؤ اسکے پیچھے کون سا جذبہ کارفرما ہے؟ شروع شروع چودہ پندرہ سال کا تھا، داڑھی منڈھا دی۔ چہرہ خوبصورت نکل آیا۔ اگرچہ یہ بھی نہایت

---

(٤٧) النساء: ٤/١١٩

(٤٨) صحیح بخاری= کتاب اللباس :باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال ۔رقم الحدیث:: ٥٨٨٥۔ ص: ١٢٥٩' ابوداؤد= کتاب اللباس :باب لباس النساء ۔رقم الحدیث :٤٠٩٧۔ص:٤/٦٠' ترمذی= کتاب الأدب :باب ماجاء فی المتشبهات بالرجال من ا لنساء۔رقم الحدیث: ٢٧٨٤'ص:٥/١٠٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مکروہ حرکت ہے اور اس کے پیچھے نہایت گندہ ذہن ہے۔ مرد کو عورت کی طرح جنسی کشش کا باعث بننا مردانگی کی توہین ہے۔ لیکن جب بوڑھا ہوگیا، چہرے پر جھریاں پڑ گئیں' چٹکیوں سے پکڑ پکڑ کر چہرے کے بال صاف کر رہا ہے۔ اب تو اسے کچھ خیال کرنا چاہئے کہ تیری عمر کیا ہے اور تیری حرکتیں کیا ہیں اور تو کس پیغمبر کا کلمہ پڑھتا ہے اور شکل کون سی بنا رہا ہے۔ (اس موقع پر سٹیج سے ایک بھائی نے داڑھی رکھنے کا وعدہ لینے کی طرف توجہ دلائی) عزیز بھائیو! ...... مجھے ایک بھائی کہہ رہے ہیں کہ ان سے وعدہ لیں جو داڑھی منڈواتے ہیں۔ اس مبارک مجلس میں وعدہ کریں کہ آج سے داڑھی نہیں منڈائیں گے، نہ کتروائیں گے۔ ہاں بھائی! یہ وعدہ کرنے والے کھڑے ہو جائیں۔ (اس موقع پر مجمع میں سے سینکڑوں حضرات نے کھڑے ہو کر داڑھی رکھنے کا وعدہ کیا)

ماشاءاللہ، الحمدللہ، یا اللہ تیرا شکر ہے۔ اب آپ کا حلیہ مسلمانوں کا ہوگا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ ہوگا، مشرکوں کا حلیہ نہیں ہوگا۔ مجوسیوں کا نہیں ہوگا، قوم لوط کا نہیں ہوگا، اللہ آپ کو اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بیوہ کی شادی کو معیوب سمجھنا:

مسلمانوں نے ہندوؤں کی جو رسمیں اختیار کر رکھی ہیں ان میں سے ایک بیوہ کا نکاح نہ کرنا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ اپنی لڑکیوں کو گھر میں ہی بٹھائے رکھتے ہیں۔ ان کا نکاح ہی نہیں کرتے اور اس کو شرافت سمجھتے ہیں۔ کئی سید کہلانے والی عورتیں تارک ہو کر بیٹھ جاتی ہیں۔ یہ عورتیں آل رسول ہونے کا دعویٰ رکھنے کے باوجود گوردواروں میں رہنے والی ہندو دیویوں کے نقش قدم پر چل رہی ہیں۔ (اسی طرح کا ایک ظلم عورتوں کا قرآن کے ساتھ شادی کرنا بھی ہے)۔ ہندوؤں نے عورت پر وہ ظلم روا رکھے ہیں جن کا اسلام میں تصور بھی نہیں ہوسکتا۔ جس بیچاری کا خاوند فوت ہو جائے، وہ منحوس ہوگئی، ساری عمر آگے نکاح نہیں کرسکتی۔ اس ظلم سے بچنے کے لئے وہ خاوند کی لاش کے ساتھ ہی آگ میں جل مرتی تھی۔ اسے ستی کی رسم کہتے ہیں۔ ایک شاعر نے ہندو عورت کی تعریف کی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چوں زن ہندو کسے در ہمت مردانہ نیست
سوختن برشمع مردہ کارہر پروانہ نیست

''ہندوعورت جیسی مردانہ ہمت کسی میں نہیں۔مردہ شمع پر جل جانا ہر پروانے کا کام نہیں۔''

مقصد یہ کہ ہندوعورت کی بڑی دلیری ہے کہ اپنے خاوند کے پیچھے وفاداری کا حق ادا کرتے ہوئے وہ آگ میں جل جاتی ہے۔

میرے بھائی! تو نے غلط تجزیہ کیا ہے وہ وفاداری کے اظہار کے لئے نہیں جلی وہ تو اس لئے جلی ہے کہ اگر زندہ رہتی تو اس کیلئے زندگی موت سے بدتر ہوتی۔جس مجلس میں جاتی نکال دیا جاتا۔ یہ منحوس کہاں آ گئی ہے۔دوسری بیوہ عورتوں کو دیکھ کر اس کو صاف نظر آ رہا تھا کہ گردوپیش کے ہر آدمی کی خواہش ہوگی کہ اس سے شہوت پوری کرے، اس سے بدکاری کرے، وہ پاکدامن رہنا چاہے تو کوئی اسے پاک دامن رہنے نہیں دے گا مگر کوئی اسے اپنے نکاح میں نہیں لے گا،کوئی مونس وغمخوار نہیں ہوگا، کوئی اس کا محافظ نہیں ہوگا۔

اسلام تو نہایت پاکیزہ دین ہے۔خاوند فوت ہو جائے تو لڑکی کی جلد از جلد دوسری جگہ شادی کردو۔اس کا گھر جلد آباد کرو۔اگر اسلام پر عمل ہو تو انسان جہاد میں جاتے ہوئے اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہوئے جھجکتا نہیں۔اس کو معلوم ہے کہ شہید ہوا تو میری بیوی کی عدت گزرنے کے بعد دوسرا مجاہد بھائی اسے اپنے نکاح میں لے لے گا۔ میرے بچوں کی کفالت بھی ہو جائے گی۔موجودہ جہاد میں ایسے کئی واقعات پیش آئے۔ دو مجاہد بھائی مقبوضہ کشمیر میں جہاد کے لئے گئے۔ایک نے دوسرے کو وصیت کی کہ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میری بیوی سے تم نکاح کر لینا اور میری بچی کی دینی تربیت اچھی طرح سے کرنا۔الحمدللہ اس کی شہادت کے بعد دوسرے بھائی نے اس کی بیوہ سے نکاح کر لیا اور اس کی بچی کی کفالت بھی کر رہا ہے۔لیکن اگر ہندوؤں کے راستے پر چلیں گے تو وہ عورت جسے پتہ ہے کہ خاوند شہید ہو گیا تو میں ساری عمر بیوہ ہی رہوں گی۔کیا اپنے خاوند کو آسانی سے جہاد کیلئے جانے دے گی۔ ہرگز نہیں۔ دامن پکڑ کر بیٹھ جائے گی۔اللہ کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہ جاؤ۔لڑنے والے اور تھوڑے ہیں۔ میرے بھائیو! وعدہ کرو کہ اگر کسی کی بہن یا بیٹی یا کوئی عزیزہ بیوہ ہے یا مطلقہ ہے تو وہ اس کا نکاح پہلی فرصت میں کسی متقی آدمی کے ساتھ کردیں گے۔

لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ مرد بھی سنت کے مطابق ایک سے زیادہ نکاح کریں اور بعض اوقات اس کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ بھائی فوت ہوگیا۔اب اس کے بچوں یعنی اپنے بھتیجوں کی نگہداشت اور ان کی جائیداد کی حفاظت جتنی چچا کرسکتا ہے اور کون کرسکتا ہے۔وہ اپنی بھابھی سے نکاح کرلے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی لئے نکاح کیا کہ ان کے خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی اسلام میں بے شمار قربانیاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وفات کے بعد ان کی بیوی سے نکاح کرکے ان کے بچوں کو اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا مسلمان جتنے نکاح زیادہ کرے گا اولاد زیادہ ہوگی۔امت محمدیہ میں اضافہ ہوگا۔ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری امتوں کے مقابلے میں اپنی امت کی کثرت پر فخر فرمائیں گے ،خوش ہوں گے۔(۴۹)

اگر مسلمان اس سنت پر عمل شروع کردیں تو اتنی تیزی سے افرادی قوت بڑھے گی کہ ہندو مسلمانوں کا مقابلہ کر ہی نہیں سکیں گے۔اسی لئے تمام دنیا کے کفار مسلمانوں کی آبادی بڑھنے پر فکر مند ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی بڑھنے کا بم ایٹم بم سے بھی خوفناک ہے۔

ذکر اور جہاد سے روکنے والے کھیل:

ہندوؤں اور غیر مسلم قوموں کے جو طور طریقے مسلمانوں میں رائج ہوگئے ہیں، ان میں سے وہ کھیل بھی ہیں جن کا مقصد دل لگی کے علاوہ کچھ نہیں۔ جو انسان کو اللہ کے ذکر سے اور اپنے فرائض ادا کرنے سے روکتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تمام کھیل جو جہاد سے غافل کرتے ہیں، باطل قرار دیئے ہیں۔فرمایا:

(۴۹) ابو داؤد= کتاب النکاح: باب النھی عن تزویج من لم یلد من النساء۔ رقم الحدیث:۲۰۵۰ ص:۲/۲۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ہر وہ چیز جس سے آدمی دل لگی کرتا ہے، کھیلتا ہے، باطل ہے مگر اپنے کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا، یا اپنے گھوڑے کو سدھانا، یا اپنے گھر والوں کے ساتھ کھیلنا۔تو یہ حق سے ہیں۔

صاف ظاہر ہے یہ سب کھیل جہاد کی طرف لے جاتے ہیں۔بعض احادیث میں سباحۃ یعنی تیراکی کا بھی ذکر ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے تمہاری سواری کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''(یہ گذشتہ حدیث کا ہی ایک حصہ ہے)

تیر اندازی میں ہر قسم کی نشانہ بازی شامل ہے مثلاً گولی، راکٹ، میزائل، بم پھینکنا۔سواری میں گھڑ سواری کے ساتھ موٹر سائیکل، موبائل گاڑی، ٹینک، جہاز ہر چیز کی ڈرائیونگ شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوڑ لگانا، کشتی کرنا بھی ثابت ہے۔ یہ تمام کھیل براہ راست جہاد سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ جن میں اصل چیز دل لگی ہے اور جن کا جہاد سے براہ راست کوئی تعلق نہیں وہ بے کار ہیں، باطل ہیں اور کفار کی پسند ہیں مثلاً ہندوؤں کے کھیل دیکھ لیجئے! پتنگ بازی، دیوالی،ان کا جہاد سے کیا تعلق ہے؟ پتنگ بازی سے دشمن کو کیا تکلیف ہے؟ اور دیوالی چراغاں تو صاف آتش پرستوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کا طریقہ ہی نہیں اسی طرح کرکٹ، فٹ بال، والی بال کفار کے کھیل ہیں جن کا جہاد سے براہ راست کوئی تعلق ہی نہیں۔ بلکہ یہ جہاد اور ذکر سے

(۵۰) ترمذی =کتاب فضائل الجهاد :باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله:رقم الحدیث: ۱۶۳۷: ص: ۴/۱۷۴ ' ابو دائود= کتاب الجهاد :باب فی الرمی :رقم الحدیث:۲۵۱۳۔ص:۳/۱۳' ابن ماجه= ابو اب الجهاد : باب الرمی فی سبیل الله ۔رقم الحدیث:۲۸۵۷۔ص:۲/۱۸۸' دارمی= کتاب الجهاد :باب فی فضل الرمی والأمر به : رقم الحدیث: ۲۴۱۰۔ص:۲/۱۲۴'مسند احمد= ۴/۱۴۶۔۱۴۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

روکنے والی چیزیں ہیں۔ چند آدمی کھیل رہے ہیں اور پوری قوم ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اسے دیکھنے، سننے اور ہار جیت کا نتیجہ معلوم کرنے کے بخار میں مبتلا ہے۔

پھر ان کھیلوں کے ساتھ جوا شامل ہوتا ہے۔ سکولوں کے ٹورنامنٹ لے لیجئے۔ ہر ٹیم انٹری کیلئے دوسو چار سو روپے دیتی ہے۔ جو ٹیم جیت گئی، سارے پیسے لے گئی، جو ہار گئی، منہ لٹکا کر واپس آ گئی۔ یہ خالص جوا ہے۔ عالمی ٹیموں میں سونے چاندی کے تمغے جیتنا بھی جُوا ہے۔ صرف کھلاڑی ہی جُوا نہیں کھیلتے بلکہ بے شمار لوگ ان پر شرطیں لگا کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ کروڑوں اربوں کا جُوا ہوتا ہے کہ کون سی ٹیم جیتے گی اور کون سی ہارے گی۔

اس کے علاوہ تاش، شطرنج، ویڈیو گیمز، جانور لڑانا سب باطل اور ذکر الٰہی اور جہاد سے روکنے والے ہیں۔ میرے بھائیو! ...... یہ اسلام کے کھیل نہیں۔ نہ ہی اسلام ایسے افراد تیار کرنا چاہتا ہے جو ان بے کار چیزوں میں زندگی برباد کر دیں۔ اسلام کی سربلندی کیلئے تو ایسے افراد درکار ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہو وہ کافروں کے خلاف سخت ہو۔ ان کی رسوم، ان کی تہذیب وثقافت سے شدید نفرت رکھنے والے ہوں۔ اہل ایمان سے محبت اور رحم رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے دین میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے ہمیں ایسے ہی لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تزکیۂ نفس اور تصوف

تزکیۂ نفس کا مسنون طریقہ:

تزکیہ نفس کا مطلب ہے نفس کو پاک کرنا۔ نفس اگر پاک ہے تو انسان کامیاب ہے اگر نفس ناپاک ہے تو ناکام اور نامراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"جس نے اس نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے اسے مٹی میں ملا دیا وہ ناکام اور نامراد ہوگیا۔"

یہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے مٹی، کیچڑ اور گندگی میں پھنسا ہوا تھا اسے نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کو وہ طریقے بتائے جن کے ذریعے آپ نے بنی نوع انسان کا تزکیہ کیا، انہیں پاک اور صاف کیا۔ میں نے شروع میں جو آیت پڑھی اس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے:

﴿لقد مَنَّ اللهُ............الخ﴾

"یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول بھیجا خود ان میں سے، وہ

(۵۱) ال عمران=۳/۱۶٤

(۵۲) الشمش=۹۱/۹۔۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے ان کا تزکیہ کرتا ہے (انہیں پاک کرتا ہے) اور انہیں کتاب وحکمت سکھا تا ہے حالانکہ اس سے پہلے یقیناً وہ کھلی گمراہی میں تھے۔''

ان میں بے شمار غلطیاں بے شمار برائیاں تھیں۔اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر انہیں کندن بنا دیا، صاف ستھرا بنا دیا، تمام دنیا کا امام بنا دیا، سب آلودگیاں دور ہوگئیں، تمام پلیدگیاں ختم ہوگئیں۔کس طرح پاک کیا؟ کتاب وسنت سکھا کر اور ایمان کی تعلیم دے کر۔

کفر کی وجہ سے جسم کا ہر ہر حصہ پلید تھا۔زبان پلید، دل پلید، اعضاء ناپاک، اس لئے لازم تھا کہ ایسا ایمان ہو جو ہر ہر حصے کو پاک صاف کردے اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب وسنت کے ذریعے ایسا ہی ایمان دے کر بھیجا کہ آپ لوگوں کو سکھائیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ ((لا الہ الااللہ)) کہنا ہے اور سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔(۵۳)

بعض روایات میں ستّر سے زیادہ شاخیں بتائی گئی ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے فتح الباری میں وہ چیزیں جمع فرمادی ہیں جن پر قرآن مجید یا حدیث میں ایمان کا لفظ بولا گیا ہے، وہ ستر سے کچھ اوپر بنتی ہیں۔ان میں سے بعض کا تعلق دل سے ہے، بعض کا زبان سے، بعض کا دوسرے اعضاء اور بعض کا سبھی اعضاء سے۔آدمی جب ان سب پر عمل کرتا ہے تو اس کا مکمل تزکیہ ہوجاتا ہے، وہ پوری طرح پاک صاف ہوجاتا ہے اگر بعض چیزوں پر عمل کرے بعض پر عمل نہ کرے، تو پوری طرح پاک نہیں ہوسکتا۔

تزکیہ نفس کے لئے فرائض کی پابندی اور کبائر سے اجتناب:

ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے، دل سے بھی مانتا ہے۔لیکن نماز نہیں پڑھتا، زکوۃ ادا نہیں کرتا،

---

(۵۳) صحیح بخاری =کتاب الایمان باب امور الایمان ۔رقم الحدیث۹۲ ص:٦ٔصحیح مسلم: کتاب الایمان باب بیان عددشعب الایمان و افضلها و أوفاها وفضيلة الحياء وكونه من الايمان۔ ص:٢ /٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

روزہ نہیں رکھتا، توفیق کے باوجود حج ادا نہیں کرتا، اس کے صاف ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا صرف زبان کے ساتھ ذکر جتنا مرضی کرتا رہے۔ جب کلمہ پڑھنا ہے تو تمام احکام پر عمل کرنا ہوگا، پورے اسلام میں داخل ہونا ہوگا، فرائض کی پابندی کرنا ہوگی اور شرک، ناحق قتل، زنا، بہتان، چوری، شراب اور دوسری نافرمانیوں سے اجتناب کرنا ہوگا۔ جب صحیح ایمان آتا ہے تو دل ان آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرام کو دیکھئے! وہ گناہ جو پہلے ان کی گھٹی میں پڑے ہوئے تھے ایمان لانے کے بعد انہوں نے یکسر چھوڑ دیئے۔ توحید قبول کی تو شرک کو اس طرح چھوڑا کہ کسی جگہ اگر شرکیہ خیال پیدا ہونے کا امکان ہوتا تو وہ پہلے ہی اس کی بیخ کنی کر دیتے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا حجر اسود کو بوسہ دے رہے اور کہہ رہے تھے:

"مجھے معلوم ہے تو ایک پتھر ہے نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔"

وہ درخت جس کے نیچے آپ نے بیعت رضوان لی تھی بعد میں کچھ لوگ وہاں اکٹھے ہونے لگے اور نماز پڑھنے لگے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو انہیں ڈانٹا اور اسے کاٹنے کا حکم دے دیا۔(۵۵)

زنا جس کے قصے وہ جاہلیت میں فخر سے بیان کیا کرتے تھے انہوں نے اس طرح چھوڑا کہ پرانی آشنائیاں اور گناہ کی دعوتیں بھی دوبارہ انہیں ملوث نہ کر سکیں۔

مرثد غنوی بڑے بہادر اور دلیر آدمی تھے۔ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک ایسے کام پر مقرر فرمایا جو ایک زبردست بہادر اور دلیر آدمی ہی کر سکتا ہے۔ فرمایا مکے میں

---

(۵۴) صحیح بخاری: کتاب الحج : باب ما ذکر فی الحجر الاسود۔ رقم الحدیث:۱۵۹۷۔ ص:۳۱۸،
صحیح مسلم = کتاب الحج : باب استحباب تقبیل الحجر الاسود۔ رقم الحدیث:۱۲۷۰۔ ص:۹/۱۶۔۱۷
(۵۵) فتح الباری: تحت باب غزوۃ الحدیبیة ص:۷/۴۴۸، طبقات ابن سعد :۲/۱۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مظلوم مسلمان گرفتار ہیں تم جاؤ انہیں چھڑا کر لاؤ۔ یہ وہاں جاتے پہرے داروں سے بچ کر دیواریں پھلانگ کر، جس کو اٹھانا ہوتا کندھے پر اٹھا کر دوبارہ دیوار پھلانگتے، باہر پہاڑوں میں اس کی زنجیریں کھولتے اور ساتھ لے کر مدینہ آ جاتے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک صحابی مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ مکہ سے قیدیوں کو اٹھا کر مدینہ لایا کرتے تھے اور مکہ میں ایک بدکار عورت جسے ''عناق'' کہا جاتا تھا ان کی دوست تھی اور انہوں نے مکہ میں قید ایک ساتھی سے اسے اٹھا کر لانے کا وعدہ کیا تھا۔ مرثد نے بیان کیا کہ میں مکہ میں آیا، چاندنی رات تھی، ایک دیوار کے سائے کے نیچے کھڑا تھا کہ عناق آئی اس نے دیوار کے ساتھ سایہ دیکھا تو اس کی طرف بڑھی۔ مجھے دیکھا تو پہچان لیا، کہنے لگی: ''مرثد ہو؟'' میں نے کہا: ''مرثد ہوں۔'' کہنے لگی: ((مرحبا وأهلا))(خوش آمدید) آج رات ہمارے پاس ٹھہرو، رات یہیں گزارو۔'' میں نے کہا: ''اے عناق! اللہ نے زنا حرام کر دیا ہے۔'' کہنے لگی: ''اے خیموں والو یہ وہ شخص ہے جو تمہارے قیدی اٹھا کر لے جاتا ہے۔'' مرثد فرماتے ہیں میرے پیچھے آٹھ آدمی لگ گئے۔ میں ''خندمہ'' نامی پہاڑ پر چلتا ہوا ایک غار کے پاس پہنچا اور اس میں داخل ہو گیا۔ وہ لوگ تلاش کرتے ہوئے میرے سر پر آ کھڑے ہوئے۔ وہاں پر انہوں نے پیشاب کیا جو میرے سر پر پڑا مگر اللہ نے انہیں مجھ سے اندھا کر دیا۔ پھر وہ چلے گئے۔ میں دوبارہ اپنے ساتھی کے پاس آیا جو کہ ایک بھاری آدمی تھا۔ میں نے اسے اٹھایا باہر گھاس میں لے جا کر اس کی زنجیریں کھولیں اور اسے ساتھ لئے ہوئے تھکتے تھکاتے مدینہ پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عناق سے میں نکاح کر لوں؟'' رسول اللہ خاموش رہے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیت اتری:

''بدکار مرد نہیں نکاح کرتا مگر بدکار یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت سے نکاح نہیں

---

(٥٦) النور=٢٤/٣

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتا مگر بدکار یا مشرک مرد اور یہ چیز مومنوں پر حرام کردی گئی ہے۔"

رسول اللہ نے یہ آیت سنا کر فرمایا: "مرثد اس سے نکاح مت کرو۔" (۵۷)

میرے بھائیو! یہ ایمان تھا جس نے عشق جیسی خوفناک بیماری سے سینہ صاف کردیا وہ بیماری کہ لگ جائے تو آدمی نہ ماں باپ کی پرواہ کرتا ہے نہ تاج وتخت کی۔شاید آپ نے تاریخ پڑھی ہو انگلستان کے کتنے بادشاہ ہیں جنہوں نے عشق میں تاج وتخت چھوڑ دیا۔

یہاں دعوت گناہ ملی ٹھکرادی کہ اسلام اجازت نہیں دیتا۔نکاح کا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا تو رک گئے۔اگر کسی سے بدکاری سرزد ہوبھی گئی تو دل نے چین نہیں لینے دیا جب تک پیش ہوکر سزا نہیں لے لی۔

ماعز اسلمی اور غامدی عورت کے واقعات آپ نے سنے ہوں گے۔رضی اللہ عنہما

" خبردار! شراب حرام کردی گئی ہے۔" شراب جوان کی رگ رگ میں رچی ہوئی تھی ایک حکم کی دیر تھی کہ انہوں نے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے پیالے گرادیئے۔صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ساقی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا کہ شراب حرام ہونے کی آیات نازل ہوئیں۔ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "باہر نکل کر دیکھو! یہ آواز کیا ہے؟" میں نے نکل کر سنا اور بتایا کہ یہ اعلان کرنے والا کہہ رہا ہے:

ابوطلحہ نے مجھ سے کہا: "جاؤ اسے گرادو۔" انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اتنی شراب گرائی گئی کہ مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔" (۵۸)

---

(۵۷) ترمذی= کتاب التفسیر سورۃ نور رقم الحدیث:۳۱۷۷۔ ص:۵/۳۰۷' ابو داؤدو= کتاب النکاح : باب فی قوله تعالیٰ الزانی لا ینکح الا زانیة رقم الحدیث:۲۰۵۱۔ص:۲/۲۲۰' نسائی= کتاب النکاح : باب تزویج الزانیة رقم الحدیث:۳۲۲۸۔ ص:۵/۳۷۴' مستدرك حاکم=۲/۱۶۶۔اس حدیث کوامام ترمذی نے حسن غریب اور امام حاکم نے صحیح کہا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

(۵۸) صحیح بخاری= کتاب المظالم :باب صب الخمر فی الطریق۔رقم الحدیث:۲۴۶۴۔ص:۴۸۸۔و ایضاکتاب التفسیر: سورۃ المائدہ ۔رقم الحدیث :۴۶۱۷۔ص:۹۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرائض کی پابندی:

گناہوں سے پاک کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے لئے اس کے مقرر کئے ہوئے فرائض ادا کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔فرض نماز، فرض روزہ، فرض زکاۃ، فرض حج، فرض جہاد وغیرہ

نوافل کا التزام:

اس کے ساتھ ہی بتایا نفس کے تزکیہ کے لئے نوافل بھی ادا کرنے ہوں گے۔نفل نماز، روزے، نفلی صدقات وغیرہ۔فرمایا:

''رات اُٹھ کر تہجد پڑھا کرو، یہ تمہارے لئے زائد چیز ہے۔'' اور فرمایا:

''اے کپڑا لپیٹنے والے رات قیام کیا کر مگر تھوڑا (آرام کرلے) کتنا؟ رات کا نصف یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ۔اور اس کے دوران وظیفہ کیا کرنا ہے؟ فرمایا قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھ تسلی سے دل لگا کر''

قیام کیلئے رات کیوں مقرر کی گئی اور قیام کا مقصد اور اس کا فائدہ کیا ہے؟ فرمایا:

دن کے وقت آپ کو بہت سے کام ہیں اور اللہ سے خاص لو لگانے والی بات کے لئے، قیام

---

(٥٩) صحیح بخاری= کتاب الرقاق: باب التواضع۔رقم الحدیث:٦٥٠٢' بیهقی:٣/٣٤٦' ١٠/٢١٩

(٦٠) بنی اسرائیل = ١٧/٧٩

(٦١) المزمل=٧٣/١۔٤

(٦٢) المزمل=٧٣/٧

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیلئے ،تلاوت کیلئے رات کو رکھو، رات قیام کرو، دن کے وقت بہت سے کام ہیں ۔ جہاد ہے، امر بالمعروف نہی عن المنکر ہے، بیماروں کی بیمار پرسی ہے، بھوکوں کی مدد کرنا ہے، مظلوموں کا ساتھ دینا ہے۔ کوئی ایک کام ہو تو گنا جائے لمبی مصروفیتیں ہیں ۔اس لئے آپ رات کے وقت قیام کریں، یہ مشقت آپ کو کیوں دی جا رہی ہے؟

''ہم آپ پر ایک وزنی کلام ڈالنا چاہتے ہیں۔''

''رات کو اٹھنا یہ نفس کو کچلنے کے لئے بہت سخت ہے۔''

یہ ہے نفس کا تزکیہ۔ کس کے نفس کا تزکیہ؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس کا تزکیہ ہو رہا ہے وہ تو اللہ نے اور بھی بہت طریقوں سے کر دیا تھا۔ جبرائیل کو بھیجا، فرشتوں کو بھیجا، دل میں سے شیطان کا حصہ کاٹ کر ہی نکال پھینکا۔ اپنے نبی پر تو ویسے ہی اللہ کی رحمتیں تھیں پھر بھی انہیں فرمایا کہ آپ رات کو قیام کریں تو رات کا قیام کیا عمل کرتا ہے؟ ﴿أَشَدُّ وَطْئًا﴾ نفس کو کچلنے میں بہت سخت ہے: ﴿وَأَقْوَمُ قِيلاً﴾ رات کو دل سے بات بہت سیدھی نکلتی ہے۔ دن کے وقت تو کوئی ادھر سے دیکھ رہا ہے، کوئی ادھر سے دیکھ رہا ہے، اپنی نگاہ کبھی اِدھر الجھتی ہے کبھی اُدھر، کہیں کوئی بچہ چلّا رہا ہے، کبھی بیوی کہہ رہی ہے سبزی نہیں اور جناب آٹا ختم ہے ، ادھر کوئی دوست دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے کہ مجھے آپ سے کام ہے ، آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ آپ سے مشورہ لینا ہے، مسئلہ پوچھنا ہے، غرض ہزاروں کام ہوتے ہیں۔

اللہ کا ذکر:

اللہ سے تعلق درست رکھنے کیلئے تہجد کے علاوہ ذکر کی تعلیم دی:

---

(٦٣) المزمل=٧٣/٥

(٦٤) المزمل=٧٣/٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”تیری زبان ہمیشہ اللہ کی یاد سے تر رہے۔اللہ کی یاد اٹھتے بیٹھتے ، چلتے پھرتے ہر وقت جاری رہے“

ذکر الٰہی کا مسنون طریقہ:

ذکر کس طرح کرنا ہے اور کیا کرنا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے ذکر سکھائے ، ان میں بنیادی چیز ہے کہ ہر موقع کے مطابق ذکر سکھایا: صبح اٹھتے ہی :

”سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

قضائے حاجت کیلئے :

”اے اللہ! میں خبیثوں اور خبیثنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

وضو کی دعا ، مسجد میں جانے کی دعا ، مسجد سے نکلتے وقت کی دعا ، چھینک آئے تو کیا پڑھے ، مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا پڑھے ، دشمن سے خوف ہو تو کیا پڑھے ، حتی کہ اللہ سے غفلت کا امکان نفسانی خواہش پوری کرتے وقت ہوسکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے لئے بھی دعا سکھائی:

(٦٥) ترمذی =کتاب الدعوات : باب ما جاء فی فضل الذکر۔ رقم الحدیث:٣٣٧٥۔ص:٥/ ٤٨

(٦٦) آل عمران=٣/ ١٩١

(٦٧) صحیح بخاری= کتاب الدعوات : باب ما یقول اذا اصبح ۔ رقم الحدیث:٦٣٦٤ ص:١٣٣٩

(٦٨) صحیح بخاری = کتاب الدعوات : باب الدعا ء عند الخلاء ۔ رقم الحدیث:٦٣٢٢۔ص:١٣٣٩۔و ایضاً باب ما یقول عند الخلاء رقم الحدیث:١٤٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا۔“
غرض ہر موقع کے مطابق ذکر سکھایا۔

قرآن کریم کی چند خاص دعائیں:

ایک خاص نکتہ میں آپ کو بتاتا ہوں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بعض چیزیں یہ کہہ کر سکھائی ہیں کہ تم یہ پڑھو۔ یہ دعائیں ”قل“ کے ساتھ سکھائی ہیں کہ تم یوں کہو۔ اب آپ غور کریں لوگوں نے جو مرشد بنائے ہوئے ہوتے ہیں اگر وہ کوئی وظیفہ بتائیں تو انسان ان کی بات کو کتنا پختہ سمجھتا ہے۔ اسے اس پر کس قدر یقین ہوتا ہے۔ یہ میرے مرشد نے بتایا ہے اور جب خود اللہ تعالیٰ فرمائے: ”اے نبی! تُو یہ پڑھا کر“ تو کیا معمولی بات ہوگی؟ نہیں میرے بھائیو! یہ دعائیں کمال عظمت رکھتی ہیں اور ان میں بے شمار اسرار ہیں۔ مثال کے طور پر میں چند دعائیں ذکر کرتا ہوں۔ مزید آپ خود دیکھ لیں۔

فرمایا: ((وَقُل رَّبِّ زِدنِي عِلماً)) ”اے نبی! تو یہ کہہ: ”اے پروردگار! مجھے علم زیادہ عطا فرما“ یہ نہیں کہ بس ذکر کرتے رہو اور علم کی طرف سے غافل ہو جاؤ۔(۷۰)

اور فرمایا: وَقُل اور اے نبی تو کہہ:

”اے میرے پروردگار! مجھے باعزت جگہ میں داخل کرنا اور باعزت طریقے سے ہی نکالنا

(٦٩) صحیح بخاری= کتاب الدعوات :باب ما یقول اذا اتی اھله۔ رقم الحدیث:٦٣٨٨ ص:١٣٥٠۔ وایضا باب التسمیة علی کل حال وعند الوقاع ۔ رقم الحدیث:١٤١۔ص:٣٦۔ بزیادة لفظ ”بسم الله“ اولاً‘ صحیح مسلم: کتاب النکاح: باب ما یستحب أن یقال عند الجماع ۔ ص:١٠/٥‘ ترمذی: کتاب النکاح : باب ما یقول : اذا دخل علی اھله ۔ رقم الحدیث:١٠٩٢۔ص:٣/٣٩٢

(٧٠) طه=٢٠/١١٤

(٧١) بنی اسرائیل=١٧/٧٠

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور مجھے اپنے پاس سے خاص مدد اور قوت سے نوازنا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا گیا ہے اپنے پروردگار سے باعزت جگہ بھی مانگو اور قوت وسلطنت بھی مانگو۔ آپ نے اللہ کے حکم کے مطابق یہ دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے سب کچھ عطا بھی فرمایا۔ اگر کوئی قوم تبلیغ کے باوجود روگردانی کرے، بات کی طرف متوجہ ہی نہ ہو تو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ((فَاِن تَوَلَّوا فَقُل)) '' اے نبی! اگر یہ منہ پھیر جائیں تو یہ کہہ:

'' مجھے اللہ ہی کافی ہے اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عظیم تخت کا مالک ہے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا تو آپ دیکھ لیں آپ کے دشمن آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ بلکہ خود بخود کھنچتے چلے آئے اور آپ کے حلقہ بگوش بن گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف چیزوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آخری دو سورتیں یہ کہہ کر نازل فرمائیں ﴿قل﴾ اے نبی! آپ یہ کہیں ﴿ اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ﴾ آخر تک اور ﴿ اَعوُذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ آخر تک۔ ان دو سورتوں میں کوئی چیز باقی ہی نہیں چھوڑی جس کے شر سے پناہ نہ مانگی گئی ہو۔ یہ سورتیں صبح وشام ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت پڑھنی چاہئیں اور تسلی رکھنی چاہیئے کہ میں ہر موذی کے شر سے اللہ کی پناہ میں آچکا ہوں۔ آپ قرآن مجید پڑھیں گے تو آپ کو بہت سی دعائیں ملیں گی جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائیں یا پہلے پیغمبروں کو سکھائیں، یہ سب اکسیر ہیں۔

عام اوقات کے لئے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ذکر سکھائے ہیں بطور نمونہ چند چیزیں ذکر کرتا ہوں تا کہ آپ اس مجلس سے کچھ حاصل کر لیں۔

سب سے اعلیٰ ذکر:

بعض اوقات یہ سوال کیا جاتا ہے کہ سب سے اعلیٰ ذکر بتائیں۔ میرے بھائیو! اگر کوئی

---

(۷۲) التوبہ=۹ / ۱۲۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خاص موقع ہو تو وہاں تو وہی ذکر افضل ہے جو اس موقع کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا لیکن عام ورد زبان رکھنے کے لئے یہ چند کلمات بہت ہی اعلیٰ ہیں۔ صحیح مسلم میں ہے:

اللہ تعالیٰ کے کلاموں میں سے محبوب چار کلمات ہیں:
((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ))۔ ترتیب بے شک بدل جائے، کلمات آگے پیچھے ہو جائیں کوئی بات نہیں اور ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) کے متعلق صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔(۷۴)

کوئی بھی ذکر یا دعا جو ان کلمات میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ کلمات پر مشتمل ہو افضل ترین دعا ہے۔ مثلاً یونس علیہ السلام کی دعا لے لیجئے:

''اے اللہ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے تو پاک ہے بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں''

کلمہ تمجید کی فضیلت:

انہی میں سے ایک کلمہ جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل کلمہ، جو عرفہ کی سہ پہر کو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے وہ یہ ہے:

---

(۷۳) صحیح مسلم= کتاب الأداب : باب کراهية التسمية بالأسماء القبيحة ۔ رقم :۲۱۳۷‘ شرح السنة=۳/۵۹

(۷۴) صحیح بخاری:کتاب الدعوات: باب قول: لاحول ولا قوة الا باللہ ‘‘ رقم الحدیث: ۶۴۰۹۔ ص:۱۳۵۵‘صحیح مسلم=کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار : باب استحباب الاکثار من قول لا حول ولاقوة الا باللّٰهِ ص:۲۷/۷۷

(۷۵) الانبیاء= ۸۷/۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”نہیں کوئی معبود مگر وہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے ملک اور اسی کیلئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

اس کلمہ کی فضیلت صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دوسری کتب احادیث میں ابوھریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: جو شخص دن میں یہ کلمہ سو بار پڑھے:

تو یہ کلمات اس کے لئے دس گردنیں (غلام) آزاد کرنے کے برابر ہو جاتے ہیں، اللہ تعالی اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں، سو گناہ مٹا دیتے ہیں اور یہ کلمات اس کے لئے اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور کوئی شخص اس سے افضل عمل نہیں لے کر آئے گا۔مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے۔غور فرمائیں! سارا دن شیطان سے محفوظ ہو گیا' شامت نفس سے گناہ ہو جائے الگ بات ہے۔اور عمل میں بھی سب سے افضل رہا۔

یہ سب کلمات اگر اس طرح ورد زبان ہو جائیں کہ رات کسی وقت جاگے تو خود بخود منہ سے نکلیں تو کہنا ہی کیا ہے۔

قبولیت دعا کے لئے ایک عمل:

صحیح بخاری میں عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:((مَن تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ)) جو شخص نیند سے یہ الفاظ کہتے ہوئے بیدار ہو ”تَعَارَّ“ کا معنی ہے سوتے میں آواز کے ساتھ

(٧٦) ترمذی = کتاب الدعوات : باب فی دعاء یوم عرفة ۔رقم الحدیث:٣٥٨٥۔ص:٥/ ٥٣٤

(٧٧) صحیح بخاری= کتاب الدعوات : باب فضل التھلیل رقم الحدیث:٦٤٠٣۔ص:١٣٥٣' صحیح مسلم=کتاب الذکر و الدعاء والتوبة والاستغفار : باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء ۔ ص:١٧/١٧

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کچھ کلمات کہتے ہوئے جاگنا یا آواز کے ساتھ کچھ الفاظ کہتے ہوئے نیند میں پہلو بدلنا،، تو جو شخص رات اس طرح یہ الفاظ کہتے ہوئے بیدار ہو:

یہ کلمات کہنے کے بعد کہے: ((اَللّٰھُم اغْفِرْلِی)) اے اللہ! مجھے بخش دے یا کوئی بھی دعا کرے قبول کی جائے گی، اگر وضوء کر کے نماز پڑھے تو وہ قبول ہوگی۔

میرے بھائیو! یہ ہے صحیح سند کے ساتھ دعا کی قبولیت کا نسخہ۔ اب آپ کی مرضی ہے عمل کریں یا محروم رہیں۔ میں نے قرآن مجید اور صحیح احادیث میں سے ذکر کا ایک بہترین چناؤ آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ مزید مطالعہ سے آپ زیادہ علم حاصل کر سکتے ہیں۔

نفلی نماز تہجد اور ذکر کے علاوہ دوسری نفلی عبادات مثلاً روزے اور صدقات کی بھی آپ نے تلقین فرمائی۔

عبادات میں میانہ روی کا حکم:

لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے وہ یہ ہے کہ ہر کام اتنا کیا جائے کہ دوسرے کاموں میں خلل نہ پڑے۔

چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کی شادی ایک اعلیٰ خاندان میں کی، کچھ دن کے بعد اپنی بہو سے پوچھا: ''سناؤ تمہارے خاوند کا کیا حال ہے؟'' اس نے کہا: ''بہت اچھا آدمی ہے، رات نماز پڑھتا رہتا ہے، دن روزہ رکھتا ہے ہمیں تو کبھی اس نے پوچھا ہی نہیں۔ وہ عبداللہ پر ناراض ہوئے کہ میں نے تمہاری شادی اتنے اچھے خاندان میں کی تم نے قدر ہی نہیں کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت بھی کی۔ آپ نے انہیں بلایا اور فرمایا:

(۷۸) صحیح بخاری = کتاب التہجد: باب فضل من تعار من اللیل فصلی ۔رقم الحدیث:۱۱۵٤۔ص:۲۲۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اے عبداللہ! کیا مجھے یہ اطلاع نہیں دی گئی کہ تم دن بھر روزہ رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو؟ میں نے کہا: ''کیوں نہیں یا رسول اللہ!'' آپ نے فرمایا: ''تم ایسا نہ کرو روزہ رکھو اور افطار (بھی) کرو، قیام کرو اور نیند بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے ملنے والے کا تم پر حق ہے، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ رکھا ہی نہیں۔ ہر ماہ میں سے تین دن کا روزہ ہمیشہ کا روزہ ہے، ہر ماہ تین دن روزہ رکھو اور ہر ماہ ایک قرآن پڑھو۔'' میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں (آپ نے زیادہ سے زیادہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا) سب سے افضل روزہ رکھو جو داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، ایک دن روزہ رکھنا اور ہر سات راتوں میں قرآن پڑھو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔''

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان کے مزید اصرار پر تین راتوں میں قرآن پڑھنے کی اجازت دے دی۔(۸۰)

(۷۹) صحیح بخاری= کتاب الصوم:باب حق الجسم فی الصوم ۔ رقم الحدیث:۱۹۷۵۔ص:۳۹۰ ،
صحیح مسلم:کتاب الصوم: باب النھی عن صوم الدھر و تفضیل صوم یوم و افطار یوم ۔ ص:۸/۴۲

(۸۰) صحیح بخاری:کتاب فضائل القرآن : باب فی کم یقرء القرآن ۔رقم الحدیث:۵۰۵۲۔ص:۱۰۹۷ ،
ابوداؤد = کتاب الصلوٰۃ باب تھذیب القرآن ۔رقم الحدیث:۱۳۹۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انہی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا:

''جب تم ایسا کرو گے تو آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور طبیعت کمزور ہو جائے گی۔''

معلوم ہوا ایسا قیام اور روزہ ناجائز ہے جس سے طبیعت کمزور ہو جائے آنکھیں اندر دھنس جائیں اور بیوی اور ملنے والوں کے حقوق ضائع ہو جائیں۔ جب طبیعت ہی کمزور ہوگئی تو جہاد کیا خاک کرے گا۔ یہ بھی کوئی عبادت ہے کہ بیوی قسمت کو رو رہی ہے، بچے آوارہ ہو رہے ہیں۔ مہمان کو کوئی پوچھتا ہی نہیں اور حضرت صاحب قیام وصیام میں مشغول ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل قیام اور سب سے افضل روزہ بتاتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور سب سے محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ رات کا نصف سو جاتے تھے اور اس کا تیسرا حصہ قیام کرتے اور چھٹا حصہ سو جاتے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو داؤد علیہ السلام کا روزہ اور نماز بتانے کے ساتھ ہی جہاد کا بھی ذکر فرمایا کہ شوق عبادت میں کہیں وہ جہاد سے غافل ہی نہ

(۸۱) صحیح بخاری=کتاب الصوم: باب صوم داؤد علیہ السلام۔ رقم الحدیث:۱۹۷۹۔ص:۲۹۱، صحیح مسلم= کتاب الصیام: باب النھی عن صوم الدھر ۔ص:۳۵/۸

(۸۲) صحیح بخاری=کتاب التھجد : باب من نام عند السحر۔ رقم الحدیث: ۱۱۳۱۔ص:۲۲۲، صحیح مسلم= کتاب الصیام: باب النھی عن صوم الدھر و تفضیل صوم یوم و افطار یوم ص:۳۶/۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہو جائیں، فرمایا:

”داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے ملتے تو بھاگتے نہیں تھے۔“

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”اے اللہ کے نبی! میرے لئے اس کی ضمانت کون دے سکتا ہے؟“

یہ اعتدال کہ رات کا قیام بھی ہو، نفلی روزے بھی ہوں اور جہاد بھی ہو، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہؓ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کے ہاں ہی ملے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت ہی مشکل کام ہے کئی لوگ بیان کرتے ہیں کہ فلاں شخص ساری رات قیام کرتا تھا، فلاں ہمیشہ روزہ رکھتا تھا۔ مگر یاد رکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہو سکتا۔

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے، آپ کی عبادت کے متعلق پوچھا، جب انہیں بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہنے لگے ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نسبت! آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے پہلے اور پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ تو ان میں سے ایک نے کہا ”میں ہمیشہ رات کو نماز پڑھوں گا۔“ دوسرے نے کہا: ”میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا۔“ تیسرے نے کہا: ”میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔“ آپ کو اطلاع ہوئی تو ان سے فرمایا: ”تم لوگوں نے یہ یہ باتیں کی ہیں۔“

(۸۳)صحیح بخاری=کتاب الصوم: باب حق الأهل فی الصوم۔ رقم الحدیث:۱۹۷۷۔ ص:۳۹۱؛ صحیح مسلم= کتاب الصیام:باب النهی عن صوم الدهر و تفضیل صوم یوم و افطار یوم۔ ص:۸/۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یادرکھو! اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ اس کا تقویٰ رکھنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور روزہ افطار کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں تو جو شخص میرے طریقے سے بے رغبتی کرے وہ مجھ سے نہیں۔''

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں ایسی عبادت کا تصور ہی نہیں جو انسان کو اس کے فرائض سے بے بہرہ کردے۔ اگر کوئی اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنی محبوب چیزیں چھوڑنا چاہتا ہے تو یہاں اس کا طریقہ بھی موجود ہے مگر وہ عیسائی راہبوں سے مختلف ہے۔ بعض صحابہ نے عرض کیا ہمیں ''سیاحۃ'' کی اجازت دیجئے۔ عربی لغت میں سیاحت کا مطلب ہے گھربار چھوڑ کر جنگلوں میں نکل جانا، پھرتے رہنا، اللہ کا ذکر کرتے رہنا، جنگل کے پھل اور چشموں کا پانی پی کر گزارہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

یعنی اس مصنوعی سیاحت کی کیا ضرورت ہے؟ اگر تم دنیا کے تعلقات سے منقطع ہونا چاہتے ہو، بیوی کو چھوڑنا چاہتے ہو، بچوں کو چھوڑنا چاہتے ہو' اچھے کھانے چھوڑنا چاہتے ہو' گھر کا بستر چھوڑنا چاہتے ہو، شہری آسائشوں سے جدا ہونا چاہتے ہو، دیس بدیس کے سفر کی مصیبتیں اٹھانا چاہتے ہو، تو عیسائیوں کی رہبانیت نہیں بلکہ جہاد کے لئے نکلو اللہ کا نام بلند کرنے کیلئے نکلو۔

ایک ہے کھانا موجود ہوتے ہوئے بلاوجہ چھوڑ دینا یہ غلط ہے، کفران نعمت ہے۔ ایک ہے اللہ

---

(٨٤) صحیح بخاری= کتاب النکاح: باب الترغیب فی النکاح ۔ رقم الحدیث:٥٠٩٣۔ص:١١٠٠‘صحیح مسلم= کتاب النکاح: باب استحباب النکاح لمن تانت نفسه الیه ووجد مؤنة۔ ص:٩/١٧٥‘مسند احمد:٣/٢٤١

(٨٥) ابوداؤد = کتاب الجهاد ٠ : باب النهی عن السیاحة۔ رقم الحدیث: ص:٣/٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے راستے میں جہاد کی وجہ سے کھانا نہ ملنے پر صبر کرنا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی سیاحت ہے۔ انسان جب جہاد میں جاتا ہے تو بعض اوقات اسے سخت مشکلات پیش آتی ہیں بھوک برداشت کرنی پڑتی ہے۔ کبھی صرف چنوں پر گزارہ، کبھی وہ بھی نہیں ملتے، درختوں کے پتے اور جڑیں کھا کر گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات پانی نہیں ملتا، پیاس برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے' بھوک، پیاس، تھکاوٹ، چوٹ برداشت کرنے کا لطف تو ہوا، اللہ کے دین کا کچھ فائدہ تو ہوا۔ یہ کیا ہوا کہ ایک کٹیا میں داخل ہو گئے اور کہا ہم اللہ کو خوش کرنے کے لئے کھاتے کچھ نہیں پیتے کچھ نہیں۔ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں۔ اللہ کو یاد کرو، جہاد بھی کرو، بندوں کے حقوق بھی ادا کرو، نوافل ادا کرو، مگر فرائض میں بھی غفلت نہ ہو۔ یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور تزکیہ نفس کا نبوی طریقہ۔ جب تک مسلمان اس طریقہ پر کاربند رہے معزز رہے۔ اللہ کے ذکر سے معمور دلوں اور زبانوں نے دلوں کو فتح کیا اور اس کے ساتھ اللہ کا کلمہ بلند کرنے کیلئے اٹھائی گئی تلواروں نے ملکوں کے ملک فتح کئے۔ وہ اللہ کا ذکر بھی کرتے تھے جہاد بھی کرتے تھے۔

مسلمانوں کی فتوحات اور کفار کی شکست کا سبب:

جب رومیوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں پے در پے شکستیں ہوئیں تو ان کے بادشاہ نے بڑے بڑے سرداروں کی مجلس بلائی اور پوچھا: ''یہ لوگ جو آئے ہیں جنّ ہیں یا کوئی دوسری مخلوق؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں ہمارے جیسے انسان ہیں۔'' کہا پھر کیا وہ تعداد میں تم سے زیادہ ہیں؟'' کہا: ''نہیں وہ تعداد میں زیادہ نہیں ہمارے مقابلے میں بہت تھوڑے ہیں۔'' کہا: '' پھر کیا ان کے ہتھیار تمہارے ہتھیاروں سے بہتر ہیں؟'' انہوں نے کہا: '' ہتھیار بھی بہتر نہیں۔'' اس نے کہا: '' پھر تمہاری شکست اور ان کی فتح کا سبب کیا ہے؟'' کچھ سرداروں نے اپنی صفائی میں حیلے بہانے تراشے مگر بادشاہ کو مطمئن نہ کر سکے۔ آخر ان کے تجربہ کار اور دانش مند لوگوں نے بتایا: '' کہ ہماری قوم رعایا پر ظلم کرتی، شراب پیتی اور لوگوں کی عزتیں برباد کرتی ہے۔ جب کہ مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ((هُمْ بِاللَّيْلِ رُهْبَانٌ وَبِالنَّهَارِ فُرْسَانٌ)) جب رات ہوتی ہے تو وہ مصلی پر سوار راہب ہوتے ہیں اور جب دن ہوتا ہے تو گھوڑوں کی پشتوں پر سوار مجاہد ہوتے ہیں۔'' بادشاہ نے کہا: '' تم درست کہہ رہے ہو اصل بات یہی ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ لوگ اصل زاہد تھے۔ دنیا سے بے رغبت، موت کو موت کی جگہوں میں تلاش کرنے والے شہادت کے شوق سے سرشار، اللہ کی بندگی اللہ کی رضا کے لئے، اس کی جنت حاصل کرنے اور اس کی جہنم سے بچنے کیلئے، اپنے ہر کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کرنے والے۔ ان کی خارا شگاف تلواروں کے سامنے نہ یہودی ٹھہر سکے نہ عیسائی نہ مجوسی، ان کے مقابلے میں نہ ایرانی سلطنت قائم رہ سکی نہ رومی نہ مشرکین عرب وعجم، کیونکہ ان لوگوں کی تربیت، ان کی تعلیم، ان کا تزکیہ نفس، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہوا تھا۔ لیکن افسوس کہ بعد میں آنے والے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا راستہ چھوڑ دیا۔ وہ اس دین پر قانع نہ رہے جو آسمانوں سے آیا تھا۔ ان کا حال بھی وہی ہوا جو بنی اسرائیل کا ہوا تھا۔ سوائے چند لوگوں کے جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل رہا اور جنہوں نے کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔

وہ چیزیں جن میں مسلمان پہلی امتوں کے نقشِ قدم پر چل نکلے:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقیناً تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کے پیچھے چل پڑو گے۔ جس طرح بالشت بالشت کے ساتھ اور ہاتھ ہاتھ کے ساتھ (برابر ہوتا ہے)۔ حتی کہ اگر انہوں نے کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہونے کا (بیہودہ اور فضول) کام کیا تو تم ان کے پیچھے چلو گے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: "یا رسول اللہ! اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں؟" آپ نے فرمایا: "اور کون مراد ہیں؟"

یہودیوں اور عیسائیوں نے جب اپنے رسولوں کی تعلیمات پر عمل چھوڑا تو ان میں نمایاں

(۸۶) صحیح بخاری = کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ : باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لتتبعن سنن من کان قبلکم" ۔ رقم الحدیث: ۷۳۲۰۔ ص: ۱۵۳۴۔ و ایضاً کتاب أحادیث الانبیاء : باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ۔ رقم الحدیث: ۳۴۵۶۔ ص: ۷۱۱ ' صحیح مسلم = کتاب العلم۔ ص: ۱۶ / ۲۱۹ ' مسند احمد= ۳ / ۸۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چیزیں جو آئیں وہ یہ تھیں:

الف:۔ اپنے انبیاء کی تعظیم میں غلو، حتی کہ انہیں الہ بنا دیا:

''یہودیوں نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔''

ب:۔ اپنے عالموں اور راہبوں کو رب بنا لینا:

''انہوں نے اپنے عالموں اور راہبوں کو اللہ کے علاوہ رب بنا لیا اور مسیح بن مریم کو (بھی)''

ج:۔ قبر پرستی:

''عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس

(۸۷) التوبة= ۹/ ۳۰
(۸۸) التوبة= ۹/ ۳۱
(۸۹) صحیح بخاری = کتاب الجنائز: باب ما یکره من اتخاذ المساجد علی القبر۔ رقم الحدیث:۱۳۳۰ ص:۲۶۱۔ و ایضاً : رقم الحدیث:۱۳۹۰۔ص:۲۷۴' صحیح مسلم=کتاب المساجد: باب النهی عن بناء المسجد علی القبور۔ ص:۶/ ۱۲' نسائی= کتاب الجنائز : باب اتخاذ القبور مساجد رقم الحدیث: ۱۹۳۳۔۱۹۳۴۔ص:۲/۴۳۹'دارمی=کتاب الصلوٰة : باب النهی عن اتخاذ القبور مساجد۔ رقم الحدیث: ۱۴۱ص:۱/ ۲۲۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیماری میں، جس سے تندرست نہیں ہوئے، فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود ونصاری پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

صحیح مسلم میں جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یادرکھو جولوگ تم سے پہلے تھے اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کوسجدہ گاہ بناتے تھے جبکہ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

د:۔ جادو، ٹونے، ٹوٹکے اور سفلی علوم کے پیچھے لگ جانا:

''اور وہ (یہودی) اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیطان سلیمان علیہ السلام کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ چیز جو بابل میں ہاروت اور ماروت دوفرشتوں پر نازل کی گئی اور وہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے تھے۔ یہاں تک کہ کہتے ہم تو صرف آزمائش ہیں پس تُو (جادو سیکھ کر) کفر نہ کر (لیکن اس کے باوجود) وہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے۔''

ہ:۔ رہبانیت یعنی اللہ تعالیٰ کوخوش کرنے کے لئے اپنے پیغمبروں کی تعلیمات چھوڑ کر ذکر وعبادت کے خود ساختہ طریقے اختیار کرنا اور دنیا چھوڑ کر کٹیاؤں

(۹۰) صحیح مسلم= کتاب المساجد : باب النهی عن بناء المسجد علی القبور۔ ص:٦/١٣

(۹۱) البقرہ=٢/١٠٢

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور جنگلوں میں ڈیرے لگا لینا:

’’اور رہبانیت کو انہوں نے خود ایجاد کیا، ہم نے اسے ان پر نہیں لکھا تھا مگر تلاش کرنے کیلئے اللہ کی رضا کو۔‘‘

و:۔ اپنے اور اپنے علماء کے فتوؤں اور اجتہادوں کو اللہ کا دین بنا کر پیش کرنا:

’’اور ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنی زبانوں کو کتاب کے ساتھ پھیرتے ہیں تا کہ تم اسے کتاب سمجھو حالانکہ وہ کتاب نہیں ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور وہ اللہ پر جھوٹ کہتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔‘‘

ز:۔ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھانا مثلاً سود اور رشوت کے ذریعے، پیری اور درویشی کی دھونس جما کر اور دھوکہ دہی کے ساتھ اور اللہ کی بتائی ہوئی سیدھی راہ کتاب وسنت اور جہاد سے لوگوں کو روکنا:

(۹۲) الحدید= ۵۷/ ۲۷

(۹۳) آل عمران=۳/ ۷۸

(۹۴) التوبة=۹/ ۳۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! بیشک بہت سے عالم اور درویش لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔"

اب آپ ملاحظہ فرمائیں ان میں سے کون سی چیز ہے جو مسلمانوں میں نہیں آئی ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اتنا غلو کیا گیا کہ انہیں تمام صفات الٰہی کا حامل بنا دیا گیا۔ عالم الغیب، مختار کل، بظاہر بندہ لیکن حقیقت میں خود پروردگار، اماموں اور ولیوں کو انبیاء سے بڑھا دیا گیا۔مردہ پرستی، قبر پرستی، غیروں کو پکارنا، دور دور سے ان کے نام کے جانور ساتھ لئے کان چھدوا کر، جھنڈے اٹھائے ہوئے، ڈھول پیٹتے رقص کرتے، دھمالیں ڈالتے ہوئے، کوئی داتا کی قبر کی طرف جا رہا ہے، کوئی دستگیر کی طرف، کوئی گنج شکر کی قبر کے دروازے سے گزر کر بہشتی بننے جا رہا ہے، کوئی بری امام کی طرف جا رہا ہے، ان لوگوں کی بزرگی کے قصے تصنیف ہو رہے ہیں، رہبانیت کو ولایت قرار دیا جا رہا ہے۔ خانقاہوں، تکیوں میں معرفت و ولایت کے نام پر اللہ کے بندوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ مطلب برآری کے لئے جادو، عملیات اور ٹونے ٹوٹکے چل رہے ہیں، خودساختہ مسائل اور اوراد و وظائف کو اللہ کا دین قرار دیا جا رہا ہے، جہاد ختم کر دیا گیا ہے، خودساختہ وظائف اور رہبانیت کو نفس کا جہاد قرار دے کر جہاد اکبر باور کروایا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں ہم پر لازم ہے کہ ہم لوگوں کو آگاہ کریں کہ دین حق کے اس محکم قلعہ میں نقب کہاں کہاں سے لگی اور اس نقب کو بند کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

تزکیہ نفس اور تصوف

تزکیۂ نفس کا دوسرا طریقہ وہ ہے جسے تصوف کہا جاتا ہے جو کتاب وسنت سے بالکل الگ ایک نیا طریقہ ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ پہلی امتوں کے برعکس امت محمدیہ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والا دین مکمل طور پر قرآن وحدیث کی صورت میں محفوظ ہے۔ اگر انہیں دل و جان سے تسلیم کیا جائے تو کوئی نئی بات بطور دین چل ہی نہیں سکتی، نہ کوئی جدید فرقہ بن سکتا ہے۔ اس لئے دین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں رخنہ ڈالنے والا ہر شخص کسی نہ کسی طرح ان دونوں سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ خواہ قرآن مجید اور حدیث میں نقص نکال کر جان چھڑائے۔ خواہ کسی شخصیت کے بلند مرتبہ کی آڑ لے کر اس کی بات کو قرآن وحدیث پر مقدم کرے۔

اس امت میں سب سے زیادہ یہ چیز رافضی اور باطنی لوگوں میں پائی جاتی ہے مگر اس وقت یہ میرا موضوع نہیں۔ بلکہ میرا موضوع تصوف ہے جس نے تزکیہ نفس' دل کی صفائی اور قرب الٰہی کے نام پر ایک بالکل ہی نیا دین ایجاد کر ڈالا۔ اگرچہ اس کا تعلق بھی آخر کار رفض اور باطنیت سے ہی جا ملتا ہے۔

ہمارے ملک میں بیشمار گدی نشین اور بہت سے گروہ دین تصوف پھیلانے میں دن رات کوشاں ہیں اور ان میں سب سے منظّم طریقے کے ساتھ تبلیغی جماعت گھر گھر پہنچ کر لوگوں کو کتاب وسنت کے نام پر اس دین میں داخل کر رہی ہے۔ اس لئے میں آج تصوف کے علمبردار دوسرے بزرگوں کے علاوہ خاص طور پر تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولانا زکریا کی کتابوں میں سے دین تصوف کی وضاحت کروں گا۔ ان کی کتابیں فضائل نماز، فضائل ذکر، فضائل درود، فضائل صدقات، فضائل حج وغیرہ تبلیغی جماعت کے لئے لکھی گئی ہیں اور ان کے ہاں انہیں کا درس ہوتا ہے اور تعلیمی حلقوں میں انہیں کو پڑھا جاتا ہے۔

تصوف کی بنیاد:

تصوف کی بنیاد یہ ہے کہ صحابہ کرام کے بعد دل کی صفائی کیلئے ذکر وعبادت کے وہ طریقے کافی نہیں جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں اس کے لئے نئے طریقے ایجاد کرنے کی ضرورت ہے۔

شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب ایک مقام پر فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے قوت قلبیہ اعلیٰ درجہ پر حاصل تھی تو ان کو ضربیں لگانے کی ضرورت پیش نہ آئی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

علیہ وسلم کے زمانے سے جتنا بُعد ہوتا گیا۔ اتنی ہی قلب کے لئے اس مقوی قلب خمیرہ کی ضرورت بڑھتی گئی۔"(۹۵)

اس سے معلوم ہوا کہ نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضربیں لگاتے تھے، نہ صحابہ کرام اور نہ انہیں ضربیں لگانے کی ضرورت تھی۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی صفائی کے جو طریقے بتائے تھے کافی نہ رہے، بعد والوں کے دل کی تقویت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بتا کر نہیں گئے تھے، اس لئے ضربیں لگانے کا طریقہ ایجاد کیا گیا۔ یہی تصوف ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے جدا ایک بالکل ہی نیا دین ہے۔ اور جس میں اللہ کے اس فرمان کی نفی کی گئی ہے:

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔"

یہ دین تصوف چند چیزوں کا مجموعہ ہے جو سب کی سب دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سراسر خلاف ہیں۔ میں ان میں سے چند چیزیں عرض کروں گا۔

تصوف کا پہلا سبق

مرشد پکڑنا:

اسلام میں آپ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کسی بھی عالم سے پوچھ سکتے ہیں اور اگر معلوم ہو جائے کہ عالم نے جو مسئلہ بتایا ہے قرآن وسنت کے خلاف ہے تو عالم کی بات پر عمل نہیں ہوگا بلکہ کتاب وسنت پر عمل ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور

(۹۵) فضائل ذکر = باب اول : حدیث نمبر ۱٤ کی تشریح
(۹٦) المائدہ = ۵/ ۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تابعین نے صرف بیعت خلافت کی ہے یا بیعت جہاد۔اس کے علاوہ کسی نے کسی کو مرید بنایا ہو کہیں ثابت نہیں۔ ورنہ بے شمار گدیاں وجود میں آ جاتیں۔امیر کی اطاعت اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہے۔ وہ بھی اس وقت تک ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خالق کی نافرمانی میں کسی انسان کا حکم نہیں مانا جائے گا۔اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہے''

جب کہ تصوف کا پہلا سبق یہ ہے کہ آپ کسی مرشد کی بیعت کریں اور اپنا آپ مرشد کے حوالے کردیں۔ مرشد یہ عہد لیتا ہے کہ میں جو بات کروں درست ہو یا غلط تم انکار نہیں کروگے۔ پہلے فقہی تقلید کا رونا تھا کہ جو مقلد کسی امام کی تقلید کرتا ہے،اس کے امام کی بات قرآن وحدیث کے خلاف ثابت ہوبھی جائے تو وہ امام کی بات نہیں چھوڑتا۔جس سے ایک دین کی بجائے چار مستقل مذہب بن گئے۔مگر اب ہر مرشد کا اپنا حکم ہے ، جو چاہے کہے ،مرید کی سعادت وکامیابی اسے ماننے میں ہے ،خواہ وہ قرآن وسنت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ تصوف کی رو سے مرشد کا حکم قرآن وسنت کے خلاف ہوتا ہی نہیں۔ مرشد کا کوئی حکم غلط نہیں مرید کی سمجھ کا قصور ہے۔حافظ شیرازی کہہ گئے ہیں:

بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود زراہ ورسم منزلہا

اگر پیر مغاں کہتا ہے مصلے کو شراب سے رنگ لو تو رنگ لو کیونکہ سالک منزلوں کی راہ ورسم سے بے خبر نہیں ہوتا۔

---

(۹۷) مسند طیالسی =ص:۱۷' ابن ابی شیبة:۱۲/۵٤٦'تفسیرالدرالمنثور للسیوطی=۲/۱۷۷' تاریخ:۳/۱٤۵'۱۰/۲۲' تاریخ اصفهان :۱/۱۳۳' مسند احمد=۵/٦٦' انظر الصحیح .رقم:۱۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب لکھتے ہیں:

شیخ اکبر تحریر فرماتے ہیں کہ اگر تیرے کام دوسرے کی مرضی کے تابع نہیں ہوتے تو تُو کبھی بھی اپنے نفس کی خواہشات سے انتقال نہیں کرسکتا، گو عمر بھر مجاہدے کرتا رہے۔ لہٰذا جب بھی تجھے کوئی ایسا شخص ملے جس کا احترام تیرے دل میں ہو اس کی خدمت گزاری کر، اس کے سامنے مردہ بن کر رہ کہ وہ تجھ میں جس طرح چاہے تصرف کرے اور تیری اپنی کوئی بھی خواہش نہ رہے۔ اس کے حکم کی تعمیل میں جلدی کر اور جس چیز سے روکے اس سے احتراز کر، اگر پیشہ کرنے کا حکم کرے پیشہ کر مگر اس کے حکم سے نہ کہ اپنی رائے سے، بیٹھ جانے کا حکم کرے تو بیٹھ جا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں سعی کر تا کہ تیری ذات کو اللہ کے ساتھ ملا دے۔ (۹۸)

مرشد کی تلاش، پھر اسکے سامنے مردہ بن کر رہنا کہ وہ جس طرح چاہے مرید میں تصرف کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں تو کہیں ان چیزوں کا ذکر نہیں ملتا، یہاں تو امت کی وحدت کیلئے صرف خلیفہ کی بیعت ہے اور امیر کی اطاعت۔ اس لئے شیخ الحدیث نے اس نصیحت کیلئے کوئی آیت یا حدیث نہیں لکھی۔ شیخ اکبر کا فرمان تحریر کیا ہے جو وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والا مشہور صوفی ہے۔

اپنے نام کا کلمہ پڑھوانا:

ہمارے متحدہ ہندوستان میں خانقاہوں اور مقبروں کا ایک سلسلہ چلتا ہے۔ دہلی کے خواجہ نظام الدین اولیاء، ان کے مرشد پاکپتن کے خواجہ فرید الدین شکر گنج، ان کے مرشد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور ان کے مرشد شیخ معین الدین اجمیری۔ کہا جاتا ہے کہ ہند میں صوفیاء نے اسلام پھیلایا مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب حضرات تو تصوف پھیلانے والے ہیں۔ ان سب کے

(۹۸) فضائل تبلیغ فصل سابع= ص:٦٣١

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہاں پہلا سبق یہ ہے کہ مرشد جو کچھ تم سے کہے انکار نہیں کرنا۔

خواجہ فرید الدین شکر گنج نے اپنے مرشد بختیار کاکی سے وقتاً فوقتاً جو کچھ سنا۔ ''فوائد السالکین ''، کے نام سے مرتب کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:

''پھر (بختیار کاکی) فرمانے لگے کہ: ایک مرتبہ میں شیخ معین الدین کی خدمت میں حاضر تھا اور اہل صفہ بھی تھے، اولیاء کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پابوسی (قدم چومنا) کی۔ آپ نے اس کو بٹھا لیا۔ اس نے عرض کیا کہ: ''میں مرید ہونے آیا ہوں۔'' فرمایا: ''جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا۔ اگر یہ شرط منظور ہے تو بے شک میں مرید کرلوں گا۔ اس نے کہا: ''جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا۔'' آپ نے فرمایا: '' تُو کلمہ اس طرح پڑھتا ہے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ،،۔ ایک بار اس طرح پڑھ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ چِشْتِی رَسُوْلُ اللّٰہِ،،۔ چونکہ راسخ العقیدہ تھا اس نے فوراً پڑھ دیا۔ خواجہ نے اس سے بیعت لی اور بہت کچھ خلعت ونعمت عطا کی اور فرمایا: ''میں نے فقط تیرا امتحان لیا تھا کہ تجھ کو مجھ سے کس قدر عقیدت ہے۔ ورنہ میرا مقصود یہ نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ پڑھواؤں۔ میں کون اور کیا چیز ہوں؟ ایک ادنی بندگان وغلامان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں۔ حکم وہی ہے جو تو اول سے کہتا ہے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ '' اس بات سے تیری صدق عقیدت معلوم ہوئی، اب تو میرا مرید صادق ہوا، مرید کو ایسا ہی چاہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق وراسخ ہو' (۹۹)

گویا عقیدت کا امتحان مرشد کے نام کا کلمہ پڑھنے سے ہوتا ہے۔ اب جو شخص کلمہ پڑھ رہا ہے بھلا مرشد کے کسی اور حکم سے سر پھیر سکتا ہے اور کلمہ پڑھوانے کے بعد امتحان کا عذر اور اپنی کسر نفسی کا اظہار بھی خوب ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو خطرہ تھا لوگ یہ کہنا نہ شروع کر دیں کہ شیخ نے دعویٰ نبوت کر دیا ہے۔ اب اگرچہ صاف لفظوں میں نبوت کا دعویٰ نہیں لیکن یہ عہد کہ جو کچھ ہم کہیں گے

(۹۹) فوائد السالکین ص: ۱۲۶-۱۲۷۔ ملفوظات= قطب الدین بختیار کاکی مرتبہ فرید الدین گنج ترجمہ غلام احمد بریاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرے گا، صرف نبی کو ہی دیا جا سکتا ہے، کسی اور کا یہ مقام ہی نہیں۔

اب خواجہ نظام الدین اولیاء کا فرمان سنیئے:

(خواجہ نظام الدین اولیاء نے) زبان مبارک سے ارشاد کیا کہ شیخ کا فرمان رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کی طرح ہوتا ہے۔

اس وقت آپ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص شیخ شبلی کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں آپ کا مرید ہونا چاہتا ہوں۔ شیخ شبلی نے کہا: ''میں اس شرط پر تمہیں مرید بنانا قبول کروں گا کہ جو میں حکم دوں گا تم وہ کرو گے۔'' مرید نے کہا: ''میں ایسا ہی کروں گا۔'' شبلی نے اس سے پوچھا: ''تم کلمہ طیبہ کس طرح پڑھتے ہو؟'' مرید نے کہا: ''میں اس طرح پڑھتا ہوں: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ،، شبلی کہنے لگے: ''اب اس طرح پڑھو: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شِبْلِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ،، مرید نے فی الفور اسی طرح پڑھ دیا۔ بعد ازاں شبلی رحمہ اللہ نے کہا: ''شبلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہیں۔ میں تیرے اعتقاد کا امتحان کر رہا تھا۔'' (۱۰۰)

اپنے نام کا کلمہ پڑھوانے کے بعد یہ کہہ بھی دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں اور اللہ کے رسول وہی ہیں تو کیا فرق پڑا۔ جب کہ وہ شرط اپنی جگہ قائم ہے کہ جو حکم دوں گا تم وہ کرو گے۔

دیکھئے! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اللہ کی نافرنی کا حکم دے سکتے ہیں، کبھی غلط کام کے لئے کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اس کے باوجود سورۃ الممتحنه میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی بیعت کا ذکر فرمایا' اس کے آخر میں کیا فرمایا؟ ((وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِي مَعْرُوْفٍ)) کسی معروف (اچھے کام) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ (۱۰۱)

(۱۰۰) فوائد الفؤاد = ص: ۴۰۴۔ ملفوظات = خواجہ نظام الدین اولیاء مرتبہ خواجہ حسن دھلوی ترجمہ پروفیسر محمد سرور۔ علماء اکیڈمی اوقاف پنجاب لاہور

(۱۰۱) سورة الممتحنة = ۶۰/۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات ہی معروف ہے، ہر بات ہی درست ہے کیونکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ نگرانی ہو رہی ہے۔ پھر بھی ساتھ یہ الفاظ ذکر فرمائے۔اور یہاں تو ہر بات درست ہے بھی نہیں پھر بھی شرط لگائی جا رہی ہے کہ تم نے ہر بات ماننی ہے خواہ تم سے پیر کی رسالت کا اقرار ہی کروایا جائے۔اس قسم کی شرط قبول کرنے کے بعد ایک شخص مرید ہوتا ہے اب اگر وہ کسی کام میں مرشد کے حکم پر کتاب وسنت کی مخالفت کرے تو کیا آپ اسے ہٹا سکتے ہیں۔وہ دیکھتا ہے کہ مرشد جو کام کر رہا ہے غلط ہے مگر نہ اسے روک سکتا ہے نہ خود وہ کام غلط سمجھنے کے باوجود چھوڑ سکتا ہے۔

پیر کو سجدہ کرنا:

خواجہ حسن دہلوی خواجہ نظام الدین اولیاء کی ایک مجلس بیان کرتے ہیں:

پھر کچھ دیر اس بارے میں گفتگو رہی کہ مرید حضرت مخدوم کی خدمت میں آتے ہیں اور آپ کے سامنے سر زمین پر رکھتے ہیں۔حضرت خواجہ (اللہ آپ کا ذکر بھلائی سے کرے) نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کو اس سے منع کروں لیکن چونکہ میں نے خود اپنے شیخ (شیخ الاسلام فرید الدین) کے سامنے اسی طرح کیا ہے اس لئے میں منع نہیں کرتا۔(۱۰۲)

اب قرآن مجید لاکھ کہے اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ نہ کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک مخلوق کو سجدہ کرنے سے منع کریں مگر پیر کے عمل کے سامنے سب بے حیثیت ہیں۔

ہمارے ایک سید صاحب تصوف کی لذت، چاشنی اور جذب وشوق کے بہت دلدادہ تھے وہ یہ چیزیں حاصل کرنے کے لئے مرشد تلاش کرتے رہے آخر سرحد یا بلوچستان کے کسی دیوبندی پیر پران کا دل جم گیا۔انہوں نے بیعت کر لی اور اس سے ضربیں لگانے کا طریقہ سیکھ کر ضربیں لگانی شروع کر دیں۔اس سے ان کی طبعیت میں بہت ذوق اور لذت پیدا ہوگئی۔ان کے معتقد ایک

(۱۰۲) فوائد الفواد=۴۳۰۔ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء مرتبہ خواجہ حسن دہلوی ترجمہ پروفیسر محمد سرور علماء اکیڈمی لاہور۱۹۷۳ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نوجوان عالم نے ایک دن عرض کیا کہ سید صاحب کسی دن ہمیں اپنے پیر کی زیارت تو کروائیں جن کے فیض سے آپ میں یہ چیزیں پیدا ہوئی ہیں قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے اور کہنے لگے: ''نہیں اپنا پیر تمہیں نہیں دکھاؤں گا تم نے اگر ان کی نماز دیکھ لی تو بدظن ہو جاؤ گے۔''

اللہ کے بندے نے ایسا شخص مرشد بنالیا جو نماز ہی درست نہیں پڑھتا تھا۔ ایک آدمی دن رات بہت ذکر کرتا ہے مگر نماز پڑھتا ہے تو اس بے دردی سے اسے نمٹاتا ہے جس طرح کوئی ردی چیز پھینکی جاتی ہے۔ بتاؤ اس ذکر کا کیا فائدہ اور مرشد کس کام کا؟ مگر تصوف کا تو پہلا سبق ہی یہی ہے کہ مرشد کا ہر کام درست ہے اور وہ جو کچھ کہے خواہ غلط ہو یا درست ماننا لازم ہے۔ حتیٰ کہ تصوف کے بڑے بڑے پیشوا اپنے مریدوں کے صدق عقیدت کا امتحان اپنے نام کا کلمہ پڑھوا کر لیتے ہیں۔

تصوف کا دوسرا سبق

تصورِ شیخ:

تصوف کا دوسرا سبق تصورِ شیخ ہے۔ مرشد کہتا ہے کہ میں نے تمہیں اللہ تک پہنچانا ہے۔ چونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں۔ مرشد کے ذریعے سے ہی اللہ تک پہنچ سکتے ہو۔ اس لئے تم جو ذکر کرو گے میرا تصور تمہارے سامنے ہوگا۔ دن ہو یا رات، آنکھیں بند ہوں یا کھلی۔ تمہاری آنکھیں کھلی بھی ہوں تو ایسا نقش پکانا ہے کہ ہر جگہ مرشد نظر آئے۔ اسی قسم کا ایک مرید کہتا ہے:

یہ غضب کیا تیری یاد نے، مجھے آ ستایا نماز میں
میرے وہ بھی سجدے قضاء ہوئے، جو ادا ہوئے تھے نماز میں

اب یہ حال ہو جاتا ہے کہ نماز بھی پڑھتا ہے تو مرشد کی تصویر سامنے ہے اور پھر جب وہ تصویر ہر وقت سامنے رہتی ہے تو اس کی ایسی محبت دل میں بیٹھتی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کا حق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''بعض لوگ اللہ کے علاوہ ایسے شریک بناتے ہیں کہ ان سے اللہ کی محبت جیسی محبت کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ، جو ایمان لائے، اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔''

انتہائی درجے کی محبت جس کے ساتھ انتہائی عاجزی ہو یہی تو عبادت ہے اور ہر وقت کسی کی یاد دل میں ہو یہ تو صرف اللہ کا مقام ہے۔ اگر کسی بندے کو دے دیا تو اللہ کا مقام چھین کر مخلوق کو دے دیا۔

علمائے دیوبند میں سے اکثر حضرات تصور شیخ کے شرک میں گرفتار ہیں۔ اس سلسلے کے مشہور ترین علماء مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ سب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مرید ہیں اور یہ حضرت اپنے مریدوں کو یہی تعلیم دیتے تھے۔ کہ تم نے ہر وقت میرا تصور اپنے سامنے رکھنا ہے۔

چنانچہ اس وقت میرے پاس کتاب ہے جس کا نام ''ارواح ثلاثہ'' ہے اس میں دیوبندی علماء کے حالات وواقعات لکھے ہوئے ہیں۔ دراصل یہ تین کتابوں کا مجموعہ ہے جو مولانا تھانوی نے یکجا کر دی ہیں۔ اس میں شامل کتاب امیر الروایات میں امیر شاہ خاں راوی ہیں کہ:

ایک دفعہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جوش میں تھے اور تصور شیخ کا مسئلہ درپیش تھا۔ فرمایا: ''کہہ دوں؟'' عرض کیا گیا کہ ''فرمائیے'' پھر فرمایا ''کہہ دوں؟'' عرض کیا گیا: ''فرمائیے۔'' پھر فرمایا: ''کہہ دوں؟'' عرض کیا گیا: ''فرمائیے۔'' تو فرمایا: ''تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا ہے اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔''(١٠٤)

ہر کام مرشد سے پوچھ کر کرنے کی حقیقت:

ذرا غور فرمائیے! دو باتیں کہی ہیں ایک یہ کہ تین سال کامل ان کا چہرہ دل میں رہا ہے۔

---

(١٠٣) البقرہ=٢/١٦٥

(١٠٤) ارواح ثلاثة= حکایت ٣٠٦۔ص:٢٦٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسری یہ کہ اتنا عرصہ ہر کام ان سے پوچھ کر کیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے ہر کام ان سے کس طرح پوچھا؟ کیا وہ ہر وقت آپ کے پاس رہتے تھے یا وہ عالم الغیب تھے؟ صاف ظاہر ہے نہ وہ ہر وقت آپ کے پاس رہتے تھے نہ عالم الغیب تھے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہر وقت کے تصور سے دل میں یہ عقیدہ بیٹھ گیا کہ میرا شیخ ہر وقت میرے ساتھ رہتا ہے۔ مسلسل تصور نے یہ کیفیت پیدا کر دی کہ شیخ نظر بھی آنے لگا اور اس سے باتیں بھی ہونے لگیں۔ حالانکہ نہ شیخ وہاں موجود، نہ اسے ان کے حالات کی کچھ خبر، نہ انہوں نے شیخ سے کچھ پوچھا، نہ شیخ نے کچھ بتایا۔ یہ سب کچھ اپنے تصور کے ساتھ ہو رہا ہے، اس سے باتیں ہو رہی ہیں۔ اس کی طرف سے جواب آ رہا ہے، بت پرستوں کا بھی یہی حال تھا۔ قرآن کہتا ہے:

''یہ لوگ صرف اپنے گمان (خود ساختہ تصورات) اور اپنی خواہش نفس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔''

حقیقت میں تم کسی امداد اللہ سے نہیں پوچھ رہے، نہ وہ تمہیں کچھ بتا رہے ہیں بلکہ اپنی خواہش نفس اور تصور سے پوچھ رہے ہو؟ تمہارا نفس تمہیں دھوکے میں مبتلا کر رہا ہے یا شیطان تمہیں دھوکہ دے رہا ہے۔

امیر شاہ خاں صاحب لکھتے ہیں:

''پھر اور جوش آیا فرمایا: ''کہہ دوں؟'' عرض کیا گیا کہ: ''حضرت ضرور فرمائیے۔''

''فرمایا کہ اتنے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات بغیر آپ کے پوچھے نہیں کی۔ (۱۰۶)

اب کوئی شخص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات پوچھ سکتا ہے؟ کیا سمجھے کہ اتنے سال تک حضرت گنگوہی نے جو کام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر کیا۔ سبحان اللہ! کیا

---

(۱۰۵) النجم=۵۳/۲۳

(۱۰۶) ارواح الثلاثہ=۳۰۲۔ص:۲۶۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شان ہے اور کیا مقام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی براہ راست ملاقات ہے اور ہر کام آپ سے پوچھ کر کر رہے ہیں۔ یہ مقام تو کسی صحابی کو بھی حاصل نہ ہو سکا کہ وفات کے بعد آپ سے براہ راست ملاقات ہوتی اور آپ سے پوچھے بغیر کوئی کام نہ کرتا۔

ہم تو دیکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ وہ کہتی تھیں مجھے میراث ملنی چاہئے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کا ورثہ تقسیم نہیں ہوتا۔ اگر پوچھا جا سکتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے۔ یا فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی اپنے ابا سے پوچھ لیتیں۔

انصار و مہاجرین میں اختلاف ہو گیا کہ خلیفہ کون ہو؟ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن بھی نہیں ہوئے تھے۔ آپ سے جا کر پوچھ لیتے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں؟

زکاۃ دینے سے انکار کرنے والوں سے لڑنے کے متعلق بعض صحابہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا حکم کیا ہے؟ ان سب صورتوں میں صحابہ نے قرآن و سنت کے ساتھ فیصلہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر نہیں پوچھا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر معاملہ کتنا پھیلا؟ ایک طرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ دوسری طرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور طلحہ وزبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ہزاروں قتل ہو گئے یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص ساتھی اور راز دار تھے۔کوئی ایک ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتا کہ ہم کیا کریں، مگر کوئی نہ پوچھ سکا۔

پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھئے! ایک آپ کا داماد ہے دوسرا بیوی کا بھائی۔ علی رضی اللہ عنہ پوچھ لیتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بتائیں معاویہ رضی اللہ عنہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لڑوں یا نہ لڑوں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ پوچھ لیتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ سے یہ جھگڑا جاری رکھوں یا چھوڑ دوں؟ جنگ صفین میں تیس ہزار کے قریب مسلمان قتل ہو گئے۔ آخر دونوں نے ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو فیصلے کا حکم تسلیم کیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ سکتے تو انہیں حکم (فیصل) کیوں مانا۔ براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کیوں نہ کروایا؟

کئی لوگ کہتے ہیں: عام لوگوں کو جاگتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وملاقات اور گفتگو کا شرف حاصل نہیں ہوتا، صرف خاص لوگوں کو ہوتا ہے۔ مگر میرے بھائیو! ابوبکر، عمر، عثمان، علی، معاویہ، فاطمہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصی تعلق رکھنے والا کون ہوسکتا ہے؟ انہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ قدرت حاصل نہ ہوئی اور یہ قدرت حاصل ہوئی تو ہندوستان میں رہنے والے مشائخ کو حاصل ہوئی۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام کے دین پر نہیں بلکہ ایک نئے دین پر چل رہے تھے جس میں اپنے باندھے ہوئے تصور ہی کو حقیقت سمجھ لیا جاتا ہے اور اپنے خیال سے گفتگو کو رسول اللہ سے گفتگو قرار دیا جاتا ہے۔

آگے مزید لکھا ہے:

> ''یہ کہہ کر اور جوش ہوا۔ فرمایا: ''اور کہہ دوں'' عرض کیا گیا کہ: ''فرمائیے۔'' مگر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ ''بس رہنے دو'' اگلے روز بہت سے اصراروں کے بعد فرمایا: ''بھائی پھر احسان کا رتبہ رہا۔''(۱۰۷)

اصل بات پتہ ہے کیا ہے؟ پہلے تین سال کامل مرشد کا نقشہ ذہن میں رہا۔ اب ذہن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش لانا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا نہیں

---

(۱۰۷) ارواح ثلاثۃ = حکایت:۳۰۶۔ص:۲۶۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جونقشہ ذہن میں جگہ پکڑ چکا مرشد کا نقشہ تھا۔اب شیخ کے کہنے کی دیر تھی کہ ذہن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشہ رکھو وہی نقش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش بن گیا۔یہی تصوف ہے اسی کو طریقت کہتے ہیں، پہلے فنا فی الشیخ' اس سے آگے فنا فی الرسول اور اس سے آگے فنا فی اللہ کی منزل۔

اس کی ابتداء مرشد کے تصور کو اپنے اوپر مسلط کرنے سے ہوتی ہے۔ ہر چیز میں مرشد نظر آتا ہے۔پھر وہی تصور رسول اور پھر خدا بن جاتا ہے۔چونکہ تصور ہر جگہ نظر آرہا ہوتا ہے اس لئے ہر چیز میں خدا دکھائی دیتا ہے۔پھر ہر چیز ہی خدا نظر آتی ہے۔یہی وحدۃ الوجود کی منزل ہے جس کے بعد شریعت کے احکام بالکل بے معنی ہو جاتے ہیں۔

ایک ذاتی تجربہ:

طالب علمی میں مجھے بھی ورد و وظائف کا اور کرشمے، کرامات دیکھنے اور حاصل کرنے کا شوق تھا۔رائے ونڈ کے قریب ایک گاؤں میں ایک صوفی صاحب رہتے تھے، میں ان کی شہرت سن کر ذکر سیکھنے کے لئے ان کے پاس گیا۔انہوں نے کہا:''دیکھو! فلاں اہلحدیث بزرگ ہے بڑا عالم وذاکر ہے مگر کبھی اس سے کوئی کرامت ظاہر ہوئی ہے؟ فلاں سے ظاہر ہوئی؟ ہرگز نہیں اگر کرامت چاہتے ہو تو مرشد کا دامن پکڑنا پڑے گا۔''نو جوانوں کو شوق تو ہوتا ہی ہے۔ میں نے کہا:''ٹھیک ہے فرمائیے!''انہوں نے فرمایا:﴿ قل هو الله احد ﴾ کا وظیفہ کرنا ہے مگر یہ وظیفہ تو سبھی کرتے ہیں۔خاص بات یہ ہے کہ اس کے ساتھ تم نے میرا تصور رکھنا ہے۔''میں اس وقت قرآن مجید کا ترجمہ اور کچھ حدیث پڑھ چکا تھا۔دل نے تسلیم ہی نہیں کیا﴿قل هو الله احد﴾ (کہہ دے وہ اللہ ایک ہے) کے الفاظ زبان پر ہوں اور دل میں تصور غیر اللہ کا ہو، کرامت نہیں ملتی تو نہ ملے مگر یہ ظلم گوارہ نہیں۔الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمائی اور میں اس جال میں پھنسنے سے بچ گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسرا ذاتی تجربہ:

میں آپ کو ایک اور ذاتی تجربہ بیان کرتا ہوں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں صحیح بخاری پڑھتا تھا۔ ایک صاحب نے مجھے وظیفہ بتایا کہ تم نے چالیس دن فلاں عمل کرنا ہے بیس دن تک تمہیں ڈراؤنی چیزیں نظر آنی شروع ہو جائیں گی۔ تم نے ڈرنا نہیں، ایک دائرہ کھینچ کر بیٹھنا ہے۔ اس کے بعد جب تیس دن گزر جائیں گے تو تمہیں خوبصورت چیزیں نظر آنا شروع ہوں گی، ان سے بھی نہیں ڈرنا۔ جب چالیس دن پورے ہوں تو ایک مؤکل آئے گا، تم اس سے عہد و پیمان لے کر اپنا تابع بنالینا۔ مجھے بھی مؤکل تابع کرنے کا شوق تھا اور خود ساختہ وظائف کی کتابیں پڑھنے والے اکثر نوجوانوں میں یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی اس وظیفہ بتانے والے نے کہا: ''دیکھو اگر وظیفے کے دوران تم کوئی گناہ یا غلطی کرو گے تو میں تمہیں تھپڑ لگاؤں گا۔'' اس وقت مجھے تعجب ہوا کہ میری غلطی اسے کیسے معلوم ہوگی اور مجھے کیسے تھپڑ لگائے گا؟ مگر میں نے سوچا ہو سکتا ہے اس کے پاس کوئی کرشمہ ہو مگر دل کو یقین نہیں ہوا کہ پروردگار کے علاوہ بھی کوئی اتنی خبر اور اتنی قدرت رکھتا ہے۔ اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ یہ تصور شیخ کا ہی ایک سبق تھا کہ ذہن میں یہ بات بٹھادی جائے کہ مرشد ہر وقت تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوئی تو وہ تھپڑ لگائے گا۔ ظاہر ہے اب ہر وقت دھیان مرشد ہی کی طرف رہے گا۔ خیر میں نے ایک الگ تھلگ جگہ میں وظیفہ شروع کر دیا۔ بیس دن گزر گئے کچھ نظر نہ آیا۔ تیس دن گزر گئے کچھ نظر نہ آیا۔ غلطیاں اور گناہ تو انسان سے ہوتے ہی ہیں۔ اگرچہ کچھ کھٹکا سا ہوتا تھا مگر کوئی تھپڑ نہیں پڑا۔ میں نے اپنے استاذ حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمہ اللہ سے پوچھا۔ وہ بہت ہی بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ تصوف کی منزلوں سے بھی پوری طرح آشنا تھے اور عملاً بھی اس سے گزر چکے تھے۔ مگر اب کتاب و سنت پر مضبوطی سے قائم تھے۔ میں نے ان کے سامنے سارا معاملہ ذکر کیا اور عرض کیا کہ مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا۔ انہوں نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ تمہارا دماغ خراب نہیں ہوا ورنہ تمہیں وہ چیزیں نظر بھی آتیں اور تھپڑ لگتا ہوا بھی محسوس ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صوفیائے کرام جو کچھ دیکھنا چاہیں انہیں کیسے نظر آ جاتا ہے:

بھائیو! اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دماغ کے کئی حصے ہیں۔ آپ مجھے نظر آ رہے ہیں یا میں آپ کو نظر آ رہا ہوں۔ تو یہ ایک نقش ہوتا ہے جو آنکھ کے ذریعے منعکس ہو کر دماغ کے ایک حصے پر پڑتا ہے۔ پھر دیکھتا دماغ ہے آنکھیں تو صرف کیمرہ ہیں، قدرت کی مہربانی ہے کہ وہ ایک دفعہ دکھا کر دماغ سے وہ چیز ہٹا دیتی ہے اگر ہر وقت ایک ہی چیز میرے سامنے رہے تو کیا میں دوسری چیزیں دیکھ سکتا ہوں۔ اگر ایک چیز دیکھنے کے بعد ہمیشہ دماغ پر نقش رہے تو کیا ہم دوسری چیزیں دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں کبھی نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ تعالی کی خاص مہربانی ہے کہ اس نے دنیا کی چیزیں دیکھنے کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ چیز سامنے رہے گی تو تم دیکھتے رہو گے۔ جب سامنے نہ ہو گی تو قدرت اسے صاف کر دے گی اور وہ چیز نظر آنا شروع ہو جائے گی، جو آنکھوں کے سامنے ہے۔ البتہ پہلی چیز آنکھ سے اوجھل ہوئی تو حافظے میں چلی جائے گی اور اس میں محفوظ رہے گی۔ اگر آپ سوچیں گے یاد کریں گے تو اس کا عکس سامنے آئے گا لیکن وہ چیز آنکھوں کو نظر نہیں آئے گی۔ وہ دماغ کے اس حصے میں رہے گی جسے حافظہ کہتے ہیں۔ اب صوفی حضرات کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ آنکھوں کو وہ چیز دکھائی جائے جو ان کے سامنے نہیں ہے۔ اس کے لئے وہ طریقہ یہ سکھاتے ہیں کہ تم آنکھیں کھول کر مرشد کا نقشہ سامنے رکھو حتی کہ مرشد نظر آنے لگے۔ ہر پتے میں ہر ذرے میں مرشد نظر آئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو ہر جگہ مرشد ہی مرشد نظر آتا ہے۔ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تُو ہی تُو ہے۔ اب دماغ ہو گیا بیمار، وہ جس چیز کی طرف توجہ کرے گا وہ نظر آنی شروع ہو جائے گی۔ عاشقوں میں بھی یہی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے:

وہ آئی، سلام کہا، پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ جب وہ گئی تو قریب تھا کہ میری جان نکل جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مجھے اس کے رات چلے آنے پر تعجب ہوا اور اس بات پر بھی کہ وہ میرے پاس پہنچ کیسے گئی۔ حالانکہ مجھ سے پرلی طرف جیل کے دروازے بالکل بند تھے۔

حالانکہ نہ کوئی آیا، نہ کسی نے سلام کیا، عشق کی بیماری سے دماغ خراب ہوگیا تو جاگتے ہوئے محبوبہ کی زیارت ہونے لگی۔

اس طرح صوفی حضرات جب تصور کی مشق کرتے کرتے پوری طرح دماغ کو بیمار بنا لیتے ہیں تو پھر جس چیز کی طرف توجہ کرتے ہیں اور جس چیز کا خیال باندھتے ہیں وہ نظر آنی شروع ہوجاتی ہے اور سمجھتے کیا ہیں اور دعویٰ کیا کرتے ہیں؟ جناب مجھے کشف ہوا ہے۔ حالانکہ کشف نہیں ہوا، نہ ہی کشف اپنے اختیار میں ہوتا ہے وہ تو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

صرف خیال صورت بن کر سامنے آ کھڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''یہ لوگ صرف اپنے گمان اور خواہش نفس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ کئی بڑے بڑے نیک کہلانے والے صاف غلط بیانیاں کرتے ہیں جن کی تاویل صرف یہی ہوسکتی ہے کہ تصور کی وجہ سے انہیں ایسا ہی نظر آتا ہے۔ اسی راہ سے یہ لوگ شرک میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث نے اپنی فضائل کی کتابوں میں اس قسم کے کئی بے بنیاد واقعات لکھے ہیں۔ میں چند واقعات عرض کرتا ہوں، لکھتے ہیں:

قبر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ باہر نکلنا:

سید احمد رفاعی مشہور اکابر صوفیہ میں سے ایک ہیں۔ ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب 555ھ

(۱۰۸) النجم =۵۳/ ۲۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں حج سے فارغ ہوکر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو دو شعر پڑھے۔ ان اشعار کے آخری الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اپنا دست مبارک عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔'' اس پر قبر شریف سے دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما، کہا جاتا ہے کہ اس وقت نوے ہزار کا مجمع مسجد نبوی میں تھا جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا۔ (۱۰۹)

یہ واقعہ مولانا صاحب نے فضائل درود فصل پنجم حکایت نمبر 5 کے ضمن میں بھی لکھا ہے۔ نوے ہزار کا مجمع تو مسجد نبوی اتنی وسیع ہونے کے باوجود آج کل اس حصہ میں نہیں آتا تو 555ھ میں کیسے آ گیا۔ میرے بھائیو!...... یہ سب خیال کی صورت گری ہے اور بس اور یہ بھی ان حضرات کو بچانے کیلئے میری ایک تاویل ہے ورنہ صاف جھوٹ ہے۔ نہ امہات المومنین کے لئے، آپ کا ہاتھ باہر نکلا، نہ صحابہ کے لئے، نہ تابعین کے لئے، نہ قبروں والے سنتے ہیں، نہ وہ خود باہر آتے ہیں، نہ ان کے ہاتھ نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''تم قبروں والوں کو نہیں سنا سکتے۔''

مجھے اپنے موحد بھائیوں پر تعجب آتا ہے جو ان حضرات کے متعلق سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ توحید والے ہیں ان کا ساتھ دینا چاہئے۔

شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب نے فضائل کے اس سلسلہ میں حکایت کے ذریعے قبر پرستی کی زبردست تبلیغ کی ہے۔ فضائل حج میں سے چند حکایات ملاحظہ فرمائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مانگنے والے کو روٹی دینا:

ابن جلاء کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا، مجھ پر فاقہ تھا۔ میں قبر شریف کے قریب حاضر ہوا اور عرض کیا: ''حضور میں آپ کا مہمان ہوں۔'' مجھے کچھ غنودگی سی آ گئی تو میں

(۱۰۹) فضائل حج = نویں فصل حکایت نمبر۱۳۔ ص:۱۳۱۔۱۳۰

(۱۱۰) فاطر = ۳۵/ ۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضرت نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی، میں نے آدھی کھائی اور جب میں جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔(۱۱۱)

گویا فوت ہونے کے بعد بھی قبر پر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا درست ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے بھی ہیں۔ حکایت نمبر: 24 میں ذکر کیا ہے کہ ایک صاحب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند درہم دیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدد کرنا:

یوسف بن علی کہتے ہیں، ایک ہاشمی عورت مدینہ طیبہ میں رہتی تھی اور بعض خدام اس کو ستایا کرتے تھے۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فریاد لے کر حاضر ہوئی تو روضہ شریف سے آواز آئی:

"کیا تیرے لئے میری اتباع میں رغبت نہیں، جس طرح میں نے صبر کیا تو بھی صبر کر" عورت کہتی ہے کہ اس آواز کے بعد جس قدر کوفت مجھے تھی وہ سب جاتی رہی اور وہ تینوں خادم جو مجھے ستایا کرتے تھے مر گئے۔"(۱۱۲)

اب یہ بات کہ وہ ہاشمی عورت تھی کون؟ سچی تھی یا جھوٹی؟ صوفیائے کرام کو اس سے کیا غرض؟ ان کا کام تو انہی لفظوں سے چل جاتا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کا واقعہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی حکایات میں کیا سبق دیا جارہا ہے یہی کہ کوئی ستائے تو مدینہ شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جا کر شکایت کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرو۔ حکایت نمبر: 26 میں لکھا ہے کہ ایک موذن کو کسی نے تھپڑ مارا اور اس نے رو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی قبر) سے عرض کیا تو اس خادم پر فالج گر گیا اور وہ تین دن بعد مر گیا۔

---

(۱۱۱)فضائل حج =نویں فصل حکایت :۲۳۔ص:۱۳۳

(۱۱۳)فضائل حج =نویں فصل ۔حکایت:۲۵۔ص:۱۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قبر پر خط بھیجنا:

اگر کوئی شخص قبر پر نہ پہنچ سکے تو شیخ الحدیث نے اس کا حل بھی ڈھونڈ نکالا ہے کہ خط لکھ کر بھیج دے چنانچہ لکھتے ہیں:

ابو محمد اشبیلی کہتے ہیں کہ غرناطہ کا ایک شخص اس قدر بیمار ہوا کہ حد نہیں۔ اطباء اس کے علاج سے عاجز ہو گئے۔ زندگی سے مایوس ہو گئے۔ وزیر ابو عبداللہ محمد بن ابی ضال نے ایک خط حضور اقدس کی خدمت اقدس میں لکھا۔ اس میں چند شعر بھی لکھے جو ''وفاء الوفاء'' میں مذکور ہیں۔ وہ خط حجاج کے قافلہ میں سے ایک شخص کو دے دیا۔ اس میں بیماری سے صحت کی دعا کی درخواست تھی۔ وہ قافلہ جب مدینہ پاک پہنچا اور وہ خط قبر شریف پر پڑھا گیا اسی وقت بیمار اچھا ہو گیا۔ جب وہ شخص جس کے ہاتھ خط گیا تھا واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ بیمار ایسا تھا گویا کبھی کوئی بیماری اس کو پہنچی ہی نہیں۔(۱۱۳)

یہ ہے نتیجہ اس تصوف کا کہ یہ لوگ اللہ سے ہٹ کر مخلوق سے فریاد کرنے لگتے ہیں اور مسجدیں چھوڑ کر قبروں پر چلہ کشی اور اعتکاف شروع کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ معین الدین چشتی نے اجمیر سے چل کر لاہور میں علی ہجویری کی قبر پر چلہ کشی کی اور حجرہ اب بھی موجود ہے جہاں انہوں نے علی ہجویری کو گنج بخش کے خطاب والا شعر کہا تھا۔

تصوف کے پہلے اور دوسرے سبق مرشد پکڑنا اور تصور شیخ کے بعد اس کی چند اور بنیادی چیزیں سنیں۔

تصوف کا تیسرا سبق

ذکر کے خود ساختہ طریقے:

تصوف کا تیسرا سبق ایسے اوراد و وظائف اور ذکر کے ایسے طریقے ہیں جو نہ اللہ تعالیٰ نے

---

(۱۱۲) فضائل حج= نویں فصل حکایت:۱۶۔ص: ۱۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بتائے ہیں، نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہ ہی ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے، نہ صحابہ کرام کا۔ بلکہ بنیادی طور پر وہ طریقے ہندو جوگیوں اور عیسائی راہبوں سے لئے گئے ہیں۔

اسم ذات:

ان میں سب سے پہلے لفظ اللہ کا ذکر ہے۔ اللہ، اللہ، اللہ، اللہ کی ضربیں دل پر لگانا۔ ہر وقت اسی لفظ کا ذکر کرنا۔ آپ قرآن مجید پڑھیں کیا کسی نبی نے اس طرح ذکر کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ملاحظہ کریں، کہیں آپ نے یہ طریقہ بتایا ہے یا خود اس طرح ذکر کیا ہے؟ اس کا نتیجہ کیا ہے؟ ذکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے سے مکمل محرومی۔ مثلاً گھر سے نکلتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی گھر سے نکلتے ہوئے یہ کلمات کہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ تجھے ہدایت دی گئی، تجھے کفایت کی گئی اور تو بچایا گیا ہے۔ تو شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرا شیطان اسے کہتا ہے تو اس شخص کا کیا کر سکتا ہے جسے ہدایت دی گئی اور کفایت کی گئی ہے اور جو بچایا گیا ہے۔(۱۱٤)

اور اگر یہ کہتے ہوئے گھر سے نکلے اللہ، اللہ، اللہ تو کیا یہ فضیلت حاصل ہوگی؟ اسی طرح ہر موقع کے لئے اذکار ہیں۔ پھر دیکھئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اذکار مکمل بامعنی کلام ہیں۔ سبحان اللہ، اللہ پاک ہے۔ الحمدللہ، سب تعریف اللہ کے لئے ہے وغیرہ۔ صرف اللہ، اللہ، اللہ اس کا معنیٰ کیا ہے؟ ہمارے صوفی کہا کرتے ہیں کہ محبوب کا نام لینے میں ہی بڑی لذت ہے۔ جس طرح مجنوں اپنی محبوبہ کا نام لیتا رہتا تھا۔ لیلیٰ...... لیلیٰ...... لیلیٰ...... لیلیٰ...... اسی طرح اللہ کا عاشق اس کا نام محبت اور عشق سے لیتا رہتا ہے۔ ہمارے بھائیوں کی سند ملاحظہ کیجئے نمونہ کے لئے انہیں کون سی شخصیت ملی؟ عشق کا لفظ تو ویسے

(۱۱٤) ابو داؤد = کتاب الأدب : باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول۔ رقم الحدیث: ٥٠٩٥ ص: ٤/ ٣٢٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہی ایک ناپاک لفظ ہے۔ لغت عرب کے اندر اس میں عورت مرد کے درمیان جنسی کشش کا مفہوم شامل ہے۔ اس لئے قرآن وحدیث میں کہیں بھی یہ لفظ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان والوں کے باہمی تعلق کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ محبت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ تو خیر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو اللہ سے محبت نہ تھی۔ انہوں نے یہ طریقہ کیوں اختیار نہ کیا؟

حقیقت میں یہ ہندوؤں کا طریقہ ہے کہ وہ ایک لفظ مثلاً رام، رام یا کوئی اور لفظ ہر وقت جپتے رہتے ہیں، سانس بند کر لیتے ہیں، کھانا کم کھاتے ہیں اور آبادیوں سے نکل جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ذکر ترک کر کے ان لوگوں کا طریقہ تصوف کے نام پر مسلمانوں میں داخل کر دیا گیا۔

نفی اثبات:

دوسرا ذکر لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ کا ہے۔ اس کا نام نفی اثبات رکھا ہوا ہے۔ اس میں بھی توجہ اس کے اصل مفہوم کی طرف نہیں بلکہ الفاظ کی تحریری بناوٹ کی طرف رکھی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے ''لا'' کی گرہ (گھنڈی) کا تصور ناف کے اردگرد رکھیں اِلٰہ کی گرہ کا تصور دماغ پر اور الا اللہ کی ضرب دل میں لگائیں۔ بھائیو! ...... جب توجہ کلمے کی تحریری بناوٹ پر مرکوز ہوگئی تو کیا اس طرح مطلب کی طرف پوری توجہ ہوسکتی ہے؟ اور یہ وظیفہ کرتے وقت جو مطلب ذہن میں رکھنے کا سبق دیا جاتا ہے وہ بھی سراسر غلط اور خودساختہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کا صحیح مطلب تو یہ ہے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں مگر اللہ تعالیٰ۔ جب کہ صوفیائے کرام ذہن میں یہ تصور رکھنے کی تلقین کرتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ یعنی لا موجود الا ہو۔ یعنی لا الہ الا اللہ کہتے وقت یہ مراقبہ کرو کہ اس کائنات میں اللہ کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں۔ میرے بھائیو! جب یہ تصور پختہ ہوگیا کہ اللہ کے علاوہ کچھ بھی موجود نہیں اور یہ تو صاف ظاہر ہے موجود تو بے شمار چیزیں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''تیرے رب کے لشکروں کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔''

تو اب نتیجہ یہی نکلے گا کہ جتنی چیزیں موجود ہیں ان سب کو اللہ ہی سمجھے گا اور یہی ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ ''ہر میں ہر ہے'' یعنی ہر چیز میں اللہ ہے۔ مسلمانوں میں اس کا نام وحدۃ الوجود پڑ گیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دین اور قرآن وحدیث سب کچھ بیکار ہے۔ کیونکہ جب سب کچھ اللہ ہے تو جزا وسزا کسے ملے گی اور کون دے گا۔ یہ ہیں خود ساختہ طریقے جن میں ہمیں مسنون طریقے چھڑوا کر لگا دیا گیا۔

اس کے ساتھ ہندوؤں کا دوسرا طریقہ بھی ملا لیا گیا کہ ذکر کی یہ مشق تم نے سانس بند کر کے کرنی ہے۔ ایک سانس میں زیادہ سے زیادہ جتنی دفعہ کہہ سکو اتنی مرتبہ کہنا ہے۔ اب ایک مصیبت ہو تو آدمی چھوٹ جائے۔ ایک شکنجہ مرشد کی ہر جائز و ناجائز بات ماننے کا، دوسرا ہر وقت اس کے تصور کا اور تیسرا ایسا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بتایا اور چوتھا شکنجہ یہ کہ سانس بھی بند ہے۔ جب سانس بند ہو اور آدمی زیادہ سے زیادہ سانس روکنے کی جدوجہد میں پھنسا ہوا ہو تو میرے بھائیو! کیا دماغ کوئی بات سوچ سکتا ہے؟ دماغ کو ماؤف کرنے کا جواز پیدا کرنے کے لئے کہہ دیا کہ بھائی جب سانس بند کرنے سے گرمی پیدا ہوتی ہے تو دل کی چربی پگھلتی ہے، دل کی چربی پگھلتی ہے تو انوار نظر آتے ہیں۔ اس پر مزید ستم یہ کیا کہ کھانا تم نے بے حد کم کھانا ہے۔ کتنا کم کھانا ہے؟ یہ میں آپ کو ابھی بتاؤں گا۔ اب سانس بھی بند' ذکر بھی من گھڑت اوپر مرشد سوار اور اس کے ساتھ کھانا پینا بھی بند۔ اگر اب بھی دماغ خراب نہ ہو اور اسے شیطان اپنے کرشمے اور کرامات نہ دکھائے تو کب دکھائے گا۔ اس لئے تصوف کا ایک بنیادی سبق کھانے میں بے حد کمی ہے۔ اس کی تھوڑی سی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

---

(۱۱۵) المدثر=۷۴/ ۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تصوف کا چوتھا سبق

حلال کو حرام کر لینا اور کھانے پینے میں بے حد کمی کر لینا:

تصوف کا چوتھا سبق حلال چیزوں کو اپنے آپ پر حرام کر لینا اور کھانے پینے میں زیادہ سے زیادہ کمی اختیار کرنا ہے۔

وظائف کی عام کتابوں مثلاً نقش سلیمانی وغیرہ میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ وہ تقریباً ہر وظیفے کے ساتھ یہ شرط لگاتے ہیں کہ وظیفہ کے دوران ترک حیوانات جلالی و جمالی لازم ہے۔ اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی جاندار چیز یا اس سے نکلنے والی کوئی چیز نہیں کھانی۔ مثلاً گوشت نہیں کھانا، شہد نہیں کھانا، دودھ، دہی، لسی، مکھن استعمال نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کے ترک کرنے سے جسم انسانی خصوصاً دماغ کی جو حالت ہوگی مخفی نہیں اور پھر کہہ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص کو وظیفہ اُلٹا پڑ گیا، فلاں مجذوب ہوگیا۔ میرے بھائیو! اس راستے پر چلے گا تو یہی کچھ ہوگا۔

اگر اس حد تک نہ پہنچا تو دماغ کی خشکی سے آسمانوں کی سیر اور جسے چاہے اسے دیکھ لینے کی قوت اور جیسا کہ میں نے پیچھے ذکر کیا ہے ہر وقت اپنے مرشد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر بات پوچھ سکنے کی قدرت تو بالکل ہی معمولی بات ہے۔

کھانے کی مقدار کے متعلق نبوی تعلیم:

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کم کھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ فرمایا کہ ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو قائم رکھیں۔ اگر وہ انکار کرتا ہے تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے، ایک تہائی پینے کیلئے اور ایک تہائی سانس کے لئے ہے۔(١١٦)

---

(١١٦) ترمذی = كتاب الزهد : باب ما جاء في كراهية كثرة الأكل ۔رقم الحديث:٢٣٨٠۔ ص:٤/٥٩٠،
مسند احمد=٤/١٣٢

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مگر کسی حلال چیز کو اپنے آپ پر حرام کر لینا، اسے چھوڑ ہی دینا بالکل نا جائز ہے۔ اسی طرح کھانے کی ایسی کمی کہ آنکھیں اندر دھنس جائیں، جسم کو نقصان پہنچے، طبیعت کمزور ہو جائے ہرگز جائز نہیں۔ جیسا کہ میں نے شروع میں صحیح بخاری سے احادیث ذکر کی ہیں۔ مگر تصوف میں کمال ہی ان چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔

صوفیاء کے ہاں کھانے کی کمی:

اس دور میں تصوف کی حقیقی نمائندہ "تبلیغی جماعت" کے شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کی زبانی چند باکمال لوگوں کا تذکرہ سنئے۔ یہ حضرات خوراک کو کس حد تک کم کر لیتے ہیں، لکھتے ہیں:

"سہل بن عبداللہ تستری مسلسل بیس بیس دن سے زیادہ بھوکے گزار دیتے اور ان کی سال بھر کی غذا کا میزان ایک درہم یعنی ساڑھے تین آنے ہوتی تھی۔ (حاشیہ میں لکھا ہے یعنی بائیس نئے پیسے)۔" (۱۱۷)

ایک اور واقعہ لکھا ہے:

"ایک بزرگ کی ایک راہب سے ملاقات ہوئی، اس سے باتیں کرتے رہے، اسی میں اس کو اسلام کی دعوت بھی دے دی۔ اس نے گفتگو کے دوران کہا: "جناب مسیح (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) چالیس دن کا فاقہ کر لیا کرتے تھے۔ یہ بات معجزہ ہی ہو سکتی ہے۔" نبی کے علاوہ کسی سے نہیں ہو سکتی۔ اس بزرگ نے فرمایا: "اگر میں پچاس دن کا فاقہ کر دوں تب تم مسلمان ہو جاؤ گے؟" اس راہب نے کہا: ضرور۔" یہ وہیں اس کے پاس ہی ٹھہر گئے، اس کے پاس رہتے جب پچاس دن پورے ہو گئے تو کہنے لگے: "یہ تو وعدے کیلئے تھے دس دن اور زائد لو۔" یہ کہہ کر دس دن کا فاقہ اور بھی کر دیا۔ پورے ساٹھ دن بعد کھایا۔ وہ راہب بڑی ہی حیرت میں رہ گیا اور مسلمان ہو گیا۔" (۱۱۸)

---

(۱۱۷) فضائل صدقات: ۲/ ۱۴ ۔مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام لاہور

(۱۱۸)فضائل صدقات: ۲/ ۴۱۶۔ مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ ایک بزرگ کون تھے؟ یہ مت پوچھئے! ان کی ریاضت تو عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے بھی بڑھ گئی۔ اگر یہ دین ہے تو اس پر کون چل سکتا ہے؟ ہاں جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو آسانی سے اس پر چل سکتے ہیں۔

''ایک اور سنئے:

''مالک بن دینار کا چالیس سال تک دودھ پینے کو جی چاہتا رہا مگر استعمال نہیں کیا۔ ایک مرتبہ ان کی خدمت میں تروتازہ کھجوریں آئیں، اپنے دوستوں سے فرمایا کہ ان کو کھالو میں نے تو ان کو چالیس سال سے نہیں چکھا۔''(۱۱۹)

اللہ تعالی نے سورۃ تحریم میں اپنے نبی سے فرمایا:

''اے نبی! تو وہ چیز کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لئے حلال کی ہے؟''

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پیتے رہے، کھجوریں کھاتے رہے۔ مگر دین تصوف میں انہی چیزوں کو چھوڑنا کمال ہے۔

تصوف کے چند نتائج

جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کو دل کی صفائی اور قرب الٰہی کیلئے ناکافی سمجھ کر جو طریقے اس مقصد کے لئے گھڑے گئے ان کا نام تصوف ہے۔ جن کا نتیجہ نکلا کہ جو لوگ ان طریقوں پر چل نکلے۔ وہ راہبوں کی طرح تارک الدنیا بن گئے۔

بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا ترک:

بندوں کے حقوق ادا کرنا بالکل چھوڑ بیٹھے۔ بیوی، بچے، ہمسائے، مہمان، والدین یا کوئی

(۱۱۹) فضائل صدقات:۲/۴۱۷۔مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام

(۱۲۰) التحریم:۶۶/۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور رشتہ دار ہو سب کے حقوق سے بے رخی اختیار کر لی۔اس کی ایک مثال سنئے: تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب لکھتے ہیں:

''بھجة النفوس'' میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں ایک شخص ملنے کے لئے آیا، وہ ظہر کی نماز میں مشغول تھے، وہ انتظار میں بیٹھ گیا، جب نماز سے فارغ ہو چکے تو نفلوں میں مشغول ہو گئے اور عصر تک نفل پڑھتے رہے، یہ انتظار میں بیٹھا رہا۔نفلوں سے فارغ ہوئے تو عصر کی نماز شروع کر دی۔اس سے فارغ ہو کر دعا میں مشغول ہو گئے اور مغرب تک مشغول رہے۔پھر مغرب کی نماز پڑھی اور نفل شروع کر دیئے عشاء تک اس میں مشغول رہے، یہ بیچارہ انتظار میں بیٹھا رہا، عشاء کی نماز پڑھ کر پھر نفلوں کی نیت باندھ لی اور صبح تک اس میں مشغول رہے۔پھر صبح کی نماز پڑھی اور ذکر شروع کر دیا اور ورد و وظائف پڑھتے رہے۔اسی میں مصلی پر بیٹھے بیٹھے آنکھ جھپک گئی تو فوراً آنکھوں کو ملتے ہوئے اٹھے، توبہ و استغفار کرنے لگے اور یہ دعا پڑھی:

''اللہ ہی سے پناہ مانگتا ہوں ایسی آنکھ سے جو نیند سے بھرتی ہی نہیں۔''

میرے بھائیو! بتاؤ اس بیچارے مہمان کا بھی کوئی حق تھا یا نہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہمان اپنے صحابی ابوطلحہ کے ساتھ بھیجا، انہوں نے بیوی بچوں اور اپنے آپ کو بھوکا رکھ کر مہمان کو کھلایا۔اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی رضا کے اظہار کے لئے قرآن میں آیتیں اتار دیں:

یہاں صوفی صاحب نے نہ کھانا پوچھا، نہ پانی، خود تو خیر ان حضرات کو کھانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔نہ یہ پوچھا کس لئے آئے ہو؟......ایسی ریاضت اور نماز سے اللہ کی پناہ۔

---

(۱۲۱) فضائل نماز = باب سوم۔حدیث نمبر ۸ کی تشریح

(۱۲۲) الحشر=۵۹/۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غلو اور غلط بیانی:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی راہ اعتدال سے ہٹنے کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ حضرات بات بات میں غلو کرتے ہیں۔ جھوٹ اور غلط بیانی سے انہیں کوئی پرہیز نہیں ہوتا۔ جھوٹے دعوے، جھوٹی کہانیاں بیان کرنا ان کا عام معمول بن جاتا ہے۔ اس سے پہلے جو حکایات میں نے نقل کی ہیں اگر آپ غور سے پڑھیں تو اکثر میں یہ چیز موجود ہے۔

وہ وہ ریاضتیں بیان کی جاتی ہیں جو انسان کے بس سے ہی باہر ہیں۔ چنانچہ شیخ الحدیث زکریا صاحب نے اس قسم کے بہت سے واقعات لکھے ہیں۔ مثال کے لئے میں چند ایک بیان کرتا ہوں۔

''ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ وہ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز کھڑے ہو کر پڑھتے۔ جب پاؤں رہ جاتے یعنی کھڑے ہونے سے عاجز ہو جاتے تو ایک ہزار رکعت بیٹھ کر پڑھتے اور عصر کے بعد عاجزی سے بیٹھ کر کہتے: یا اللہ! اس مخلوق پر بڑی حیرت ہے کہ کس طرح انہوں نے تیرا بدل دوسری چیزوں کو بنالیا۔'' (۱۲۳)

سوچئے! دو ہزار رکعت میں دو ہزار رکوع اور چار ہزار سجدے ہوتے ہیں۔ اگر فجر اور عصر کے بعد (جب کہ ماسوائے دو رکعت بلا سبب نفلی نماز جائز نہیں) کم از کم تین گھنٹے نکال دیئے جائیں تو دن رات کے اکیس گھنٹے بنتے ہیں جن کے 1260 منٹ بنتے ہیں اگر مسلسل نماز پڑھتا رہے تو تقریباً پینتیس (۳۵) سیکنڈ میں ایک رکعت بنتی ہے۔ فرمائیے! یہ نماز ہے یا بیٹھکیں لگانے کا کوئی عمل ہے؟ اس عمل پر کاربند رہ کر کھانا، پینا، سونا، قضائے حاجت بیوی بچوں کے حقوق، امر بالمعروف نہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کس وقت ہوتا تھا؟

سیدنا جنید بغدادی فرماتے ہیں: کہ میں نے سری سقطی سے زیادہ عبادت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ اٹھانوے (۹۸) برس تک کسی نے ان کو مرض الموت کے علاوہ لیٹے ہوئے نہیں دیکھا۔

ابو محمد جریری نے مکہ مکرمہ میں ایک سال کا اعتکاف کیا۔ جس میں نہ تو بالکل سوئے، نہ بات کی، نہ کسی لکڑی یا دیوار پر سہارا لیا یا ٹیک لگائی۔ (۱۲٤)

(۱۲۳) فضائل صدقات: ۲/ ٤۲۷۔٤۲۸۔ مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام لاہور

(۱۲٤) فضائل صدقات: ۲/ ۲۸۔٤۲۷۔ مطبوعہ نشریات اسلام لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فضائل نماز میں ابو طالب مکی کے حوالے سے لکھا ہے کہ چالیس تابعین سے تواتر کے طریق سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ عشاء کے وضوء سے صبح کی نماز پڑھتے تھے۔ان میں بعض کا چالیس برس تک یہی عمل رہا۔امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تو بہت کثرت سے یہ چیز نقل کی گئی کہ تیس یا چالیس یا پچاس برس عشاء اور صبح کی نماز ایک وضو سے پڑھی۔(۱۲۵)

میرے بھائیو! یہ ان بزرگوں پر صاف جھوٹ ہے۔انسان سے ایسا ہونا ممکن ہی نہیں۔سورۃ مزمل کا آخری رکوع تلاوت کر کے خود فیصلہ کر لیں۔اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی اس محنت و مشقت کا ذکر فرمایا جو وہ ایک سال سے کر رہے تھے اور خود ہی اس میں تخفیف کر دی۔

''تیرا رب جانتا ہے کہ آپ رات کی دو تہائی سے کم اور اس کا آدھا اور اس کا تیسرا حصہ قیام کرتے ہیں اور ان لوگوں میں سے ایک جماعت (بھی قیام کرتی ہے) جو آپ کے ساتھ ہیں۔اسے معلوم ہے کہ تم ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھو گے تو قرآن میں سے جتنا (پڑھنا آسان ہو پڑھو) اسے معلوم ہے کہ تم سے کچھ بیمار ہوں گے، کچھ اور زمین میں

(۱۲۵)فضائل نماز: باب سوم۔ص:۳۶۲
(۱۲۶)المزمل=۷۳/۲۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سفر کر کے اللہ کا فضل تلاش کر رہے ہوں گے اور کچھ دوسرے اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہوں گے تو اس میں جتنا آسانی سے ہو سکے پڑھو۔"

صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر نیند کے غلبے یا کسی تکلیف کی وجہ سے رات قیام نہ کر سکتے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔" (۱۲۷)

اب آپ ملاحظہ فرمائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تو اللہ کے فرمان کے مطابق رات کی دو تہائی، اس کا نصف اور ثلث قیام بھی ہمیشہ ہرگز نہ کر سکتے ہوں اور ان کا معمول رات گیارہ یا زیادہ سے زیادہ پندرہ رکعت کا ہو اور کبھی کبھی رات تکلیف یا نیند کی وجہ سے قیام رہ بھی جاتا ہو اور یہ حضرات دو دو ہزار رکعتیں پڑھتے ہوں۔ یہ اٹھانوے سال سے لیٹے ہی نہ ہوں، چالیس سال تک ایک ہی وضو سے عشاء اور فجر پڑھتے رہے ہوں۔ کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟ یہ لوگ تو پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سو گنا آگے نکل گئے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکلنے والوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

"جو میری سنت سے بے رغبتی برتتا ہے پس وہ مجھ سے نہیں۔"

اور اگر یہ صرف غلط ہے، جھوٹ ہے، افترا ہے تو خود ہی اندازہ کر لیں تصوف انسان کو کس منزل کی طرف لے جاتا ہے؟

---

(۱۲۷)صحیح مسلم= کتاب الصلوۃ المسافرین و قصرها : باب صلاۃ اللیل و من نام عنه اور مرض ص:۶/۲۸

(۱۲۸)صحیح بخاری= کتاب الصوم : باب حق الأهل فی الصوم رقم:۱۹۷۷۔ص:۳۹۱'صحیح مسلم =کتاب الصیام :باب النهی عن الصوم الدهر و تفضیل صوم یوم و افطار یوم:۸/۴۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترک جہاد:

خودساختہ اوراد و وظائف میں مشغولیت کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ یہ لوگ جہاد سے بالکل ہی غافل ہوگئے۔ کسی کوٹھڑی میں بیٹھ کر ضربیں لگانے کو ہی جہاد قرار دے لیا۔ بلکہ اس کے لئے روایات بھی گھڑیں جن میں کفار سے قتال کو جہاد صغیر ہی نہیں بلکہ جہاد اصغر اور نفس سے جہاد کو جہاد اکبر قرار دیا۔ حالانکہ کفار سے لڑائی نفس سے جہاد کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ ہمارے ملک میں تبلیغی جماعت کفار سے جہاد کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ان حضرات نے بہت سے حیلے ایجاد کئے ہوئے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں: جس کا کلمہ اور نماز ہی درست نہیں اس کے جہاد کا کیا فائدہ؟ کبھی کہتے ہیں: صحابہ کے ایمان جیسا ایمان حاصل کرو پھر کفار سے جہاد کرو۔ حالانکہ کلمہ اور نماز بھی میدان جنگ میں زیادہ درست ہوتے ہیں اور ایمان بھی وہاں زیادہ پختہ ہوتا ہے۔ غرض ان حضرات کی اس پالیسی کی وجہ سے تمام دنیا کے کفار ان سے خوش ہیں، انہیں ہر ملک میں اپنا دین تصوف پھیلانے کی آزادی ہے۔ کیونکہ کفار کو معلوم ہے کہ مسلمان دین تصوف میں الجھ جائیں تو لڑنے کے قابل ہی نہیں رہتے۔ تصوف سے اسلام کو جو نقصان پہنچا اس کی تفصیل بہت ہی طویل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کمائی کے حلال اور حرام ذرائع

حلال کمائی کے تمام ذرائع کا شمار کرنا تو مشکل ہے البتہ اصولی بات یہ ہے کہ جن چیزوں سے شریعت نے منع کیا ہے وہ حرام ہیں اور جن سے منع نہیں فرمایا وہ سب حلال ہیں۔

مختصراً حلال کمائی کے بڑے بڑے ذرائع چار ہیں:

1۔ہاتھ سے کام کرنا 2۔اجرت پر کام کرنا 3۔تجارت ،4زراعت

ہاتھ سے کام کرنے کی فضیلت کے متعلق صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی شخص نے کبھی اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا کہ وہ اپنے ہاتھوں کے کام سے کھائے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے کام سے کھایا کرتے تھے۔''

جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے کفار کا مال، مال غنیمت کی صورت میں حاصل ہو تو وہ بھی ہاتھ کی پاکیزہ ترین کمائی ہے۔اجرت پر کام کرنا بھی انبیاء کی سنت ہے اور اس کی بیشمار صورتیں ہیں۔موسیٰ علیہ السلام نے دس سال اجرت پر بکریاں چرائیں۔صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ

(١٢٩) البقرہ:٢/١٦٨

(١٣٠)صحيح بخارى = كتاب البيوع: باب كسب الرجل و عمله بيده ۔ رقم الحديث:٢٠٧٢۔ص: ٤٠٩

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں میں بھی اہل مکہ کی بکریاں چند قیراطوں پر چرایا کرتا تھا۔'' (۱۳۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کرنے والے ابوطالب غریب آدمی تھے۔ بچوں کا بھی بوجھ تھا۔ انہوں نے بچپن میں ہی رسول اللہ کو اجرت پر کسی کی بکریاں چرانے پر لگا دیا۔ اس آمدنی سے وہ آپ کی پرورش بھی کرتے اور خود بھی فائدہ اٹھاتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی بات فرمائی ترمذی میں حدیث ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھ پر کوئی احسان کیا تھا، میں نے سب کے احسانات کا بدلہ دے دیا ہے۔ صرف ایک شخص ہے جس کے احسانات کا بدلہ میں نہیں دے سکا۔ وہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ عزوجل ہی دے گا۔ (۱۳۲)

ابوطالب کے احسان کا بدلہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیا تو اجرت پر کام کرنا سنت ہے۔ اسی طرح تجارت کرنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ زراعت کی فضیلت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ آدم علیہ السلام زراعت کرتے تھے بلکہ انہیں تو سارے کام خود ہی کرنے پڑتے تھے۔ بہرحال میں نے مختصراً حلال کمائی کی چند بنیادیں عرض کردی ہیں۔ اس وقت میرا مقصد یہ نہیں کہ حلال ذرائع کی تفصیلات بیان کروں۔ زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ کون سی چیزیں حرام ہیں تاکہ وہ ان سے بچے۔

میرے بھائیو! حرام کی اتنی شامت اور اتنی نحوست ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں دعا قبول ہونے سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے

---

(۱۳۱) صحیح بخاری = کتاب الاجارة: باب رعی الغنم علی قراریط۔ رقم الحدیث: ۲۲۶۲ ص: ۴۴۳ 'و ایضاً کتاب أحادیث الأنبیاء باب یعکفون علی اصنام لهم ۔ رقم الحدیث: ۳۴۰۶ ۔ص: ۶۹۹ 'ابن ماجه = کتاب التجارات: باب الصناعات رقم الحدیث: ۲۱۸۳ ص: ۲/ ۶ 'والمؤطا مع شرح الزرقانی 'جامع السلام : باب ما جاء فی أمر الغنم ۔رقم الحدیث: ۱۸۷۹ ۔ص: ۴/ ۳۷۷

(۱۳۲) ترمذی = کتاب المناقب : باب ...... رقم الحدیث: ۳۶۶۱ ۔ص: ۵/ ۶۰۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو پیغمبروں کو دیا ہے۔ مومنوں کو فرمایا:

''اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں۔''

اور پیغمبروں کو حکم دیا:

''اے رسولو! کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے۔''

مومنوں کو بھی حکم ہے کہ پاکیزہ اور حلال چیزیں کھاؤ اور پیغمبروں کو بھی یہی حکم ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو بہت لمبا سفر کرتا ہے۔ سر کے بال بکھرے ہوئے گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے (اور یہ مسکینی اور سفر کی حالت دعا کی قبولیت کا باعث ہے حالت جتنی پراگندہ ہو اور آدمی جتنی عاجزی سے اللہ سے دعا کرے گا، اتنی ہی اللہ کی رحمت زیادہ جوش میں آتی ہے۔ اور وہ آدمی کہتا ہے یارب، یارب اے میرے پروردگار اے میرے پروردگار:

''فرمایا اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پینا حرام اور اس کا پہننا حرام ہے اور اسے حرام غذا دی گئی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے۔''

معلوم ہوا کہ حرام کی شامت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی تو دوسرے اعمال کی قبولیت کا آپ خود ہی اندازہ کر لیں، زکوۃ جو حرام مال سے ہو، حج جو حرام مال سے کیا جائے، روزہ جو حرام مال سے رکھا جائے، اور حرام سے افطار کیا جائے، اللہ تعالی کے ہاں قبولیت کا درجہ کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ اس کے علاوہ جب انسان اللہ تعالی کی منع کردہ چیزیں کھاتا

(۱۳۳) البقرہ=۲/ ۱۷۲

(۱۳٤) المؤمنون=۲۳/ ۵۱

(۱۳۵) صحیح مسلم= کتاب الزکاۃ : باب کل نوع من المعروف صدقۃ: ٤/ ۱۰۰، دارمی= باب فی اکل الطیب۔ رقم الحدیث: ۲۷۲۰۔ص: ۲/ ۲۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں سے محروم کر دیتے ہیں، ہمارے ماں باپ آدم وحوا علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے پودے کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا۔ وہ بھول کر اسے کھا بیٹھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لباس اتر گیا' بے پردہ ہو گئے۔ بعد میں بے شک توبہ قبول ہو گئی مگر جنت سے نکلنا ہی پڑا۔ اس لئے میرے بھائیو، حرام سے بچنا بے حد ضروری ہے۔

حرام کمائی کی صورتیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

''اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ ، ہاں اگر آپس کی رضامندی کے ساتھ تجارت ہو تو الگ بات ہے لیکن باطل طریقے سے ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔''

باطل طریقے سے ایک دوسرے کے مال کھانے کی کئی صورتیں ہیں۔ کسی سے زبردست مال چھین لینا، دھوکے کے ساتھ مال لینا، سود کے ذریعے کسی کا مال کھانا' غرض کمائی کے بہت سے طریقے ایسے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل قرار دیا ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے لئے ناجائز اور حرام ہیں۔ آج کل بہت سے لوگ حرام کمائی میں پھنسے ہوئے ہیں مگر انہیں اس کی پرواہ ہی نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی پرواہ ہی نہیں کرے گا کہ کہاں سے مال حاصل کر رہا ہے، حلال طریقے سے حاصل کر رہا ہے یا حرام طریقے سے حاصل کر رہا ہے۔(۱۳۷)

---

(۱۳۶) النساء= ۴ / ۲۹

(۱۳۷) صحیح بخاری= کتاب البیوع : باب من لم یبال من حیث کسب المال۔ رقم الحدیث:۲۰۵۹۔ و ایضاً = رقم الحدیث:۲۰۸۳۔ ص:۴۱۱۔۴۰۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حرام سے پرہیز:

لہٰذا ہمیں اس کی فکر کرنی چاہئے۔کوئی کافر اگر حلال حرام کی فکر نہیں کرتا تو نہ کرے مومن کو تو اس کی فکر کرنی چاہیئے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی کتنی فکر تھی۔صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو کمائی کر کے لاتا اور روزانہ کچھ آمدنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لا کر دیتا تھا۔ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے استعمال کر لیتے۔ایک دن وہ کوئی چیز لایا۔ابوبکر نے وہ کھالی۔اس نے کہا' آپ کو علم ہے کہ یہ کیا چیز تھی؟ آپ نے کہا بتاؤ (کہاں سے لائے ہو) اس نے جواب دیا کہ زمانہ جاہلیت میں میں نے ایک آدمی کیلئے کہانت کی تھی ویسے مجھے اچھی طرح کہانت نہیں آتی تھی لیکن میں نے اسے دھوکہ دیا۔(اتفاق سے ویسا ہی ہو گیا) آج وہ مجھے ملا اور اس نے مجھے اس کہانت کے بدلے یہ چیز دی جو آپ نے کھائی ہے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ ڈال کر منہ میں جو کچھ تھا' قے کر کے نکال دیا۔ (۱۳۸)

فتح الباری میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اس طرح ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک قبیلہ سے گزرے،ان کی عورت حاملہ تھی۔ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: '' میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ تو لڑکا جنے گی۔'' اس عورت نے ایک بکری دی تو اس نے اس بکری کو ذبح کیا تو ہم کھانے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قصے کا علم ہوا تو انہوں نے اٹھ کر قے کر دی۔(۱۳۹)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص بھی آئندہ کی باتیں بتانے والے سے پوچھے' وہ اس چیز سے کافر ہو جاتا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری۔(۱۴۰)

خیر اس مسافر نے ویسے ہی کہہ دیا کہ لڑکا ہو گا۔اتفاق سے اس عورت کے ہاں لڑکا ہی پیدا ہوا۔جس کے عوض انہوں نے اس شخص کو کوئی چیز تحفہ دی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

---

(۱۳۸)صحیح بخاری=کتاب مناقب الانصار : باب ئیام الجاهلیة ۔ رقم الحدیث:۳۸۴۲۔ص:۷۸۵

(۱۳۹) فتح الباری=۱۵۴/۷

(۱۴۰)ابو داؤد=کتاب الطب : باب فی الکاهن۔ رقم الحدیث:۳۹۰۴ ص:۴۵/۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے کہ کاہن کو ملنے والی شیرینی خبیث ہے۔(۱۴۱)

اس لئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ حرام چیز اپنے پیٹ میں رہنے ہی نہیں دی۔ یہ کسی متشدد کا واقعہ نہیں، نہ کسی تارک الدنیا صوفی کی بات ہے۔ یہ اس امت کے سب سے زیادہ مرتبے والے شخص کی بات ہے اور صحیح بخاری میں اس کا ذکر کیا ہے۔

لہذا بھائیو ہمیں اس بات کی بھی فکر کرنی چاہئے کہ ہم کہیں نادانستہ طور پر تو حرام نہیں کھا رہے۔

حرام کی ایک قبیح شکل ۔سود:

حرام کی شکلوں میں سے ایک سود ہے۔ اور یہ بہت عام ہے۔ انفرادی اجتماعی طور پر ساری دنیا میں اس کی سرداری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ کا ارشاد ہے [

اللہ تعالی نے خرید وفروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے

اور اس سے منع کرتے ہوئے اتنے سخت لفظ استعمال کئے فرمایا:

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈر جاؤ اور جتنا سود لینا باقی رہ گیا ہے ، چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لئے تمہارے اصل مال ہیں۔ نہ تم ظلم کرو گے نہ ظلم کئے جاؤ گے۔“

(۱۴۱) ابن ماجہ= کتاب الطهارة: باب النهى عن ايتان الحائض۔ رقم الحديث:٦٤٥۔ص:١/٢٢٠ ' مسنداحمد: ٢/٤٢٩ ' دارمی= کتاب الطهارة : باب من اتى امرأة فى دبرها۔ رقم الحديث: ١١٤١۔ ص:١/٢٠٧

(۱۴۲) البقرہ=۲/۲۷۵

(۱۴۳) البقرہ=۲/۲۷۸۔۲۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تفسیر طبری میں لکھا ہوا ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص سود پر اصرار کر رہا ہو، باز نہ آتا ہو، مسلمانوں کے امام (امیرالمومنین) پر لازم ہے کہ اسے توبہ کروائے، اگر باز آجائے تو ٹھیک ورنہ اس کی گردن اتار دے۔(۱٤٤)

﴿إن كنتم مؤمنين﴾ ''اگر تم مومن ہو'' سے یہ بات نکلتی ہے کہ سود نہ چھوڑنے والا صحیح مومن نہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ''جو سود باقی ہے چھوڑ دو۔''

اس کے ساتھ ہی فرمایا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے لئے اعلان جنگ ہے۔ غور کیجئے کتنا بڑا گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سود کا ایک درہم جسے آدمی کھائے اور اسے معلوم ہو کہ یہ سود ہے، چھتیس دفعہ زنا سے بدتر ہے''

اور آپ جانتے ہیں کہ زنا کتنا بڑا گناہ ہے اور ابن ماجہ میں صحیح حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں ان سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔''

اب آپ دیکھیں جو شخص زنا کا ارتکاب کرے، لوگ اسے کتنا برا سمجھتے ہیں اور سمجھنا بھی چاہیے۔ اور جس قدر طاقت ہو، اسے روکنا بھی چاہیے لیکن سود کے لین دین پر کوئی ملامت نہیں

---

(۱٤٤) تفسیر طبری۔ص: (پروف ریڈر حوالہ مکمل کرے۔ جزاکم اللہ خیراً)

(۱٤٥) دار قطنی =رقم الحدیث: ۴۸۔۵۰۔ص:۳/۱٦۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے التعلیق المغنی میں امام منذری سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے اور احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں' مسند احمد= ۵/۲۲۵' صحیح مشکاۃ المصابیح =ص:۲/۸۵۹۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۱٤٦) ابن ماجہ= أبواب التجارة و متعلقاتها: باب التغليظ فى الربا۔ رقم الحدیث:۲۳۱۱۔۲۳۱۰۔ص:۲/۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرتا۔ بڑے بڑے دین داروں نے بینکوں سے قرض لیا ہوا ہے' ان کے کاروبار کی بنیاد ہی سود پر ہے لیکن انہیں بالکل پرواہ نہیں کہ کتنی بڑی لعنت میں گرفتار ہیں۔ بہت سے پرہیزگار لوگوں نے اپنے بیٹوں اور عزیزوں کو بنکوں میں ملازم رکھوایا ہوا ہے حالانکہ حدیث میں ہے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ برابر ہیں۔''

اس لئے میرے بھائیو، آیئے ہم اپنے معاملات کی پڑتال کریں۔ اگر ہم کسی قسم کے سود میں ملوث ہیں یا اس میں تعاون کر رہے ہیں تو پہلی فرصت میں اسے چھوڑنے کی کوشش کریں۔

مدت پر سود:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کی دو صورتیں حرام فرمائیں۔ اس وقت دونوں ہی عام ہیں۔ پہلی صورت تو یہ کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے اور کہے جب تم مجھے واپس کرو تو اس کے ساتھ اتنے روپے مزید دو یعنی مدت کے بدلے کچھ رقم وصول کرے۔ یہ سود ہے اور حرام ہے۔ صحیح بخاری میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(۱۴۷) صحیح مسلم = کتاب المساقاۃ: باب الرباص۔ص:۷/۲۶' ابو داؤد = کتاب البیوع : باب فی وضع الربا۔ رقم الحدیث:۳۳۳۳ ص:۳/۲۴۴' صحیح نسائی = کتاب الزینۃ : باب (25) رقم الحدیث: ۴۷۲۲ تا ۴۷۲۴۔ص:۳/۱۰۴۶

(۱۴۸) صحیح بخاری = کتاب مناقب الانصار: باب مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔ رقم الحدیث : ۳۸۱۴ ص:۷۸۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''میں مدینہ میں آیا اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا۔ انہوں نے فرمایا، تم ایسی سرزمین میں رہتے ہو جہاں سود عام ہے۔ (کوفہ میں رہتے تھے) تو جب تمہارا کسی آدمی پر حق ہو اور وہ تمہیں بھوسے کا گٹھا یا جو کا گٹھا یا چارے کا گٹھا بطور تحفہ دے' وہ نہ لینا کیونکہ وہ سود ہے۔''

اگر کوئی شخص قرض واپس کرتے وقت اپنی مرضی سے کچھ زائد دے دے یا بہتر چیز دے دے تو وہ لے لینا جائز ہے جبکہ پہلے کوئی شرط نہ ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر رضی اللہ کو ان کے اونٹ کی قیمت ادا کرتے وقت طے شدہ قیمت سے زیادہ قیمت عطا فرمائی''۔(۱٤۹)

آپ دیکھئے کہ اس وقت بنکوں کی بنیاد ہی سود پر ہے۔ تمام بنک اس پر چل رہے ہیں لوگوں سے رقمیں لے کر انہیں سود دیتے ہیں۔ کوئی دس فیصد، کوئی بیس فیصد، کوئی تیس فیصد اور کوئی چالیس فیصد سود دیتا ہے۔ جو پرائیویٹ کمپنیاں بنی تھیں، وہ زیادہ سود دیتی تھیں، لوگ روپے کے طمع میں اپنا اصل مال بھی گنوا بیٹھے۔ تاج کمپنی نے منافع کا نام لے کر لوگوں سے سود پر روپیہ اکٹھا کیا۔ آپ دیکھیں' کتنا بڑا ظلم ہے کہ جس قرآن نے سود کو اللہ تعالی سے جنگ قرار دیا' اس کی طباعت واشاعت کے لئے منافع کا نام لے کر سود پر رقم جمع کی گئی اور اس سود پر رقمیں دینے والوں کی اصل رقمیں بھی برباد ہو گئیں اور وہ چیختے پھرتے ہیں۔ تو بھائیو یہ سود عام ہے۔ بہت سے لوگ بنکوں میں رقم جمع کروا کے سود لے رہے ہیں اور بہت سے لوگ بنکوں سے رقم لے کر کاروبار کر رہے ہیں اور انہیں سود دے رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دونوں لعنتی ہیں۔

بنکوں کا موجودہ کاروبار:

آج کل بنکوں نے لوگوں کو سود میں پھنسانے کے لئے ایک اور سکیم نکالی ہے۔ اس کا نام انہوں نے مضاربت یا نفع ونقصان میں شراکت (PLS) رکھا ہے۔ بنک والے کہتے ہیں آپ ہمارے

(۱٤۹) صحیح بخاری= کتاب الصلوٰۃ : باب الصلوٰۃ اذا قدِمَ من سفر ۔رقم الحدیث:۴٤۳۔ص:۹۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پاس رقم جمع کروائیں ہم اسے کاروبار میں لگائیں گے۔ آپ ہمارے ساتھ نفع ونقصان میں شریک ہوں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ آپ نفع ونقصان دونوں میں ہمارے ساتھ شریک ہیں مگر آپ نقصان سے بے فکر ہو کر ہمارے پاس رقم جمع کروائیں کیونکہ ہم ایسے کاروبار میں ہیں جس میں نقصان ہوتا ہی نہیں (اگر وہ یہ ضمانت نہ دیں تو کوئی ان کے پاس رقم جمع کروانے کے لئے جائے ہی نہ)

میرے بھائیو! یہ خالص سود ہے اور اسے مضاربت یا نفع ونقصان کا نام دینا صاف دھوکہ ہے۔ نام بدلنے سے تو سود مضاربت نہیں بن جاتا۔ یاد رکھیں وہ کاروبار جس میں نقصان ہوتا ہی نہیں وہ سود ہے۔ بنک لوگوں سے لی ہوئی رقمیں آگے سود پر دیتے ہیں اور جو سود وصول ہوتا ہے' اس میں سے کچھ حصے اپنے کھاتہ داروں کو دیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ سیونگ میں سود کی شرح مقرر تھی مثلاً سالانہ دس فیصد اور اس کا نام سود تھا۔ اب سودی کاروبار کا نام مضاربت یا شراکت رکھ دیا گیا اور سود کا نام مارک اپ رکھ دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سود کی شرح مقرر نہیں۔ بنک اپنے حاصل ہونے والے منافع کے مطابق لوگوں کو دیئے جانے والے مارک اپ (سود) کی شرح مقرر کرے گا مثلاً کسی سال دس فی صد دے دیا کبھی نو فیصد کبھی بارہ فیصد۔ تمام اصحاب بصیرت علماء جانتے ہیں بلکہ بینکوں کے منیجر حضرات صاف اقرار کرتے ہیں کہ پی ایل ایس سود ہی کی ایک صورت ہے۔

میرے بھائیو یہ ہے ''اسلامی بینکنگ'' جو آج کل چل رہی ہے اور بہت سے لوگ اسے سود کا متبادل قرار دے رہے ہیں حالانکہ یہ بھی سود ہے۔ سود کا صحیح متبادل جائز تجارت ہے۔ جو سود سے خالی ہو۔

''اللہ نے تجارت حلال کی ہے اور سود حرام کیا ہے۔''

مگر یہ اس وقت ہے کہ لوگ سود چھوڑنا چاہتے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سود چھوڑنا نہیں چاہتے۔ ان کا بہانہ یہ ہے کہ آپ سود کا متبادل پیش کریں۔ اسلامی بنکاری کا خاکہ پیش

(۱۵۰) البقرہ = ۲ / ۲۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کریں لیکن حقیقت میں ان کی خواہش اوران کا اصرار یہی ہے کہ متبادل ایسا ہو کہ سود چلتا رہے۔ بینکنگ قائم رہے۔ ان لوگوں نے بہت سے فارمولے پیش کئے ہیں جن کا نام انہوں نے اسلامی بینکاری رکھا ہے۔ پاکستان، سعودی عرب، اور دنیا کے کئی ملکوں میں غیر سودی بنک قائم کئے گئے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان میں کوئی بھی سودی کاروبار سے خالی نہیں۔ جہاں مروجہ بینکنگ کا لفظ آئے، اس کا سود سے خالی ہونا ممکن ہی نہیں۔ یہ سارا نظام ہی غلط ہے۔ اس کی بنیاد ہی سود پر ہے۔ اس کا متبادل یہی ہے کہ سود کی ہر قسم چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع فرمان ہو کر تجارت کی جائز اور حلال صورتیں اختیار کرو۔ اس وقت دنیا کے تمام کفار کی کوشش یہی ہے کہ کوئی مسلمان سود سے محفوظ نہ رہے۔ مسلمان حکومتیں بھی پوری طرح ان کا ساتھ دے رہی ہیں۔ بجلی کا بل بروقت ادا نہ ہو سکے تو اس پر دس فیصد زائد سود جرمانہ کے نام پر ڈال دیا جاتا ہے۔ بیمہ کمپنیوں کا سارا کاروبار سود کی بنیاد پر چل رہا ہے۔ سرکاری ملازمین مثلاً ٹیچر حضرات اور دوسرے سول اور فوجی ملازمین کی تنخواہ میں سے ہر ماہ حکومت کچھ رقم کاٹ لیتی ہے۔ وہ رقم جمع ہوتی رہتی ہے اور اسکے ساتھ اس کا سود بھی شامل ہوتا رہتا ہے۔ ریٹائر ہونے پر وہ رقم مع سود ملازم کو دی جاتی ہے۔ اس کا نام پراویڈنٹ فنڈ رکھا ہوا ہے۔ اس میں سے صرف اپنی تنخواہ کی رقم لینی جائز ہے۔ سود کی رقم ہرگز نہیں لینی چاہیئے۔ حکومت کو لکھ دیا جائے کہ ہمارے پراویڈنٹ فنڈ میں سود شامل نہ کیا جائے تو حکومت شامل نہیں کرتی۔

کاروبار کا اسلامی طریقہ:

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر کسی کو رقم کاروبار کے لئے دینے کی جائز صورت کیا ہے؟ میرے بھائیو! وہ مضاربت ہے یعنی نفع ونقصان کی شراکت۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو رقم دی مثلاً دس ہزار روپے دیئے کہ تم اس سے تجارت کرو۔ نفع ہمارے درمیان نصف نصف ہوگا۔ نقصان میں بھی ہم دونوں شریک ہوں گے۔ اب اس نے اس رقم سے تجارت شروع کر دی۔ سال یا چھ ماہ بعد یا جو مدت مقرر ہوئی، حساب کیا تو ایک ہزار روپے نفع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوا۔معاہدے کے مطابق پانچ سو روپے رقم والے کو مل جائیں گے اور پانچ سو روپے محنت کرنے والے کو مل جائیں گے۔لیکن اللہ نہ کرے اگر نقصان ہو جائے، دس ہزار میں سے ایک ہزار خسارہ ہو گیا یا دس ہزار ہی ضائع ہو گیا۔تجارت میں اس قسم کے نشیب و فراز آ جاتے ہیں تو یہ نقصان کس کے ذمے پڑے گا۔عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نقصان بھی نصف نصف ہو گا مثلاً ایک ہزار نقصان ہوا تو پانچ سو روپے رقم والے کا نقصان ہو گا اور پانچ سو روپے محنت کرنے والے کے ذمہ پڑیں گے کہ وہ پورا کر کے رقم کے مالک کو دے لیکن بھائیو یہ غلط ہے۔حقیقت یہ ہے کہ رقم کا جتنا نقصان بھی ہو جائے' وہ رقم والے کا ہی ہو گا۔محنت والے کے ذمے کوئی رقم نہیں ڈالی جائے گی۔کیونکہ اس تجارت میں دو چیزیں شریک تھیں۔ایک سرمایہ دوسری محنت۔نفع کی صورت میں آدھا نفع سرمایہ والے کو مل گیا۔آدھا محنت والے کو۔نقصان کی صورت میں سرمایہ والے کو سرمائے کا نقصان ہوا۔محنت کرنے والے کو محنت کا وہ سارا سال محنت کرتا رہا تا کہ اسے نفع ملے۔اب کیا اتنا خسارا اسے کم ہے کہ اس کی پورے سال کی محنت ضائع ہو گئی۔وہ کچھ بھی حاصل نہ کر سکا۔اگر اس سے خسارے کی رقم کا نصف بھی وصول کیا جائے تو کتنا بڑا ظلم ہو گا۔علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ مضاربت کی صورت میں سرمایہ کا سارا نقصان مال والے کے ذمے پڑے گا۔اگر کوئی کہے کہ اس طرح تو بے ایمانی سے محنت والے نقصان ہی ظاہر کریں گے اور سرمایہ کھا جائیں گے۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اسے پہلے بے ایمان سمجھتے تھے تو آپ نے اسے اپنی رقم کیوں دی اور اگر اب بے ایمانی ثابت ہوئی ہے تو آپ دلیل سے ثابت کر کے سارا نقصان اس سے وصول کر سکتے ہیں اور اگر بے ایمانی ثابت نہیں ہوئی بلکہ اتفاقاً ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ نقصان ہو گیا تو یہ نقصان محنت والے کے ذمے ڈالنا ظلم ہو گا۔

جنس کے بدلے صرف نقد جنس:

اس سے پہلے میں نے سود کی ایک صورت پر گفتگو کی اور وہ تھی کسی کو قرض دے کر مدت کے عوض سود وصول کرنا۔اب میں سود کی دوسری صورت بیان کرتا ہوں جسے عام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لوگ جانتے ہی نہیں۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو' نمک کے بدلے نمک، برابر برابر، نقد ونقد (ہونا چاہئے) جس نے زیادہ لیا' اس نے سودی معاملہ کیا۔ (۱۵۱)

صحیح بخاری میں ہی عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

''جب یہ قسمیں مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو جب ہاتھوں ہاتھ نقد ہو۔''

مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کی خرید وفروخت میں دو چیزوں کا خیال رکھو۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ برابر ہوں اور دوسری شرط یہ کہ نقد ونقد ہوں۔ جس وقت ایک طرف سے سونا دیا جائے تو دوسری طرف سے اتنا ہی سونا اسی وقت دے دیا جائے۔ اور اگر یہ جنسیں مختلف ہوں۔ مثلا ایک طرف سے سونا دیا گیا۔ دوسری طرف سے چاندی دی گئی۔ ایک طرف سے گندم دی گئی۔ دوسری طرف سے جَو دیئے گئے تو اس کے لئے لازمی شرط ہے کہ نقد ونقد ہوں۔ اس میں ادھار جائز نہیں۔ کمی بیشی جائز ہے۔ مثلا ایک شخص کہتا ہے' میں نے یہ چاندی فروخت کرنی ہے دوسرا شخص اپنا سونا دکھاتا ہے، دونوں پسند کرنے کے بعد طے کر لیتے ہیں کہ چاندی والا دو کلو چاندی دے کر دو تولے سونا لے گا، اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جس وقت چاندی دے، اسی وقت سونا وصول کرے۔ اس میں دیر کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر دیر کرے گا تو سود ہے۔

صحیح بخاری میں مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہوا ہے کہ ان کے پاس سو دینار تھے۔ وہ ان کے عوض چاندی کے سکے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے

---

(۱۵۱) صحیح مسلم : كتاب المساقاة والمزارعة : باب الربا ـ ص: ۱۱/ ۱۴ـ۱۵' صحيح بخاري: كتاب البيوع: باب بيع الفضة بالفضة۔ رقم الحديث:۲۱۷۶ـ۷۷ ص:۴۲۸

(۱۵۲) صحیح مسلم= كتاب المساقاة : باب الربا:۱۱/ ۱۴' أبوداؤد= كتاب البيوع : باب فى الصرف۔رقم الحديث: ۳۳۵۰۔ص:۳/ ۲۴۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کی بات طے ہوگئی وہ سونا لے کر ہاتھ میں الٹ پلٹ کرنے لگے پھر کہنے لگے۔ غابہ سے میرا خازن آئے گا تو تمہیں چاندی دے گا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہ سن رہے تھے۔ فرمانے لگے اللہ کی قسم جب تک تم ان سے چاندی وصول نہ کرلو ان سے جدا نہیں ہوگے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے سونا چاندی کے بدلے سود ہے۔ مگر نقد و نقد۔(۱۵۳)

یاد رہے کہ سونے کی سونے کے ساتھ یا سونے کی چاندی کے ساتھ بیع ہو تو ادھار منع ہے اسی طرح گندم، جو اور نمک کی آپس میں بیع ہو تو ادھار منع ہے البتہ گندم، جو اور نمک وغیرہ کی سونے یا چاندی کے ساتھ بیع ہو تو ادھار جائز ہے کیونکہ سونا اور چاندی تمام چیزوں کے لئے بطور قیمت استعمال ہوتے ہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ فوت ہوئے تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تین صاع جو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔(۱۵٤)

نوٹ اور سود:

سود کی اس دوسری قسم میں اس وقت تمام دنیا پھنس چکی ہے۔ تمام مسلمان ممالک بھی اس میں گرفتار ہیں اور افسوس اس بات کا کہ کسی کو اس بات کا علم ہی نہیں کہ ہم سودی معاملے میں گرفتار ہیں۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس سونا ہو یا چاندی اور وہ اسے فروخت کرنا چاہتا ہو تو اسے سونے یا چاندی کی صورت میں قیمت نقد نہیں ملے گی بلکہ نوٹ کی صورت میں ملے گی۔ اسی طرح اگر وہ بازار سے سونا یا چاندی خریدنے کے لئے جائے تو سونا یا چاندی خرید کر اس کی قیمت نقد سونے یا چاندی کی صورت میں ادا نہیں کرے گا بلکہ نوٹوں کی صورت میں ادا کرے گا۔ یہ نوٹ خود نہ سونا ہے نہ چاندی۔ ان پر صرف ضمانت لکھی ہوئی ہے کہ یہ نوٹ رکھنے والا اگر چاہے تو 100 روپیہ یا 1000 روپیہ یا جتنی مالیت کا نوٹ ہے، اس کے برابر حکومت کے بنک سے سونا یا چاندی یا جو جنس لینا چاہے لے سکتا ہے۔ اب سارا کاروبار انہی نوٹوں پر چل رہا ہے۔

(۱۵۳) صحیح بخاری=کتاب البیوع : باب ما یذکر فی بیع الطعام و الحکرة رقم:٢١٣٤۔ص:٤٢١

(۱۵٤) صحیح بخاری = کتاب الجهاد و السیر : باب ما قیل فی درع النبی صلی الله علیه وسلم رقم:٢٩١٦۔ص:٥٩١

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت کو سود قرار دیا ہے کہ ایک طرف سے سونا یا چاندی دی جائے، دوسری طرف سے اسی وقت نقد قیمت نہ دی جائے تو جو شخص نوٹ دے رہا ہے' کیا اس نے سونا یا چاندی دی ہے' ہرگز نہیں بلکہ وہ سونا یا چاندی نوٹ والے کے پاس تو ہے ہی نہیں کہ وہ ادا کر سکے۔ وہ تو اس بینک میں ہے جس نے اسے جاری کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شاطر اور عیار یہود و ہنود نے بینکنگ کا نظام بنا کر تمام مسلمان ملکوں کے اموال اپنے بنکوں میں جمع کر کے انہیں نوٹ جاری کر دیئے ہیں۔ اب لوگوں کے ہاتھ میں نہ سونا ہے نہ چاندی نہ کوئی اور قیمت رکھنے والی چیز خواہ وہ پاکستان کے لوگ ہوں یا سعودی عرب کے یا کسی اور ملک کے ان کے ہاتھ میں قیمت بننے والی کوئی چیز نہیں۔ نہ سونا نہ چاندی۔ ان کے ہاتھ میں صرف نوٹ ہیں جن پر ان لوگوں کی طرف سے سونا یا چاندی ادا کرنے کی ضمانت لکھی ہوئی ہے جن کے بنکوں میں سونا جمع ہے۔ اب قیمت کے اصل مالک تو وہ ہیں اور وہ شخص جس کے پاس نوٹ ہیں صرف اس بات پر اپنی اصل مالیت سے دستبردار ہو گیا ہے کہ کرنسی نوٹ اٹھانے میں ہلکے ہیں اور اسے سونا یا چاندی کے سکے اٹھانے کے بوجھ سے خلاصی ملی ہوئی ہے۔ اس تن آسانی میں نہ اسے یہ فکر ہے کہ وہ سودی کاروبار میں ملوث ہو کر ملعون بنا ہوا ہے۔ نہ یہ کہ دنیا میں بھی اس کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ آپ دیکھیں جو لوگ اپنی مالیت نوٹ کی صورت میں اپنے پاس رکھنے پر قانع ہیں ان سے کیا سلوک ہوتا ہے۔ حکومت بنکوں کی مالک ہے اور اسی کے پاس اصل مالیت سونا یا چاندی ہے، جب چاہتی ہے اعلان کر دیتی ہے کہ روپے کی قیمت اتنے فیصد کم کر دی گئی ہے۔ مثلاً پچھلے دنوں روپے کی قیمت 60 فیصد تک کم کر دی گئی۔ اس اعلان کے بعد جس شخص کے پاس سو روپے کا نوٹ ہے اس کی قیمت صرف چالیس روپے کے برابر رہ گئی اور اسے سونا بھی صرف چالیس روپے کے برابر ملے گا۔ باقی حکومت غصب کر گئی بلکہ اب تو حکومت کے بنکوں میں بھی سونا بہت کم ہے۔ سونا سوئٹزر لینڈ میں یہودیوں کے بنکوں کے پاس ہے۔ حکومتیں سونے کے بغیر ہی نوٹ چھاپتی چلی جاتی ہیں لہذا ان کے نوٹوں کی قیمت کا تعین بھی سونے کے اصل مالک یہود و نصاریٰ کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نوٹوں کے ساتھ سونا چاندی خریدنے یا بیچنے کی صورت میں نقد کی شرط مفقود ہونے کی وجہ سے اس کے سودی کاروبار ہونے کی وضاحت تو ہو چکی۔ اس کے علاوہ اس میں ایک اور قباحت بھی ہے، وہ یہ ہے کہ جو چیز آدمی کے قبضے میں نہ آئی ہو۔ وہ آگے فروخت کرنی جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شے تیرے پاس نہیں، اسے مت فروخت کر۔''

جب آدمی کسی کو نوٹ دیتا ہے اور اس سے کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ اسے ایسی چیز دے رہا ہے جو حقیقت میں اس کے پاس ہے ہی نہیں بلکہ بنک کے پاس ہے اس کی وضاحت اس واقعہ سے ہوتی ہے جو صحیح مسلم میں مذکور ہے۔

ہوا یہ کہ مروان بن الحکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو جو وظائف دینے تھے ان کی جگہ صک دے دیئے۔ صک وہ کاغذ ہوتا ہے جس پر حکومت کے ذمے قرض کا اقرار ہوتا ہے۔ کہ اس صک کے حامل کو اتنی جنس دی جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں نوٹ کہہ لیجئے۔ لوگوں نے وہ صک آگے فروخت کر کے جنس خریدنا شروع کردی۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ((احللت بیع الربا)) آپ نے سودی بیع حلال کردی۔ اس پر مروان نے کہا میں نے تو ایسا نہیں کیا۔''

---

(۱۵۵) ابوداؤد=کتاب البیوع : باب فی الرجل یبیع ما لیس عندہ۔ رقم الحدیث:۳۵۰۳۔ ص:۳/۲۸۳ 'ترمذی = کتاب البیوع باب: ما جاء فی کراھیة بیع ما لیس عندك۔ رقم الحدیث:۱۲۳۲۔ص:۳/۵۲۵ 'نسائی = کتاب البیوع : باب بیع ما لیس عند البائع۔ ص: ۳/۹۵۴ 'ابن ماجه ابواب التجارات۔ باب النھی عن بیع ما لیس عندك و عن ربح ما لم یضمن۔ رقم الحدیث:۲۲۲۱۔ص:۲/۱۶

(۱۵۶) صحیح مسلم: کتاب البیوع : باب بطلان بیع المبیع قبل القبض:ص:۱۰/۱۷۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ابو ہریرۃ رضی اللہ نے فرمایا، آپ نے صکوں کی بیع حلال کر دی ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ پورا وصول نہ کرلیا جائے تو مروان نے خطبہ دیا اور صک فروخت کرنے سے منع کر دیا۔ سلیمان کہتے ہیں، میں نے سپاہیوں کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں سے صک واپس لے رہے تھے۔''

دوسری صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف غلہ ہی نہیں، کوئی بھی چیز قبضے میں آنے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے۔ (بیع سلم اس سے مستثنیٰ ہے)

اب جن حضرات کے پاس نوٹ ہیں، انہوں نے چونکہ حکومت سے وہ چیز وصول نہیں کی جو اس پر لکھی ہوئی ہے۔ اس لئے اسے آگے فروخت کرنا منع ہے، اگر ایسا کرے گا تو یہ سود ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کی بہترین مثال ہے اور مروان کی سعادت مندی پر دلالت کرتا ہے۔ کاش! آج بھی کوئی مسلم حکمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر نوٹوں کے اس سودی سلسلے کو ختم کرنے کی جرأت کر سکے۔ بعض علماء اور مفتی حضرات فرماتے ہیں کہ یہ نوٹ ہی مالیت ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ لین دین جائز ہے۔ میرے بھائیو یہ عجیب مالیت ہے کہ حکومت کے منہ سے ایک لفظ نکلتا ہے تو مالیت آدھی رہ جاتی ہے اور چند دنوں کے بعد دوسرا اعلان آتا ہے تو مالیت چوتھا حصہ رہ جاتی ہے اگر حکومت نوٹ منسوخ کر دے اور کوئی شخص اعلان کردہ تاریخ تک حکومت سے نوٹ نہ بدلوا سکے تو ساری مالیت ہی ختم ہو جائے گی۔ آپ غور فرمائیں اگر اس کے پاس سونا ہوتا یا چاندی یا گندم یا کوئی اور جنس تو کسی کے اعلان سے اس کی قیمت کم یا ختم ہو سکتی تھی۔

سودی نظام سے بچنے کا واحد حل:

اب اگر یہ سودی سلسلہ ہے تو ہم اسے کس طرح بدل سکتے ہیں۔ میرے بھائیو جب تک دنیا پر یہود و نصاریٰ اور دوسرے کفار کا تسلط ہے، ہم اسے نہیں بدل سکتے۔ اس مرض کا علاج جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کچھ نہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ کفار اور ان کے گماشتوں کے تسلط کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجہ سے ہم اس سود کو سود سمجھ ہی نہیں رہے۔ یہ جہاد فی سبیل اللہ کے بغیر ختم نہیں ہوگی۔ آپ لوگوں کو لاکھ اسلامی معیشت سنائیں سمجھائیں جب تک اللہ تعالی کا کوئی خاص بندہ جہاد کے ذریعہ اللہ تعالی کا قانون نافذ کر کے اس کی عملی صورت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے غلبے کے زمانے میں قائم تھی ، سامنے نہیں لائیگا ، صرف تقریروں اور مقالوں سے لوگ نہیں سمجھ سکیں گے۔ جب تک وہ مبارک وقت نہیں آتا، ہم موجودہ نظام کے سامنے بے بس ہیں، نوٹوں سے لین دین مجبوری بن چکی ہے۔ حکومت جب چاہتی ہے اس روپے کی قیمت کم کر کے ہمارا مال چھین لیتی ہے۔ مگر ہم اُف تک نہیں کر سکتے اور صرف یہی نہیں بلکہ نوٹوں پر تصویر بھی ہے۔ کسی پر جناح کی تصویر ہے، کسی پر قبر کی تصویر ہے جس کی اللہ کے علاوہ پوجا کی جاتی ہے ، صرف 2 روپے کا نوٹ ہے جس پر کوئی ناجائز تصویر نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جہاں تصویر ہو وہاں فرشتہ رحمت نہیں آتا۔(۱۵۷)

اس صورت میں صرف اللہ کے اس فرمان سے کچھ تسلی ہوتی ہے کہ:

''اللہ تعالی نے تمہارے لئے کھول کر وہ چیزیں بیان کردی ہیں جو تم پر حرام کی ہیں مگر جس کی طرف تم مجبور کر دیئے جاؤ۔''

کوئی شخص مجبوری کی وجہ سے حرام کو حرام سمجھ کر ضرورت کے مطابق استعمال کرے تو امید ہے کہ جب مجبوری دور ہوگی تو اسے چھوڑ دے گا۔ مگر وہ شخص جو اسے جائز ہی سمجھ لے، وہ اسے کس طرح چھوڑے گا۔ پھر مجبوری کی بھی کئی صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ زندگی کا وہ معیار قائم نہیں رہتا جس کی نفس خواہش کرتا ہے، بیوی بچوں کا لباس، رہائش معاشرتی وقار وہ

---

(۱۵۷) صحیح بخاری = کتاب بدء الخلق : باب اذا وقع الذباب فی شراب أحدکم ۔ رقم: ۳۳۲۲ ۔ص:۶۷۶، ابوداؤد = کتاب اللباس : باب فی الصور۔ رقم الحدیث: ۴۱۵۵۔ ص:۴/۷۳، ترمذی = کتاب الأدب ، باب ما جاء أن الملائکۃ لا تدخل بیتا فیه صورۃ و لا کلب۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ النسائی : کتاب الصید۔ باب امتناع الملائکۃ من دخول بیت فیه کلب۔ رقم:۳۹۹۳۔ ص:۳/۸۹۶

(۱۵۸) الانعام=۶/۱۱۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں رہتا جو ہم چاہتے ہیں اور ایک یہ ہے کہ جسم و جان کا رشتہ قائم رکھنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ عام استعمال میں نوٹوں کا سلسلہ تقریباً اسی سے ملتا جلتا ہے۔اس کے بغیر نہ سفر کر سکتے ہیں نہ کوئی خرید و فروخت۔اسی لئے اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ ہمارے اضطرار کی وجہ سے معاف فرمائے گا۔ان شاءاللہ

ہاں اگر کسی کے پاس کچھ رقم جمع ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ فوراً سونا یا کوئی اور جنس خرید کر رکھ لے جو خود قیمت رکھتی ہو تاکہ یہودی اور ان کے گماشتے ہماری مالیت پر قابض نہ رہیں اور نہ ہی روپے کی قیمت کم کر کے ہمارا مال غصب کر سکیں۔

قسطوں کا مسئلہ:

اس کے علاوہ سود کی اور بھی بہت سی صورتیں ہیں جنہیں ہم چھوڑ سکتے ہیں مگر ان میں گرفتار ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و فروخت کی وہ سب صورتیں حرام فرما دی ہیں جن میں سود کی آمیزش ہے۔ان میں سے ایک صورت وہ ہے جو ترمذی کی صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع فرمایا۔''

اس کی تشریح اہل علم یہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نقد لو تو اتنی قیمت ہے اور اگر اُدھار لو تو اور قیمت ہے۔مثلاً نقد دس روپے کی ہے اور ادھار پندرہ روپے کی۔بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مگر اس کے منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس بات کا تعین نہیں کیا گیا کہ وہ نقد لے گا یا ادھار اگر پہلے طے کر لے کہ میں تمہیں نقد دوں گا یا ادھار دوں گا تو جائز ہے۔اصل سبب ایک قیمت کا معلوم اور متعین نہ ہونا ہے۔اگر معلوم ہو جائے کہ نقد لینا ہے، اسے دس روپے میں دے تو ٹھیک ہے یا طے ہو جائے کہ ادھار لینا ہے اور پندرہ روپے میں دے تب بھی ٹھیک ہے۔یہ رائے کئی جید علماء بھی دیتے ہیں۔انہوں نے اسے جائز قرار دیا ہے۔مثلاً ایک چیز نقد

(١٥٩)ترمذی = كتاب البيوع: باب ما جاء في النهي عن بيعتين في بيعة ۔رقم:١٢٣١۔ ص:٣/٥٢٤،
صحیح نسائی = كتاب البيوع : باب بيعتين في بيعة ۔علامہ الالبانی نے اسے حسن صحیح کہاہے۔رقم الحدیث:٤٣١٨۔
ص:٣/٩٥٨

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لاکھ روپے کی اور قسطوں پر سوا لاکھ کی بشرطیکہ پہلے طے ہو جائے کہ نقد لینی ہے یا ادھار لینی ہے۔

میرے بھائیو...... جہاں تک میں نے احادیث کا مطالعہ کیا ہے اور پڑھا ہے، ان علماء کی بات درست نہیں کیونکہ ابوداؤد شریف میں یہی حدیث تفصیل کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص ایک بیع میں دو بیع کرتا ہے یا تو کم قیمت لے یا پھر وہ سود ہوگا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اس بیع کی حرمت کا اصل سبب سود ہے قیمت کا غیر متعین ہونا نہیں ہے۔ آپ غور کریں اور دانائی سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ کسی شخص کو اگر آج قیمت ملے تو دس روپے کی چیز دیتا ہے اور اگر ایک ماہ بعد قیمت ملنی ہے تو وہ پندرہ روپے کی دیتا ہے۔ وہ پانچ روپے زائد کس چیز کے لے رہا ہے۔ صاف ظاہر ہے اس نے وہ پانچ روپے مدت کے عوض لئے ہیں اور یہی سود ہے۔

ہماری حکومتوں نے لوگوں کو سود میں پھنسانے کیلئے کہا کہ کارخانے لگاؤ۔ اتنے فیصد سود پر رقم ہم مہیا کریں گے۔ جو کارخانہ نہ لگا سکے انہیں پیلی ٹیکسیاں اور گاڑیاں قسطوں کے سود پر دے دیں۔ کوشش یہ ہے کہ ذہن کے کسی کونے میں سود سے نفرت باقی نہ رہے۔ اب ایک سکیم یہ ہے کہ تم قرض لے لو۔ ایک سال تک سود نہیں لگے گا۔ بعد میں لگے گا۔ یہ بھی سود میں پھنسانے کی ترکیب ہے۔ قرض لینے والے نے یہ تو مان لیا کہ سال تک ادا نہ کر سکا تو سود دوں گا اور پھر شاید ہی کوئی سود کے اس پھندے میں پھنسنے کے بعد نکل سکے۔

حرام کی ایک اور صورت:

بیع کی ایک اور صورت جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ وغیرہ کی صحیح حدیث میں بیان ہوئی ہے۔(١٦١)

(١٦٠) ابو داؤد= کتاب البیوع: باب فیمن باع بیعتین فی بیعة : رقم الحدیث:٣٤٦١۔ص:٣/٢٧٤

(١٦١)النسائی= کتاب البیوع:باب سلف و بیع رقم الحدیث:٤٣١٥۔٤٣١٦۔٤٢٩٧۔ البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ ابوداؤد = کتاب البیوع ٔباب فی السلف ٔرقم الحدیث:٣٤٦٣ ۔الترمذی=کتاب البیوع:باب ما جاء فی السلف فی الطعام والتمر رقم:١٣١١ ۔ابن ماجه /رقم الحدیث:٢١٨٨ ۔دارقطنی=کتاب البیوع ٔرقم الحدیث:٢٨٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض اور بیع سے منع فرمایا ہے۔۔''

اس کی صورت یہ ہے کہ آپ کسی شخص سے کہتے ہیں کہ مجھے ایک ہزار روپے قرض دے دو۔ وہ کہتا ہے ٹھیک ہے۔ ہزار روپے قرض لے لو مگر شرط یہ ہے کہ اس ہزار روپے سے تم جو کچھ خریدنا چاہتے ہو، وہ صرف مجھ سے خرید سکتے ہو۔اب اگر وہ رقم لے کر بازار میں جائیں تو وہ چیز سستے داموں مل سکتی ہے مگر آپ اس سے مہنگی خریدیں گے صرف اس لئے کہ آپ نے اس سے قرض لیا ہے۔اس حرام صورت میں بھی پاکستان اور دوسرے مسلمان ممالک بری طرح جکڑے ہوئے ہیں ۔آپ نے سنا ہوگا امریکہ ہمیں امداد دیتا ہے حالانکہ وہ امداد ہرگز نہیں دیتا وہ تو رقم سود پر دیتا ہے۔ہم نہ لینا چاہیں تب بھی دیتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ شرط بھی ہوتی ہے کہ اس رقم سے تم جو اسلحہ مشینری وغیرہ خریدنا چاہتے ہو صرف مجھ سے خریدو۔ کسی دوسرے سے نہیں خرید سکتے۔ اگر روپے ہمارے ہاتھ میں ہوں تو جو چیز وہ ہمیں دس ہزار روپے کی دے رہا ہے، جاپان یا دوسرے ممالک سے ایک ہزار روپے میں مل سکتی ہے۔مگر ہم امریکہ سے لینے پر مجبور ہیں۔اس قرض کا سود الگ بھی دیں گے اور کئی گنا زیادہ قیمت پر اس کی چیزیں بھی خریدیں گے اور کہا یہی جائے گا کہ ہماری امداد آرہی ہے اور نام رکھا ہوا ہے۔''ایڈ''۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ''ایڈ'' بھی اسی عذاب سے ملتی جلتی چیز ہے۔ جو قوم لوط کا عمل کرنے والے ملعونوں پر اللہ تعالی نے ''ایڈز'' کی صورت میں مسلط کیا ہے۔سوال یہ ہے کہ اس بیماری کا علاج کیا ہے؟ میرے بھائیو! اس کا علاج بالکل آسان ہے۔ وہ یہ ہے کہ پختہ ارادہ کرلیں اور صاف اعلان کردیں کہ ہم نے قرض لیا ہے، انہیں صرف اصل رقم ادا کریں گے اور جن لوگوں کو قرض دیا ہے۔ان سے صرف اصل رقم لیں گے۔کئی لوگ کہتے ہیں کہ کاروبار کیسے چلے گا؟ کاروبار ان شاءاللہ پہلے سے بہتر چلے گا۔جس ملک کو آپ نقد قیمت ادا کریں گے، کیا اس کا دماغ خراب ہے کہ وہ آپ کو آپ کی مطلوبہ چیز نہ دے گا۔امریکہ سے خریدنا کوئی ضروری ہے۔کیا اس کے علاوہ کسی ملک سے کوئی چیز نہیں ملتی؟ آپ کسی دوسرے ملک سے لے لیں۔آپ کو وہ چیز اچھی بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ملے گی اور سستی بھی۔لیکن اس صورت میں امریکہ اور وہ ملک جنھوں نے ہمیں اپنے سودی پنجے میں پھنسا رکھا ہے۔ ہم سے جنگ کریں گے، لڑیں گے کہ ہاتھ آیا شکار کیوں نکل کر جارہا ہے۔ پھر اس جنگ کے لئے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔اگر انسان اللہ تعالی پر توکل کرے تو اللہ تعالی مدد کرتا ہے۔امریکہ تو اب بھی ہمارا دشمن ہے۔ دشمنی میں کچھ اور بڑھ گیا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔سود چھوڑنے سے ہمیں یہ فائدہ ہوگا کہ اللہ تعالی سے جو جنگ ہم نے شروع کر رکھی ہے ختم ہو جائے گی۔اس سے ہماری صلح ہوگی تو پھر کوئی دشمن ہمارے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا۔اگر یہی حالت رہی اور ہم سود پر ہی قائم رہے تو ہمارے بچنے کی صورت نہیں۔ادھر امریکہ دشمن ہے، ادھر ہندوستان سے جنگ کا خطرہ ہے پھر اس کے ساتھ جس سے مدد کی امید ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے بھی کھلا اعلان جنگ ہے تو پھر ہم واقعی نہیں بچ سکتے۔اگر بچنا ہے تو ہمیں سودی کاروبار چھوڑ کر اللہ تعالی سے معاملہ درست کرنا ہوگا۔پھر کوئی بھی ہمارے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا۔

کوئی چیز قبضے میں کئے بغیر بیچنا حرام ہے:

سود کی ایک صورت جس میں بے شمار لوگ پھنسے ہوئے ہیں، نوٹوں کے ضمن میں مختصر بیان ہوئی ہے۔اس کی مزید تھوڑی سی تفصیل سنیں۔صحیح بخاری اور مسلم میں ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص غلہ خریدے، اس وقت تک اس کو فروخت نہیں کرسکتا جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ کر لے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''تم دیکھتے نہیں کہ غلہ اپنی جگہ پڑا رہتا ہے اور وہ سونے کے ساتھ سونا خریدتے ہیں۔'' (١٦٢)

---

(١٦٢) صحیح بخاری=کتاب البیوع: باب ما ینکر فی بیع الطعام والحکرة۔رقم الحدیث: ٢١٣٢۔٢١٣٣۔ ص: ٤٢١ ' صحیح مسلم= کتاب البیوع: باب بطلان بیع المبیع قبل القبض ۔ ص: ١٠/١٦٨ ' صحیح نسائی = کتاب البیوع: باب بیع الطعام قبل ان یستوفی۔ رقم الحدیث: ٤٢٨٢ تا ٤٢٨٩۔ البانی نے اسے صحیح کہا ہے ص: ٣/٩٠٢' ابن ماجه = أبواب التجارات باب النهى عن بيع الطعام قبل ما لم یقبض ۔رقم الحدیث: ٢٢٦١۔ص: ٢/٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مثلاً کوئی شخص غلہ سے بھرا ہوا ایک گودام خریدنا چاہتا ہے۔ بنک سے پوچھا' اس کی قیمت کیا ہے؟ اس نے بتایا دس لاکھ روپے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ یہ لیجئے دس لاکھ روپے۔ غلہ میرا ہو گیا۔ اب یہ غلہ اٹھاتا نہیں۔ وقتاً فوقتاً اسکا ریٹ پوچھتا رہتا ہے ایک ماہ کے بعد پتہ چلا کہ اب اسکا ریٹ پندرہ لاکھ ہے۔ اس نے فون پر کسی پارٹی کے ہاتھ پندرہ لاکھ روپے میں فروخت کر دیا۔ دس لاکھ دیا تھا۔ ایک ماہ بعد پندرہ لاکھ لے لیا۔ غلے کا صرف نام استعمال ہوا ہے۔ یہ تجارت نہیں ہے۔ نہ اس نے کوئی چیز اٹھائی نہ فروخت کی۔ پیسے سے پیسہ خریدا۔ یہ خالص سود ہے۔ آپ دیکھیں۔ اس وقت اکثر تجارت اسی طرح ہو رہی ہے۔ اس میں صرف غلے ہی کی بات نہیں۔ کوئی بھی چیز ہو، قبضے میں آنے سے پہلے فروخت کرنی درست نہیں۔ اب اس کا نقصان دیکھیں اگر وہ اس چیز کو اپنے قبضے میں لے کر فروخت کرتا تو بہت برکت ہوتی۔ ایک تو یہ کہ وہاں اٹھانے کے بعد وہ اس چیز کو فوراً فروخت کرتا کیونکہ ہر ایک شخص کے پاس گودام نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے لئے چیزیں وافر بازار میں موجود رہتیں اور سستی دستیاب ہوتیں۔ اب کیا ہوتا ہے۔ چیز ایک ہی جگہ پڑی ہوئی ہے۔ قیمت پر قیمت لگ رہی ہے۔ باہر سے مال آیا۔ ایک جگہ رکھ دیا گیا۔ جس نے منگوایا تھا، اس نے منافع لے کر دس لاکھ میں بیچ دیا۔ دوسرے نے بارہ لاکھ میں بیچا۔ تیسرے دن وہی پندرہ لاکھ میں بکا۔ اب پھر امید ہے، قیمت بڑھے گی۔ چیز گودام میں پڑی رہے گی۔ روپے پر روپیہ لگتا رہے گا۔ اور لوگ منافع کے نام پر سود کھاتے جائیں گے۔ اس سود میں بڑے بڑے متشرع لوگ گرفتار ہیں۔ دفتر میں فون رکھا ہوا ہے اور تجارت کے نام پر سود کا کاروبار کر رہے ہیں۔ کبھی نہیں سوچتے کہ ہم یہ مال جو حرام طریقے سے کما رہے ہیں، اگر آج مر جائیں تو ہمارے مرنے کے بعد اس سے فائدہ دوسرے اٹھائیں گے۔ بھلا اس سے بڑھ کر کون خسارے میں ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی عاقبت برباد کر لے۔

بت فروشی کی نئی صورتیں :

ایک اور حرام کاروبار سنئے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال مکہ میں خطاب فرمایا:

"اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام کردی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردار کی چربیوں کے متعلق فرمایئے۔ ان کے ساتھ کشتیوں کو تیل لگایا جاتا ہے اور لوگ ان سے چراغ جلاتے ہیں، آپ نے فرمایا نہیں۔ وہ حرام ہیں۔ اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو برباد کرے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کی چربیاں حرام کیں تو انہوں نے اسے پگھلایا۔ پھر فروخت کیا اور اس کی قیمت کھا گئے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے جو چیز حرام کی ہے، اسے فروخت کرنا بھی حرام ہے اور اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے۔ اسی طرح شراب خنزیر اور مردار بیچنا اور ان کی قیمت کھانا بھی حرام ہے۔ بت کی قیمت سے اہل علم نے استدلال فرمایا کہ ایسی کتابیں جن میں شرک کی تبلیغ، کفر کی اشاعت ہے، انہیں بیچنا، ان کی قیمت کھانا بت فروشی کے مترادف ہے۔ یہ بت فروشی ہمارے کئی اہلحدیث بھائی بھی کرتے ہیں۔ شاید ہی کوئی مکتبہ ہو جو اس کام سے پرہیز کرتا ہو ورنہ آپ کو توحید و سنت کے علمبرداروں کے مکتبہ سے شرک و بدعت پر مشتمل ہر کتاب ملے گی۔ امیر حمزہ کا

(۱۶۳) صحیح بخاری= کتاب البیوع : باب بیع المیتة والأصنام۔ رقم الحدیث:۲۲۳۶۔ص:۴۳۸ و ایضاً رقم الحدیث:۲۲۲۴۔۲۲۲۳۔ص:۴۳۶' صحیح مسلم= کتاب المساقاة : باب تعلیم بیع الخمر ۔ ص:۱۱/۵' ابن ماجه= أبواب التجارات: باب ما لا یحل بیعه ۔رقم الحدیث:۲۲۰۲۔ص:۲/۱۱ ' ابوداؤد = کتاب البیوع : باب ثمن الخمر والمیتة ۔ رقم الحدیث:۳۴۸۶۔ص:۳/۳۷۹ ' صحیح نسائی= کتاب البیوع: باب بیع الخنزیر ۔ رقم الحدیث:۴۳۵۴' ارواء الغلیل:۱۲۹۰۔ص:۵/۱۳۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قصہ، بی بی فاطمہ کا قصہ، عہد نامہ، گنج العرش، درود تاج، کونڈوں کی کتاب وغیرہ ان سے پوچھا جائے، آپ یہ کیا کررہے ہیں تو کہتے ہیں بریلوی بیچتے ہیں۔ اگر ہم نہیں بیچیں گے تو لوگ ان سے جا کر لے لیں گے تو ہم کیوں نہ بیچیں۔ استغفر اللہ کتنی لغو دلیل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کافر بت بیچتے ہیں اور لوگ ان سے خریدتے ہیں تو ہم بھی بت بیچ کر وہ نفع کیوں نہ اٹھائیں بلکہ بت سازی کا کارخانہ کیوں نہ لگائیں۔ نہیں میرے بھائی۔ یہ بات غلط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا ہے۔ اسی طرح سگریٹ کا کاروبار حرام ہے۔ حرام چیز کا کاروبار بھی حرام ہے۔ آخر میں رسول اللہ کا فرمان سنئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص واقعی حرام سے بچنا چاہتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہئے:

''نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حلال ظاہر

(١٦٤) صحیح بخاری= کتاب الایمان: باب فضل من استبراء لدینه۔ رقم الحديث:٥٢ص:١٥ ' وأيضاً: كتاب البيوع : باب الحلال بين والحرام بين و بينهما مشتبهات رقم الحديث:٢٠٥١ص:٤٠٥ ' صحيح مسلم= كتاب المساقاة باب أخذ اطلال و ترك الشبهات ـ ص: 27/11' أبو داؤد =كتاب البيوع: باب اجتناب الشبهات۔ رقم الحديث: ٣٣٢٩۔ص:٣/٢٤٣ 'ترمذی = كتاب البيوع : باب ما جاء فی ترك الشبهات۔ رقم الحديث: ١٢٠٥۔ص:٣/٥٠٢ ' صحيح نسائی= كتاب البيوع : باب اجتناب الشبات فی الكسب۔ رقم الحديث: ٤٢٤٨ ـ ص: ٣/٩٢٨ 'ابن ماجه = كتاب الفتن : باب الوقوف عند الشبهات رقم الحديث:٤٠٤٨ ' دارمی = كتاب البيوع : باب فی الحلال بين والحرام بين۔ رقم الحديث: ٢٥٣٤ ـ ص:٢/١٦١

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو شخص شبہات سے بچے گا، وہ اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لے گا اور جو شبہات میں داخل ہو جائے گا جس طرح وہ چرواہا جو ممنوعہ چراگاہ کے اردگرد جانور چراتا ہے، قریب ہے کہ اس میں داخل ہو جائے۔ یادرکھو ہر بادشاہ کی کوئی نہ کوئی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے۔ یادرکھو اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار اور جسم میں ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور جب خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ یادرکھو وہ دل ہے۔''

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حرام اور حرام کے شبہ والی چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور رزق حلال پر قناعت عطا فرمائے۔ (آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعلیم کس لئے

محترم بھائیو اور عزیزو!...... حقیقت یہ ہے کہ ہم سب لوگ طالب علم ہیں کیونکہ جس دن کوئی شخص یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں عالم بن گیا ہوں، وہ اس کے علم کی موت کا دن ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ ہم طالب علم ہیں۔ خواہ بچے ہیں یا جوان یا بوڑھے۔

بات یہ ہے کہ جب ہم علم حاصل کرتے ہیں تو کس مقصد کے لئے حاصل کرتے ہیں۔ ہم سولہ سال پڑھتے ہیں۔ ایم۔ اے کرتے ہیں، ڈاکٹر بنتے ہیں، انجینئر بن جاتے ہیں یا ہم کسی دینی مدرسے سے فارغ ہو کر عالم بن جاتے ہیں۔ ہماری اس جدوجہد کا مقصد کیا ہے۔ کس مقصد کے لئے ہم نے سولہ یا بیس برس صرف کئے؟...... کئی بھائی پی ایچ ڈی کرتے ہیں۔ ان کے برس اس سے بھی زیادہ لگتے ہیں۔ اگر ہم نے یہ وقت اس لئے صرف کیا ہے کہ ہم دنیا میں اچھی زندگی گزاریں، خوشحال زندگی بسر کریں، ہمیں آمدنی کے ذرائع آسانی سے مہیا ہو سکیں۔ اگر یہ بات ہے تو پھر یہ نہایت ہی نادانی کی بات ہے اس لئے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے اسباب بنائے ہیں اور ہر کام کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ پھر بھی اصل حقیقت یہ ہے کہ رزق کا معاملہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ رزق کسے دینا ہے اور کتنا دینا ہے۔ آج پڑھے لکھوں کا یہ حال ہے کہ اگر کلرک کے لئے ایک اسامی خالی ہوتی ہے تو کتنے بی اے پاس

(۱۶۵) الزمر= ۳۹/۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

درخواستیں دیتے ہیں۔ اگر ایک ٹیچر کی جگہ نکلتی ہے تو چھ چھ ہزار درخواستیں بھی آ جاتی ہیں کہ ہمیں ٹیچر رکھ لو۔ قاصد (جسے پہلے چپڑاسی کہا جاتا تھا) کے لئے آسامی نکلتی ہے تو ہزار ہزار دو ہزار میٹرک ایف اے حتیٰ کہ بی اے۔ ایم اے پاس لوگوں کی درخواستیں آ جاتی ہیں اور اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ ڈاکٹر لوگ پکوڑے لگا کر لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں کہ حکومت ہمیں روزگار مہیا کرے۔ ہم نے خود اخبار میں پڑھا کہ جاپان میں کتنے ہی پی ایچ ڈی کرنے والے بے روزگار ہیں۔ ایف اے، بی اے یا ایم اے کی تو بات ہی دور کی ہے۔

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

معلوم ہوا اس مقصد کے لئے اگر کوئی شخص دنیاوی علم حاصل کرتا ہے تو ضروری نہیں یہ مقصد حاصل ہو ہی جائے۔ تو ایک غیر یقینی چیز کے حصول کے لئے عمر عزیز کو صرف کرنا کوئی دانائی کی بات نہیں اور اگر کوئی شخص دینی علم اس مقصد کے لئے حاصل کرتا ہے تو ((خَسِرَ الدُّنیاَ وَالْآخِرَۃَ)) کا مصداق ہے۔ دنیا کا بھی خسارا اور آخرت کا بھی خسارا۔

میں نے ایک رسالے میں ایک حکایت پڑھی تھی۔ وہ آپ کو سناتا ہوں، انگلینڈ میں اونچی سوسائٹی کے کسی علاقے میں ایک چرچ واقع تھا۔ وہاں بڑے بڑے امیر کبیر وزیر اور تاجر قسم کے لوگ رہتے تھے۔ چرچ میں ایک پادری اور ایک خادم متعین تھا۔ خادم کے پادری کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے، رشتہ داری تھی یا ویسے ہی دوستی تھی۔ وقت گزرتا رہا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ پادری فوت ہو گیا۔ اس کی جگہ کوئی نیا پادری مقرر کیا گیا۔ نئے پادری نے سوچا، جس طرح مسجد کا نیا خطیب سوچتا ہے کہ خادم میری مرضی کا ہونا چاہئے، وہ کوشش کرتا ہے کہ پہلا خادم کھسک جائے تو اچھا ہے۔ اس کے لئے اس نے سوچنا شروع کیا کہ اس خادم سے کس طرح جان چھڑاؤں۔ چونکہ اس خادم کے کئی برس وہاں رہنے کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔ ایک ایک گھر سے اس کی واقفیت تھی۔ وہ لوگوں کی خدمت کرتا تو لوگ بھی اس کی خدمت کرتے۔ اسے وہاں سے ہٹانا پادری کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ سوچتا رہا کہ کون سا بہانہ بناؤں۔ آخر اسے کسی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معلوم ہوا کہ یہ خادم ان پڑھ ہے۔ اس نے چرچ کی انتظامیہ کو بلایا۔ سب اراکین آ گئے تو کہنے لگا: ''یہ علاقہ اتنا معزز ہے اور یہ چرچ اتنے اونچے مقام کا ہے مگر افسوس کہ اس کا خادم پڑھا ہوا نہیں۔ بالکل جاہل ہے اور اس چرچ کے کسی طرح بھی لائق نہیں۔'' انہوں نے کہا: ''پھر کیا کریں؟'' اس نے کہا: ''اب یہی ہوسکتا ہے کہ ہم اسے نوٹس دیں کہ آپ تعلیم حاصل کرلیں۔'' اسے پتہ تھا کہ بوڑھا آدمی ہے، علم کیا حاصل کرے گا۔ بہرحال ان لوگوں میں کچھ رکھ رکھاؤ کا سلسلہ موجود ہے۔ فوراً نکال باہر نہیں پھینکتے۔ خیر پادری کے کہنے پر وہ لوگ مجبوراً مان گئے اور ایک نوٹس تیار کیا کہ جناب آپ کو مہلت دی جاتی ہے کہ چھ ماہ میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیں ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ آپ کو اس گرجے کی خدمت سے سبکدوش کردیا جائے۔

وہ بے چارا پریشان ہوگیا کہ اب بوڑھا ہوگیا ہوں۔ اب کیا پڑھوں گا، زبان موٹی ہو گئی، دماغ بٹ ہوگیا۔ وہ گرجے سے نکلا۔ جدھر کو منہ آیا، چل پڑا۔ انگلینڈ کا معاشرہ تھا۔ چلتے چلتے اسے سگریٹ کی طلب ہوئی۔ جیب میں سگریٹ نہیں تھا۔ اس نے سگریٹ خریدنے کا ارادہ کیا۔ دائیں بائیں دیکھا، کوئی دکان نظر نہ آئی یکلخت اس کے ذہن میں آیا کیوں نہ سگریٹ کا کھوکھا لگالوں۔ اتنے لمبے بازار میں سگریٹ کی کوئی دکان نہیں، ہوسکتا ہے میرا کھوکھا چل جائے۔ اس نے کھوکھا لگالیا۔ ایک سال کے اندر اسے اتنی کمائی ہوئی کہ دوسرے سال ایسی ہی دکان کیلئے کوئی اور موزوں سڑک تلاش کرنے لگ گیا۔ چند سالوں کے اندر ہی وہ اس قسم کی کئی دکانوں کا مالک بن گیا۔ اس دوران وہ روپیہ بنک میں جمع کرواتا رہا۔ ایک دن بینک کے مینجر نے اسے بلایا اور کہا: ''آپ کی اتنی رقم ہمارے پاس جمع ہے۔ اگر آپ ہمارے ساتھ معاملہ کرلیں تو بہت زیادہ مل سکتی ہے۔'' اس نے کہا: ''مجھے کیا کرنا پڑے گا۔'' اس نے کہا: ''آپ کو صرف دستخط کرنے پڑیں گے۔'' اس نے کہا: ''مجھے تو دستخط کرنے ہی نہیں آتے۔ بیچارہ انگوٹھا لگاتا ہوگا۔'' مینجر کرسی سے اچھل پڑا اور کہنے لگا: ''اچھا تو دستخط کرنے بھی نہیں آتے اور اتنی دولت ہے۔ اگر پڑھے ہوتے تو پھر پتہ نہیں کیا ہوتا۔'' اس نے کہا: ''پھر میں اس گرجے کا خادم ہی ہوتا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ڈاکٹر انجینئر بن کرنوکر ہی بننا ہے تو فائدہ؟:

اب آپ دیکھیں، کتنے ہی ڈاکٹر ہیں جو جاہلوں کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ آپ ہمیں ملازمت دے دیں۔ ڈاکٹر کو بہت اعلی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح انجینئر بھی بہت مقام رکھتا ہے۔ مگر کئی لوگوں نے جو کچھ بھی پڑھے ہوئے نہیں ہیں، کئی انجینئر اور ڈاکٹر ملازم رکھے ہوئے ہیں۔ نواز شریف صاحب کوئی ڈاکٹر ہیں یا انجینئر ہیں؟ کچھ بھی نہیں۔ صرف ایک مستری ہیں۔ میں توہین کے لئے مستری نہیں کہہ رہا۔ آدمی کوئی بھی پیشہ اختیار کرسکتا ہے۔ مگر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ہر مستری نواز شریف ہو جائے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس مقصد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو یہ دانائی کی بات نہیں۔ دنیا کمانے کے لئے اور بہت طریقے ہیں۔ سب سے زیادہ عزت چاہتے ہو، دنیا اور آخرت دونوں میں تو اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ یہ راہ دنیا اور آخرت کی آسائشوں راحتوں اور بے حد وحساب عزت و وقار کی راہ ہے۔ تمام دنیا مجاہد کے جوتے کی نوک پر ہوتی ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ تو خیر بہت ہی بلند وبالا چیز ہے۔ اگر کوئی دنیا کے لئے ہی لڑنے مرنے پر تل جائے تو لوگ اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔ سندھ میں ڈاکو ایک ڈاکٹر کو اٹھا کر لے گئے۔ اس نے کہا، یہ ہمارا مریض ہے۔ اس کا علاج کرو۔ آپریشن کرو۔ ہم تمہیں صحیح سلامت واپس پہنچا دیں گے۔ اب اگر وہ علاج نہیں کرے گا تو کیا کرے گا۔

کئی لوگ کہتے ہیں اجی آخر دنیا بھی تو کمانی ہے۔ اس کی بھی تو ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے کاروبار چلانے کے لئے انجینئروں کی ضرورت ہے، ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے۔ فلاں کی بھی اور فلاں کی بھی۔ اللہ کے بندو! تم جہاد کرو یہ سب بنے بنائے تمہارے نوکر بن جائیں گے۔ ایران اس وقت دنیا کا سب سے زیادہ متمدن ملک تھا اور روم بھی جیسا کہ آج کل امریکہ، فرانس اور جرمنی ہے۔ مسلمان جو اس قسم کے تمدن اور ترقی سے بالکل ناواقف تھے، جب جہاد کے لئے نکلے تو یہی لوگ ان کے غلام بن گئے۔ تہذیب وتمدن اپنے ساتھ آسائشیں لاتا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بزدلی اور دنیا کی محبت بھی لاتا ہے۔اس وقت یہ قوم میں بے حد ترقی یافتہ تھیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ کا قاتل ابولؤلوا تنا کاریگر تھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: ''میں نے سنا ہے تم ایسی چکی بنا سکتے ہو جو ہوا سے چلتی ہو۔'' کیا یہ کم درجے کی کاریگری ہے۔اتنے بڑے ماہر سائنسدان جہاد فی سبیل اللہ کی وجہ سے مسلمانوں کے تابع ہو گئے۔(١٦٦)

کئی لوگ کہتے ہیں،ایٹمی قوت بننا ضروری ہے اوراس کیلئے سائنس پڑھنا ضروری ہے۔ ٹھیک ہے۔مگر جب تم جہاد کرو گے،ایٹم بم بنانے والے تمہارے تابع ہو جائیں گے۔افغانستان کے جہاد کی بدولت روس ذلیل ہوا' جو ایٹمی قوت ہے۔اب روسی سائنسدان بالکل تیار ہیں،تم ان سے خدمت لو۔انہیں زندگی عزیز ہے۔اگر انہیں یرغمال بنا لیا جائے تو وہ اپنی جان بچانے کیلئے تمہیں ایٹم بم بنا کر دیں گے۔

صرف دنیا کے لئے علم حاصل کرنا کوئی مقصد نہیں۔میں اس کی قدر گھٹانے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ میں تو صرف اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ زندگی بہت مختصر ہے۔یہ ساری زندگی ایسے علوم حاصل کرنے پر ہی صرف کر دینا جن کا مقصد صرف روزگار حاصل کرنا ہے،کوئی نفع کا سودا نہیں۔مجھے کئی ایسے ڈاکٹروں کا علم ہے جنہوں نے پورا کورس کیا۔اس کے بعد جس دن ملازمت ملی اسی دن ان کی موت آ گئی۔ والدین نے جو کچھ ان پر خرچ کیا تھا،سب حسرت وافسوس کی نذر ہو گیا،بتاؤ کیا فائدہ ہوا۔

میں یہ نہیں کہتا آپ نہ پڑھیں، ضرور پڑھیں۔آخر دنیا بھی کمانی ہے۔روزگار آپ کوئی بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ سب فنون ہیں۔آپ انجینئرنگ اور میڈیکل کا علم پڑھیں، سائنس پڑھیں جائز ہے۔لیکن ضروری نہیں کہ روزگار صرف تعلیم سے ہی ملتا ہے۔آپ تجارت کر کے اس سے بھی بہتر کما سکتے ہیں۔سیٹھ عابد کیا ایٹمی سائنسدان ہے؟ ہمارے شیخ ابوعبدالعزیز نے بتایا کہ ہمارے مجاہدین کے پاس سٹنگر میزائل بھی اللہ کے فضل سے پہنچ چکا ہے اور کیا ایٹم بم نہیں پہنچ سکتا؟

مقصد یہ ہے کہ تاجر کا معاملہ ان سے بڑھ کر ہے۔مسلمانوں نے جب جہاد چھوڑ دیا اور ادنیٰ کاموں میں اُلجھ کر رہ گئے جو ان کی جہادی سرگرمیوں کی راہ میں رکاوٹ تھے تو ان قوموں نے انہیں

(١٦٦)الفاروق= ص:١٧٧،تاریخ الخلفا سیوف=ص:١٣٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنا غلام بنالیا جو میدان جنگ سے مضبوط تعلق رکھتی تھیں۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

''جب تم عینہ (کاروبار کی ایک سودی شکل) کے ساتھ خرید وفروخت کرو گے اور بیلوں کی دمیں پکڑلو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر وہ ذلت مسلط کردے گا جسے کوئی چیز اس وقت تک ختم نہیں کرسکے گی جب تک تم دوبارہ اپنے دین (جہاد) کی طرف نہیں پلٹ آؤ گے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ جب تم سبز انقلاب کے پیچھے چل نکلو گے، ٹریکٹر لوگوں کو سود پر دو گے۔ کھاد سود پر دو گے ، سود پر زرعی مشینیں خریدو گے۔ ملک کو مشینی اور زرعی طور پر خود کفیل بنانے کی کوشش کرو گے اور جہاد کے میدان سے نکل جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کردیں گے۔ اور اگر تم جہاد کے ذریعے وہ قوت اور شوکت حاصل کرنے کی کوشش کرو گے کہ تم خیبر کے یہودیوں کی طرح دنیا بھر کے یہود ونصاری سے ان کی زمین، ان کے باغات چھین کر ان کو اپنا ماتحت بنا کر انہی کو حکم دو گے کہ کاشت تم کرو، اپنی تمام زرعی سائنس اور تجربہ تم استعمال کرو، پانی تم دو، ہل تم چلاؤ، تلوار کے زور سے زمین کے مالک ہم ہوں گے اور جتنی پیداوار تم حاصل کرو گے، آدھی ہم لیں گے، آدھی تمہیں ملے گی۔ پھر اللہ تمہیں عزت عطا فرمائے گا۔ اس حدیث کا یہی مطلب ہے۔

اس وقت دنیا میں امریکہ معزز ہے اس لئے کہ وہ ہر وقت لڑنے کے لئے تیار ہے۔ صومالیہ میں دو گروپ آپس میں لڑے، امریکی فوج فوراً وہاں پہنچ گئی۔ کویت اور عراق کا معاملہ پیش آیا، امریکی فوج فوراً وہاں پہنچ گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لو۔ علم بھی حاصل کرنا ہے تو ڈنڈے کے زور سے۔ بدر میں قیدی آئے تو فرمایا: ''پیسے دے کر جان چھڑاؤ۔'' انہوں نے کہا: ''پیسے نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ہمارے بچے پڑھاؤ''۔(١٦٨)

---

(١٦٧)أبوداؤد = كتاب البيوع: باب النهى عن العينة ۔رقم الحديث:٣٤٦٢۔ص:٢٧٤

(١٦٨)مختصر سيرة الرسول=ص:٣٠٩

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جب کفار قیدی ہوکر آپ کے بچوں کو علم اور سائنس پڑھائیں گے تو اپنی کافرانہ تہذیب اور بے حیائی ان میں داخل نہیں کر سکیں گے۔ آپ اپنے بچوں کو یہاں سے امریکہ بھیجتے ہیں جو سائنس کی تعلیم تو حاصل کریں یا نہ کریں، کفر اور بے حیائی کی تعلیم ضرور حاصل کر کے آتے ہیں۔

اپنے بیٹے کفار کے سپرد کرنے کی بجائے اگر آپ جہاد کریں تو اللہ تعالی کے وعدے ہیں۔ آپ ان سائنسدانوں کو گرفتار کریں گے، وہ آ کر آپ کے بچوں کو سب کچھ پڑھائیں گے۔ میں کوئی غلط بات کہہ رہا ہوں؟ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ صرف قوت حاصل کرنے کی ضرورت ہے، تیاری کی ضرورت ہے، جہاد فی سبیل اللہ کی ضرورت ہے اگر آپ جہاد کی تیاری نہ کریں، نہ میدان جنگ میں نکلیں۔ بلکہ اسی دھن میں رہیں کہ ہم بڑے بڑے زرعی سائنسدان پیدا کرلیں۔ بڑے بڑے ڈاکٹر اور انجینئر بنالیں تو یاد رکھیں جب ہندو آپ پر مسلط ہو جائے گا۔ آپ کے وہ سائنسدان، ڈاکٹر اور انجینئر ہندوؤں کے اداروں میں تنخواہ پر کام کریں گے جس طرح وہ اس سے پہلے انگریز کی فوج اور کارخانوں میں کام کرتے رہے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی وہ دن نہ لائے۔ اس وقت انڈیا کا میزائل پروگرام نام نہاد مسلمان عبدالکلام ہی چلا رہا ہے۔ یہ ہوتی ہے غلامی۔ اللہ تعالی ہمیں ہندو کی غلامی سے بچائے۔ آمین

علم کی دو قسمیں:

میرے بھائیو! یہ سائنس وغیرہ کا علم صرف ظاہری چیزوں کا علم ہے۔ اللہ تعالی نے علم کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں، سورہ روم کے شروع میں فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

’’ الٓمّٓ ......رومی قریب ترین زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے چند سال بعد غالب آ جائیں گے ۔اللہ ہی کے لئے ہے تمام معاملہ پہلے اور پیچھے اور اس دن مومن خوش ہوں گے اللہ کی مدد کے ساتھ ۔وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہ غالب رحم کرنے والا ہے ۔اللہ کا وعدہ ہے ، نہیں خلاف ورزی کرتا اللہ تعالی اپنے وعدے کی لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۔وہ دنیا کی زندگی میں سے ظاہر کو جانتے ہیں اور آخرت سے وہ بالکل بے خبر ہیں ۔‘‘

آیات کے آخری حصے پر غور فرمائیں ۔فرمایا اکثر لوگ علم نہیں رکھتے‘ وہ بے علم ہیں ۔کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ علم کیوں نہیں رکھتے ۔ یورپ والے سائنس میں کمال کو پہنچ چکے ہیں ۔لوہے کو ہوا میں اڑا رہے ہیں اور پانی پر تیرا رہے ہیں ۔اللہ تعالی نے فرمایا:

’’دنیا کی زندگی میں سے ظاہر کو جانتے ہیں اور آخرت سے وہ بالکل بے خبر ہیں‘‘

ان میں سے کچھ لوگ سائنس میں زبردست مہارت کے باوجود اس بات کا ادراک نہیں کر سکے کہ اس کائنات کو بنانے والا اور چلانے والا بھی کوئی ہے ۔اور کئی لوگ حساب میں اتنے ماہر ہونے کے باوجود کہ انہوں نے کمپیوٹر تک ایجاد کر لیا ہے، اتنا معمولی حساب نہیں جانتے کہ تین مساوی ہیں ایک کے !!...... بالکل غلط کلیہ ہے ۔وہ اسی بات کی رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ باپ ، بیٹا ، روح القدس خدا ہیں ، مگر اس کے باوجود وہ تین نہیں بلکہ ایک اللہ ہیں ۔ جب کہا جاتا ہے کہ یہ بات تو صاف عقل کے خلاف ہے تو کہتے ہیں یہ بات ہماری عقل سے بالا ہے ۔ میرے بھائیو! 2+2 کو اگر کوئی شخص پانچ قرار دے تو یہ عقل سے بالا نہیں ، عقل کے خلاف ہے ۔اور صریحا جہالت ہے ۔اسی طرح اگر کوئی شخص ایک+ایک+ایک کو تین کی بجائے ایک قرار دے تو یہ صاف جہالت ہے ۔

معلوم ہوا کہ سائنس اور دنیا کی ظاہری چیزوں کا علم رکھنے والا زبردست جاہل ہو سکتا

(١٦٩) الروم = ١-٧

(١٧٠) الزمر = ٣٠/ ٧

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے۔اصل علم آخرت کا علم ہے اور قرآن وحدیث کا علم ہے۔ باقی دنیاوی ضرورتوں کے لئے علم حاصل کرنا بھی جائز ہے۔ روزی کمانے کے طریقے سیکھنا کوئی گناہ کی بات نہیں۔لیکن علم کا حصول صرف دنیا ہی کمانے کے لئے مسلمان کا مقصد نہیں۔ مسلمان کا مقصد یہ ہے کہ روزی کمانا زندگی بسر کرنے کے لئے ہے،زندگی روزی کمانے کے لئے نہیں۔اس کی جان اس کا مال سب اللہ کی راہ میں وقف ہے۔اللہ تعالی نے صاف فرمایا:

”اللہ تعالی نے مومنوں سے ان کی جانیں اوران کے مال خرید لئے ہیں۔اس کے عوض کہ ان کے لئے جنت ہے۔“

گویا نہ مومن کی جان اپنی نہ مال اپنا۔اس کا تو سودا ہو چکا ہے۔ قیمت کے طور پر جنت کا وعدہ ہو چکا ہے۔ یہاں اللہ تعالی کا احسان دیکھو،فرماتا ہے مومنوں کی جانیں اوران کے مال اللہ نے خرید لئے۔ سبحان اللہ جان بھی اللہ کی،مال بھی اسی کا،اللہ نے پہلے خود ہی مفت بغیر کسی کی سفارش کے دیا اور پھر خود ہی گاہک بن کر خرید رہا ہے اور بدلے میں جنت عطا فرما رہا ہے۔ یہ احسان پر احسان۔الحمد اللہ

دنیا کمائیں ......مگر کس حد تک:

میرے بھائیو! ہمیں دنیا کے لئے اتنا وقت صرف کرنا چاہئے کہ ہم زندہ رہ سکیں۔ کہتے ہیں، جی! آخر دنیا تو کمانی ہے،اس کے بغیر بھی تو چارہ نہیں،ٹھیک ہے۔مگر اس کی مثال ہم نے علماء سے سنی ہے، وہ فرماتے ہیں، اس کی مثال یوں ہے کہ زندگی گزارنے کے لئے بیت الخلاء میں جانا ضروری ہے۔کوئی شخص ایسا نہیں جو بیت الخلا میں جانے کے بغیر زندہ رہ سکے۔ اللہ کے پیغمبر بھی اس چیز سے مستثنیٰ نہیں کیونکہ وہ کھانا کھاتے تھے۔

(۱۷۱) التوبة=۹/ ۱۱۱

(۱۷۲) المائدہ=۵/ ۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”نہیں ہیں مسیح ابن مریم مگر رسول (یعنی الہ نہیں ہیں) یقیناً ان سے پہلے کئی رسول گزر چکے ہیں اوران کی ماں صدیقہ ہیں۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔“

مسیح ابن مریم علیہ السلام اوران کی والدہ ماجدہ رب نہیں تھے۔ دلیل اللہ نے یہ دی کہ وہ کھانا کھاتے تھے اور کھانا کھانے سے دنیا میں جو عوارض لاحق ہوتے ہیں۔ سب انہیں لاحق تھے۔ قربان جائیں قرآن کی بلاغت پر۔ یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ جو قضائے حاجت کے ہاتھوں مجبور ہو، الہ کیسے بن گیا بلکہ ایسے شستہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ بات بھی سمجھ آ گئی اور کلام کی متانت بھی باقی رہی۔ ان کے انسان ہونے کی صرف یہی دلیل دی کہ ”دونوں کھانا کھاتے تھے، بہرحال اگر کوئی شخص کہے کہ زندہ رہنے کے لئے بیت الخلاء جانا ضروری ہے تو یہ بات درست ہے لیکن اگر کوئی شخص اس دلیل کو سامنے رکھ کر بیٹھا ہی بیت الخلاء میں رہے تو اس سے بڑا بے وقوف کوئی ہوسکتا ہے؟ اسی طرح دنیا کمانا بلا شبہ ضروری ہے۔ مگر کوئی شخص اگر ہر وقت دنیا کمانے میں ہی لگا رہے تو کیا اسکی عقل قائم سمجھی جائے گی؟

میرے بھائیو! آپ وقت نکالیں۔ جو ٹیچر بھائی ہیں بے شک چھ گھنٹے پڑھائیں۔ پروفیسر صاحب کو دو یا تین گھنٹے پڑھانا ہوتا ہے، وہ اتنی دیر پڑھائیں۔ باقی وقت اللہ کی راہ میں صرف کریں۔ تاجر حضرات اگر غور کریں تو عین ممکن ہے کہ ان کی آمدنی کے دسویں حصے سے ان کا وقت اچھا گزر سکتا ہو مگر وہ اپنا معیار بلند کرنے کیلئے صبح جاتے ہیں، عشاء کے بعد گھر آتے ہیں۔

انہیں خبر ہی نہیں بچے کہاں پھر رہے ہیں۔ بیوی کس حال میں ہے حتی کہ انہیں کھانا کھانے کی بھی ہوش نہیں۔ کھانا آیا ہے، ٹھنڈا ہو رہا ہے، لیکن انہیں گاہک کی فکر ہے۔ گاہک بڑا موٹا ہے، کھانا بعد میں کھالوں گا۔ یارو! ایسی بھی کیا زندگی ہے۔ دنیا داری کے لحاظ سے بھی اس زندگی پر لعنت بھیجو۔ اللہ کے کاموں کے لئے فرصت ہی نہیں۔ اگر ایسے بھائیوں سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کی ٹریننگ حاصل کرو تو کہتے ہیں ہمارے پاس فرصت نہیں۔ اگر ایکسیڈنٹ ہو جائے، ٹانگ ٹوٹ جائے تو چھ چھ ماہ تک ہسپتال میں چارپائی پر پڑے رہنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرصت مل جاتی ہے اور آخر اللہ تعالی سب کاموں سے فرصت دلا دیتا ہے۔کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جاں بجاناں دِہ وگرنہ از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش اے دل ایں نکو یا آں نکو

تم اپنی جان خود ہی اللہ کے سپرد کر دو ورنہ موت اسے تم سے لے جائے گی۔اے دل تو خود ہی انصاف کر کہ وہ بہتر ہے یا یہ۔

میں کہتا ہوں جو شخص سولہ سال پڑھا۔اسے سوچنا چاہیئے میری زندگی کس کام میں صرف ہو رہی ہے۔آپ بے شک دنیاوی علوم محنت سے پڑھیں، ڈاکٹر بنیں، کچھ بنیں، ہاں سودی کاروبار کے ماہر نہ بنیں، بینکوں کے مینجر نہ بنیں، ایسا کام نہ کریں جو اللہ سے بغاوت پر مبنی ہو۔آپ شوق سے تجارت کریں، زراعت کریں، صنعت کار بنیں، ملازمت کریں۔مگر اللہ کے لئے بھی وقت نکالیں۔اصل تو یہ ہے کہ کام کرتے وقت بھی نیت یہی رکھیں کہ اللہ کے حکم سے حلال روزی کے لئے یہ کام کر رہا ہوں۔کام سے فارغ ہو کر آخرت میں کام آنے والے علم پر وقت لگائیں۔

کم از کم ترجمہ قرآن کے لئے وقت نکالیں:

طلبہ سے بھی گزارش ہے اور اساتذہ کرام سے بھی کہ روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ نکالیں۔کسی عالم سے وقت لے کر ترجمہ کلاس شروع کریں۔سب لوگوں کو اس کی ترغیب دیں۔بریلوی ہو یا دیوبندی یا شیعہ یا اہلحدیث سب کو شامل کریں۔قرآن مجید سب کی مشترکہ میراث ہے۔جب قرآن کا مطلب سمجھیں گے تو خود بخود درست ہو جائیں گے۔آپ اُنہیں بے شک یہ بات نہ کہیں کہ سلفی بنو یا اہلحدیث بنو صرف قرآن مجید کا ترجمہ پڑھوا دیں اور نتیجہ خود دیکھ لیں۔

ہمارے استاد حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ قصور کے ایک شخص کو خواب آیا۔کوئی اس کے پاس قرآن کریم لے کر آیا اور کھول کر سورہ کہف کی آخری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آیت اس کے سامنے رکھ دی۔ وہ شخص بریلوی تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے نور کا ٹکڑا سمجھتا تھا۔ قرآن مجید لانے والے نے کہا: ''یہ آیت پڑھو۔'' لیکن وہ عالم تو نہ تھا کہ پڑھ سکتا۔ البتہ اس نے وہ مقام یاد رکھا۔ صبح وہ ایک مولوی صاحب کے پاس گیا۔ پوچھا: ''مولانا اس آیت کا مطلب کیا ہے؟'' وہ دیوبندی عقیدہ کے حامل تھے۔ انہوں نے ترجمہ بتایا کہ ''اے نبی! ان سے کہہ دو میں تمہارے جیسا بشر ہوں (فرق صرف اتنا ہے کہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا اِلٰہ ایک ہے، الخ

آیت کا مطلب اور توحید کا مفہوم خوب سمجھایا، اس اللہ کے بندے کو سمجھ آ گئی کہ ہمارے مولوی جو ((نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ)) کہتے ہیں، غلط کہتے ہیں۔ اس نے انہی مولانا کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ کچھ دنوں کے بعد اسے خواب میں وہی شخص ملا۔ اس نے قرآن کھولا اور یہ آیت اس کے سامنے رکھ دی:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے (حکم دینے) والے ہوں۔ پس اگر تم کسی چیز کے بارے میں آپس میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔''

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جب امت کے علماء یا آئمہ میں کسی بات کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو کسی کی بات بھی ماننی جائز نہیں۔ پھر قرآن وحدیث کی طرف رجوع کیا جائے۔ نہ یہ کہ ہر شخص اپنے اپنے امام کی بات پر ڈٹ جائے اور امت میں ان کے نام کے حنفی

(۱۷۳) النساء=۴/۵۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شافعی وغیرہ فرقے بنانے شروع کر دے۔ صبح ہوئی انہی مولانا صاحب کے پاس گیا اور کہا رات مجھے خواب میں کسی نے بتایا کہ یہ آیت پڑھو۔ اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ مولوی صاحب آیت دیکھ کر فرمانے لگے: ''اچھا! اب وہابی بننا چاہتے ہو؟

قرآن فہمی کے لئے پہلے چودہ علوم پڑھنا؟

میرا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید خود بخود راہ راست پر لے آتا ہے آپ قرآن پڑھوائیں۔ ترجمہ خواہ کسی کا ہو۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بے شک حاشیہ چھوڑ دیں۔ آپ دیکھیں گے، ان شاء اللہ کایا پلٹ جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ وہ تمام لوگ جو اپنا اپنا مذہبی دھڑا بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں، کبھی نہیں چاہتے کہ لوگ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھیں۔ ایک مذہبی جماعت تو سختی سے اس بات پر پابند ہے کہ ان کے تعلیمی حلقوں میں صرف فضائل واعمال کا درس ہو، قرآن مجید کا مسلسل ترجمہ اور درس ہرگز نہ ہو اور کئی لوگ صاف ہی کہہ دیتے ہیں کہ قرآن مجید کا ترجمہ ہرگز نہ پڑھنا۔ قرآن سمجھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ جب تک آدمی چودہ علوم پڑھا ہوا نہ ہو، قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے گمراہ ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

میرے بھائیو! صحابہ کرام نے کون سے مدرسہ میں دس، دس سال لگا کر چودہ یا اکیس علوم مکمل کئے تھے؟ اس کے باوجود وہ قرآن مجید سمجھتے تھے۔ بلکہ یہ قرآن آیا ہی اس لئے ہے کہ ہر شخص اسے سمجھنے کی کوشش کرے۔

میں آپ کو اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ ہم نے گوجرانوالہ میں لڑکیوں کا ایک مدرسہ بنایا ہوا تھا، جس میں استانیاں قرآن مجید، بلوغ المرام، مشکوۃ، ریاض الصالحین اور صحیح بخاری کا ترجمہ پڑھاتی تھیں۔ چونکہ عورتیں صرف ونحو کم ہی جانتی ہیں اور جس نے صرف ونحو نہ پڑھی ہو، اس کے لئے اعراب (زیر، زبر، پیش وغیرہ) کے بغیر کتاب پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے لئے ایسی کتاب کی ضرورت ہوتی ہے جس پر اعراب تو ہوں مگر اردو ترجمہ ساتھ نہ ہو۔ اگر ساتھ اردو بھی ہو تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ذہن عربی لفظ کا معنی اخذ نہیں کرتا۔ اس لئے سبق کے وقت شاگرد یا استاد کے پاس ترجمے والی کتاب کا ہونا مناسب نہیں ہوتا۔ ترجمہ سے خالی اعراب والی صحیح بخاری کی تلاش کرنے کے لئے میں لاہور گیا۔ کافی دکانوں سے پوچھا، مگر وہ نہ ملی۔ ایک مکتبہ پر گیا تو تین چار علماء بیٹھے تھے۔ خاصے پابند شرع، پوری اور خوبصورت داڑھیوں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا آپ کے پاس اعراب والی صحیح بخاری ہے۔ انہوں نے کہا: ''جو شخص اعراب کے بغیر عبارت نہیں پڑھ سکتا، وہ بخاری کیا سمجھے گا۔'' ان کے خیال کے مطابق بخاری صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو صرف ونحو میں اتنا ماہر ہو کہ اعراب کے بغیر عبارت پڑھ سکتا ہو۔ جس میں یہ اہلیت نہ ہو، اسے بخاری نہیں پڑھنی چاہئے۔ حالانکہ ہمارے یہ بھائی فقہ کی کتابوں میں مہارت حاصل ہونے کے بغیر ہی پڑھاتے ہیں۔ میں نے کہا: ''جو شخص اعراب زیر، زبر کے بغیر قرآن نہیں پڑھ سکتا، آیا وہ قرآن سمجھ سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کو تو پھر ہرگز ترجمہ نہیں پڑھنا چاہئے؟'' وہ فوراً ہی کہنے لگے: ''کیا آپ اہلحدیث ہیں؟'' میں نے کہا: ''ہاں الحمدللہ۔'' کہنے لگے: ''آپ کی بات درست ہے مگر ہمارے پاس اس وقت کتاب نہیں آپ فلاں دکان سے پتہ کرلیں۔'' ہمارے ان بھائیوں نے قرآن وحدیث کو ہوّا بنایا ہوا ہے۔ کہتے ہیں قرآن کا ترجمہ وہ پڑھ سکتا ہے جو اکیس علم پڑھا ہوا ہو۔ صحیح بخاری وہ پڑھ سکتا ہے جو پہلے نو سال تک منطق، فلسفہ، فقہ اور اصول فقہ پڑھا ہوا ہو۔ فلسفے، منطق اور فقہ سے اس کا ذہن پہلے ہی ایک خاص سانچے سے ڈھل چکا ہو۔ قرآن اس کے سامنے آئے تو وہ قرآن کی تاویل کرے۔ حدیث سامنے آئے تو اس کی تاویل کرے۔ قرآن وحدیث کو ہر صورت میں فلسفے، منطق، فقہ اور اصول فقہ کے مطابق بنائے۔ یہ علم ہے؟ ہرگز نہیں۔

اس کی مثال یہ ہے کہ کسی شخص کی آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھا دو اور اس کے سامنے کوئی سفید چیز آئے تو وہ بھی اسے سیاہ نظر آئے گی اگر سبز چشمہ ہو تو سبز اور سرخ ہو تو ہر چیز سرخ نظر آئے گی۔ جب تک اس خاص رنگ کے شیشے کو نہ ہٹایا جائے گا وہ کسی چیز کو اس کے اصل رنگ میں نہیں دیکھ سکے گا۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو کسی خاص امام کے تعصب اور فلسفے، منطق اور علم

الکلام کی موشگافیوں کے شیشے چڑھائے ہوئے ہیں ان شیشوں کے ہوتے ہوئے قرآن مجید کا اصل مفہوم کبھی ان کے دماغوں میں نہیں آ سکتا۔

کہتے ہیں ایک باغ کا بھنورا جو ہر وقت پھولوں پر پھرتا اوران کی خوشبو سے خوش دل رہتا تھا کسی گندگی کے کیڑے کا دوست بن گیا۔اس سے کہنے لگا:''یار !تم کیا گندگی میں پھرتے ہو ،آؤ میں تمہیں باغ کی سیر کرواتا ہوں۔''گندگی کے کیڑے نے کہا:''ٹھیک ہےچلیں باغ کی سیر کرتے ہیں۔''وہ اسے گلاب کے پھول کے پاس لے گیا کیڑے نے اسےسونگھا تو کہا:''اس سےتو پاخانے کی بدبو آ رہی ہے۔''موتیے کے پاس لے گیا،چنبیلی کے پاس لے گیاغرض جس پھول کے پاس بھی لیکرگیاوہ سونگھ کر یہی کہتا:''اس سےتو پاخانے کی بدبو آ رہی ہے۔''آخر بھنورے نے کہا:''ادھرآ ؤ ذرا ناک دکھاؤ۔''اس نے ناک دکھائی تواس پر پاخانہ لگا ہوا تھا،جب تک ناک سے پاخانہ صاف نہ ہوگا پھول کی خوشبونہیں آئے گی۔

میرے بھائیو!...... کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھائیں،بلوغ المرام پڑھائیں،صحیح بخاری پڑھائیں،حدیث کی دوسری کتابیں پڑھائیں اگر نوجوانوں کے پاس زیادہ وقت نہ ہوتو بےشک انہیں ترجمے والی کتاب دیں اور وہ خود مطالعہ کریں۔

ویسے حق یہ ہے جس طرح ایف اے،بی اے،ایم اے وغیرہ کے لئے وقت نکالا تھا کچھ وقت نکال کر باقاعدہ دینی علم پڑھا جائے مگر بعض بھائیوں کے والدین اجازت نہیں دیتے۔ایسے والدین کوسوچنا چاہیئے کہ اس ختم ہوجانے والی دنیا کے لئے تو اس نے اپنے بچے کی عمرعزیز کا اتنا بڑا حصہ لگا دیا۔آخرت کے بلند مقصد کے لئے بھی اسے وقت دینا چاہیئے۔انجینئر،ڈاکٹر،ریاضی دان،سائنسدان بننے کا مقصد تو یہی ہے کہ نوکری مل جائے۔بھائیو!نوکری تو نوکری ہےاپنا وقت دنیا کے ہرلالچ سے آزاد ہوکرصرف اللہ کے لئے بھی لگائیں۔اسکی لذت وہی جانتے ہیں جو اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔اب جو نوجوان جہاد کے لئے جاتے ہیں اپناوقت،مال،جان سب کچھ قربان کرتے ہیں۔کئی بےوقوف کہتے ہیں یہ لوگ پیسے کے لئے جاتے ہیں،میرے بھائیو!پیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے لئے جان کون دیتا ہے؟ جان شیریں میٹھی جان کیلئے تو انسان سب کچھ قربان کر دیتا ہے بلند مقصد کے بغیر آدمی خوشی سے جان نہیں دیتا۔کوئی شخص مجھے کہے سارا پاکستان لے لو اپنی جان دے دو۔ مجھے کیا فائدہ جب زندگی ہی نہ رہے ، ساری دنیا بھی مل جائے تو کس کام کی۔ جوانوں کی قربانیاں اور شہادتیں دنیا کے ہر قسم کے لالچ سے خالی ہو کر ہی ہو سکتی ہیں اگر کوئی شخص شہادت بھی دنیاوی لالچ کی وجہ سے دیتا ہے تو اس سے بڑا نامراد کوئی نہیں ہو سکتا۔اسی طرح ایسے جوانوں کی بھی ضرورت ہے جو اپنا وقت ہر قسم کے طمع سے خالی ہو کر صرف اس لئے لگائیں کہ انہیں دین معلوم ہو جائے اصل خوش قسمتی یہی ہے اور دینی مدارس کا اصل مشن بھی یہی ہے۔

علم پھیلانے والے مدارس پر بھی حکومتی پھندے:

دین انہیں لوگوں کی وجہ سے زندہ ہے جو صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے پڑھتے ہیں، اس لئے حکومتوں کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ ان آزاد لوگوں کو کسی نہ کسی پھندے میں پھنسایا جائے۔اس کے لئے انہوں نے ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت جال پھینکے ہیں۔

ایک پھندا انہوں نے یہ پھینکا کہ مدارس سے کہا ہم تمہیں زکوۃ دیں گے اور وہ زکوۃ کہاں سے دیتے ہیں، بینکوں میں لوگ اپنی رقم مختلف کھاتوں میں جمع کرواتے ہیں ان میں وہ کھاتہ جس پر بینک سُود دیتے ہیں سیونگ اکاؤنٹ کہلاتا ہے۔اس کھاتے میں سُود سمیت جو رقم جمع ہوتی ہے، حکومت اس میں سے زکوۃ وصول کرتی ہے۔

مثلا ایک شخص نے ایک ہزار روپیہ جمع کرایا۔اس پر سالانہ دس فیصد سود کے حساب سے سال بعد یہ رقم گیارہ سو روپے ہوگئی۔اس میں سود کی رقم ایک سو روپے شامل ہے۔حکومت نے ان میں سے اڑھائی فیصد یعنی ساڑھے ستائیس روپے زکوۃ کہہ کر وصول کر لئے۔ دس سو بہتر روپے پچاس پیسے مالک کے کھاتے میں محفوظ رہے۔بتاؤ حکومت نے زکوۃ وصول کی یا سود میں سے ایک حصہ وصول کیا۔اس مالک کا ایک ہزار روپیہ تو جوں کا توں موجود ہے۔ بلکہ ساڑھے بہتر روپے سود بھی شامل ہو گیا ہے۔حکومت نے زکوۃ کے نام پر جو کچھ لیا ہے، خالص سود ہے اور حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اب یہ سودی رقم دینی مدارس میں تقسیم کی جارہی ہے۔ اتنے روپے فلاں جامعہ کو، اتنے روپے فلاں جامعہ کو اور اتنے فلاں جامعہ کو دے دیئے جائیں۔ اور کئی مدارس والے درخواستیں دے دے کر یہ رقم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ دیکھئے دینی مدارس کتنے خوفناک جال میں پھنسا لئے گئے۔ حکومت کو امداد دینے کی وجہ سے مداخلت کا حق بھی مل گیا اور حرام کھانے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے بھی محروم ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک درہم سود کھائے اور اسے معلوم ہو کہ یہ سود کا ہے تو چھتیس دفعہ زنا سے بدتر ہے۔(١٧٤)

میرے بھائیو! یہ بات نہیں کہ دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات کو معلوم نہیں۔ سب جانتے ہیں مگر دانہ ڈالا جائے تو کوئی زیرک پرندہ ہی بچتا ہے۔ طمع چیز ہی ایسی ہے کہ جب وہ آتا ہے تو عقل اور دین دونوں رخصت ہو جاتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو رقم نہیں لیتے۔ سید بدیع الدین شاہ صاحب رحمہ اللہ سے میں نے پوچھا: ''آپ اپنے مدرسہ کے لئے حکومت سے زکوۃ لیتے ہیں یا نہیں'' تو انہوں نے فرمایا: ''جب سے ہمیں اصل صورتحال کا پتہ چلا ہے۔ ہم نے یہ رقم لینا چھوڑ دیا ہے اور آئندہ بھی یہی ارادہ ہے کہ اپنے مدرسہ کیے لئے ایسی کوئی رقم نہیں لیں گے۔

دوسرا پھندا وفاق المدارس کا ہے جس کے ساتھ سرکاری نوکری ملتی ہے۔ ایک ہے علم دین حاصل کرنا، صرف اللہ کی رضا کے لئے، آخرت درست کرنے کے لئے، اپنے اور امت کے اعمال کی اصلاح کے لئے اور ایک ہے امتحانات کے لئے، نوکری کے لئے علم حاصل کرنا۔ کیا صحابہ کرام نے یا تابعین نے امتحان دے کر کوئی ڈگری حاصل کی تھی۔ ان کی ڈگریاں تو تاریخ میں اس طرح مذکور ہوتی ہیں: فلاں صحابی تمام جنگوں میں شریک ہوا۔ فلاں بدری ہے، فلاں بیعت رضوان میں شامل تھا۔ پہلے صرف فاضل عربی کا پھندا تھا۔ لڑکوں سے کہا جاتا، فاضل عربی کرلو، ملازمت مل

---

(١٧٤) دارقطنی=رقم الحدیث:٤٨۔٥٠۔ص:٣/١٦۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے التعلیق المغنی میں امام منذری سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے الکبریٰ میں روایت کیا ہے اور احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں، مسند احمد=٥/٢٢٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جائے گی۔ وہ کہتے ،اس کی کیا ضرورت ہے۔ہم تو علم پڑھ رہے ہیں۔علم میں جو محنت کرے آگے بڑھ جائے گا۔دوسرا ڈگری کو چاٹتا پھرے۔اگر آتا ہی کچھ نہیں تو کیا فائدہ۔

کہتے ہیں پانچ سات ملنگ ایک جگہ جمع ہو گئے۔آپس میں گفتگو ہونے لگی۔آپ کس کے مرید ہیں۔کس مرشد نے تھپکی دی ہے۔ایک نے بتایا:''میں بیس برس سلطان باہو کے مزار پر فلاں گدی نشین کی خدمت کرتا رہا۔آخرانہوں نے مجھے تھپکی دے کر کہا:''جا بیٹا! تم کامیاب ہو۔'' دوسرے نے کہا:''مجھے فلاں حضرت صاحب نے تھپکی دی۔'' سب اپنی اپنی کہہ چکے۔ایک بے چارہ رہ گیا۔اس کو کہیں سے تھپکی نہیں ملی تھی۔اس نے اپنا تھیلا سامنے رکھتے ہوئے کہا:''سب تھپکیوں کا نتیجہ یہی ہے کہ آپ آٹا مانگ رہے ہیں۔ میں بھی آٹا مانگ رہا ہوں۔آٹا تول کر دیکھ لو۔کس کے پاس زیادہ ہے۔تھپکی شپکی میں نہیں جانتا۔''

اب کئی بھائی یہاں سے وفاق المدارس، فاضل عربی وغیرہ کرنے کے بعد مدینہ یونیورسٹی سے پڑھ کر آتے ہیں لیکن خود انہیں جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو یہاں کے ان لوگوں سے مسئلہ پوچھتے ہیں جنہوں نے مدینہ یونیورسٹی کے بارہ میں کبھی سوچا بھی نہیں۔ بتائیے! ان ڈگریوں کو کیا کیا جائے۔ یہاں تو جو اخلاص کے ساتھ محنت کرے گا۔اللہ تعالیٰ اسے اس کا پھل عطا فرمائے گا چاہے جہاں بھی بیٹھا ہو۔اس کا صلہ اسے ضرور بالضرور ملے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہم جہاد کیوں کررہے ہیں؟

سوال ...... کیا جہاد اس وقت فرض عین ہو چکا ہے۔ اگر ہے تو اس کی کون سی دلیل ہے جبکہ کسی نبی نے بھی جہاد بالسیف اس وقت تک شروع نہیں کیا جب تک وہ اپنی اسلامی ریاست قیام میں نہیں لے آئے۔ جبکہ ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود نہیں۔

اگر بالفرض جہاد کرنا ضروری ہے۔ تو پھر جو ظلم و بربریت کا بازار کشمیر میں گرم ہے۔ اور دیگر ممالک میں، وہ تو پاکستان میں بھی ہے اس میں ہم جہاد کیوں نہیں کرتے۔ اس کی کیا وجہ ہے دلائل سے ثابت کریں۔ اگر ہم اپنی اسلامی عمارت کو بیرون سے جہاد کے ذریعے سے مضبوط بھی بنالیں اور اندر سے کھوکھلی رہے تو اس کا کیا فائدہ؟ واضح کریں۔

باسم شریف پسروری ......رانا افتخار احمد پسروری

جواب ...... جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے آپ کو کفار سے لڑنے کی اجازت نہیں تھی۔ جب ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور وہاں بھی کفار نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے لڑنے کی اجازت دے دی۔

”جن لوگوں سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں (لڑنے) کی اجازت دے دی گئی۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔“

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر لڑنا فرض فرما دیا:

---

(۱۷۵) الحج=۲۲/ ۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''تم پر لڑنا فرض کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ تمہیں ناپسند ہے۔''

اور کفار سے لڑائی اس وقت تک فرض کر دی جب تک مندرجہ ذیل مقاصد حاصل نہ ہو جائیں۔

پہلا مقصد...... فتنے کا خاتمہ:

جب تک دنیا کے کسی خطے میں کفار کے پاس وہ طاقت وشوکت موجود ہے کہ وہ اسلام کی وجہ سے کسی کو فتنہ میں مبتلا کر سکتے ہوں اگر کوئی ایمان لانا چاہتا ہو تو ان کی سزا اور تکلیف کے خوف سے ایمان لانے سے جھجکتا ہو اور کوئی ایمان لے آئے تو اسے ان کے ظلم وتشدد کا نشانہ بننا پڑتا ہو۔ اس وقت تک ان سے لڑنا فرض ہے۔ کہ اسلام لانے کی راہ کی ہر رکاوٹ (فتنہ) ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اوران سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے پس اگر وہ باز آ جائیں تو نہیں زیادتی مگر ظالموں پر۔''

دوسرا مقصد......غلبہ اسلام :

جب تک تمام دنیا میں اسلام غالب نہ ہو جائے اور ہر جگہ اللہ کا قانون نافذ نہ ہو جائے کفار سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

---

(۱۷۶) البقرة=۲/۱۷۶
(۱۷۷) البقرہ=۲/۱۹۳
(۱۷۸) انفال=۸/۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کے لئے ہو جائے پس اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ جو وہ کرتے ہیں اسے دیکھنے والا ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ کام کریں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔“

تیسرا مقصد......کفار کا جزیہ دینا:

جب تک تمام دنیا کے کفار (جو اسلام نہ لانا چاہتے ہوں) ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کو جزیہ ادا نہ کریں ان سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

”لڑتے رہو اہل کتاب میں سے ان لوگوں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے، نہ

(۱۷۹)صحیح بخاری= کتاب الایمان : باب فان تابوا و أقاموا الصلاۃ و آتوا الزکاۃ فخلوا سبیلھم ۔ رقم الحدیث:۲۵۔ص:۹، صحیح مسلم = کتاب الایمان : باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله ۔ ص:۱/۲۰۰۔۲۱۰، أبوداؤد = کتاب الجهاد : باب علی ما یقاتل المشرکون رقم:۔۲۶۴۰۔ ص:۳۲/۴۴،ترمذی= کتاب تفسیر القرآن باب و من سورة الغاشیة رقم:۳۳۴۱۔ص:۵/۴۳۹، نسائی = کتاب الزکاۃ : باب مانع الزکاۃ رقم:۲۲۹۱ص:۲/۵۱۲، ابن ماجه = ابواب الفتن : باب الکف عمن قال لا اله الا الله رقم:۳۹۹۰

(۱۸۰) التوبة=۹/۲۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ چیزیں حرام مانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی ہیں اور نہ ہی دین حق اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور وہ ذلیل ہوں۔''

چوتھا مقصد......کمزوروں کی مدد:

جب دنیا کے کسی خطے میں کمزوروں پر ظلم ہو رہا ہو انہیں ظلم سے نجات دلانے تک لڑتے رہنا فرض ہے۔

'' اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کو چھڑانے کے لئے نہیں لڑتے جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی مقرر فرما دے۔اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی مددگار عطا فرمادے۔''

پانچواں مقصد......مقتولین کا بدلہ:

اگر کافر کسی مسلمان کو قتل کر دیں تو اس کا بدلہ لینا فرض ہے۔ہاں اگر مسلمان کو کسی مسلمان نے قتل کر دیا ہو تو دینی اخوت کی وجہ سے دیت بھی ہو سکتی ہے، معافی بھی۔مگر کافر سے بدلہ لینا فرض ہے۔اِلّا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولوں کے بارے میں بدلہ لینا فرض کر دیا گیا ہے۔''

---

(۱۸۱) النساء= ٤ / ٧٥

(۱۸۲) البقرہ= ۲ / ۱۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ تشریف لائے تھے۔آپ کا ارادہ لڑنے کا نہیں تھا۔کفار نے آپ کو روک دیا تب بھی آپ نے لڑائی نہیں کی۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا مکہ والوں نے انہیں واپس نہ آنے دیا تو مسلمانوں نے سمجھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اب ہم ان لوگوں سے لڑائی کئے بغیر نہیں جائیں گے اور آپ نے چودہ سو ساتھیوں سے لڑائی کی بیعت لی۔کفار نے یہ سنا تو جناب عثمان کو واپس بھیج دیا۔'' (۱۸۳)

صاف ظاہر ہے کہ یہ بیعت قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے لی گئی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اس بیعت پر اپنی رضا کا اعلان قرآن مجید میں نازل فرمایا:

''یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جس وقت وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔''

آٹھ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر بصریٰ کے حاکم کی طرف بھیجا۔راستے میں شرحبیل بن عمرو غسانی نے جو قیصر کی طرف سے بلقاء شام کا گورنر تھا، انہیں گرفتار کر کے شہید کر دیا۔آپ کو اطلاع پہنچی تو آپ کو سخت صدمہ ہوا۔آپ نے تین ہزار کا لشکر تیار کیا اتنا بڑا لشکر اس سے پہلے غزوہ خندق کے علاوہ کبھی جمع نہیں ہوا تھا۔زید بن حارثہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ جہاں حارث بن عمیر قتل کئے گئے ہیں وہاں جا کر انہیں اسلام کی دعوت دو اگر قبول کر لیں تو درست ورنہ اللہ سے مدد مانگ کر ان سے لڑو۔یہی وہ جنگ موتہ تھی جس میں تین ہزار مسلمان دو لاکھ کفار سے لڑے مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے تین امیر شہید ہوئے پھر سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ نے کمان سنبھالی اور اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔(۱۸۵)

(۱۸۳) مختصر سیرۃ الرسول ص:۴۷۳
(۱۸۴) الفتح=۴۸/۱۸
(۱۸۵) الرحیق المختوم=۶۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس علاقے کے لوگوں کو مزید سبق سکھانے کے لئے رسول اللہ نے اپنی وفات کے قریب انہی زید بن حارثہ کے فرزند ارجمند اسامہ کو لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا جس کی تکمیل جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔

چھٹا مقصد......معاہدہ توڑنے کی سزا :

اگر کوئی قوم مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ ڈالے تو اس سے لڑنا فرض ہے۔

”اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے سرداروں سے لڑو۔ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔“

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا عہد توڑنے والی قوم سے جنگ کرنے کی صورت میں مسلمانوں کو چھ بشارتیں بھی دی ہیں۔

”ان سے لڑو، اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری نصرت فرمائے گا اور ایمان والے لوگوں کو شفا دے گا اور ان کے دلوں کا غصہ ختم کر دے گا اور جس پر اللہ چاہے گا رجوع فرمائے گا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 6 ہجری میں قریش مکہ سے دس سال کے لئے صلح کر لی تھی اور اس

(۱۸۶) التوبة=۹/۱۲
(۱۸۷) التوبة=۹/۱۴۔۱۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صلح میں ان کی ایسی کڑی شرطیں بھی قبول فرمالی تھی جو مسلمانوں کو سخت ناگوار تھیں۔مگر 8 ہجری میں قریش نے رسول اللہ کے حلیف قبیلہ بنوخزاعہ کے خلاف فوجی کارروائی میں حصہ لے کر معاہدہ صلح توڑ دیا تو رسول اللہ نے دس ہزار جانبازوں کے لشکر کے ساتھ مکہ پر حملہ کر دیا اور مکہ فتح فرمالیا۔''(۱۸۸)

مدینہ میں رہنے والے یہودی قبائل سے آپ نے امن وتعاون کا معاہدہ کیا تھا جب انہوں نے معاہدہ توڑا تو آپ نے بنوقینقاع اور بنونضیر کا محاصرہ کر کے انہیں جلاوطن کر دیا اور بنوقریظہ کے محاصرہ کے بعد ان کے بالغ مردوں کو قتل کروادیا اور عورتوں کو لونڈیاں اور بچوں کو غلام بنالیا۔

ساتواں مقصد......دفاع کے لئے لڑنا :

جب کوئی قوم مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائے تو دفاع کے لئے لڑنا فرض ہے :

'' اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔''

خندق کے موقع پر جب کفار مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو لڑائی میں شامل ہونے کا حکم دیا اور تبوک کے موقع پر جب دشمن کے حملہ آور ہونے کی خبر سنی تو نکلنے کے قابل تمام افراد کو سرزمین عرب سے باہر جا کر دشمن کے مقابلے کا حکم دیا حالانکہ اس وقت حالات بھی نہایت سخت تھے۔

آٹھواں مقصد......مقبوضہ علاقہ چھڑوانا:

اگر کفار مسلمانوں کی کسی جگہ پر قبضہ کرلیں تو انہیں وہاں سے نکالنا اور مسلمانوں کا قبضہ دوبارہ بحال کرنا فرض ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

---

(۱۸۸)الرحیق المختوم =۵۳۵
(۱۸۹)البقرہ=۲/۱۹۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’اور انہیں جہاں پاؤ قتل کرو اور جس جگہ سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم انہیں وہاں سے نکالو۔‘‘

سورہ بقرہ میں طالوت کی قیادت میں بنی اسرائیل کی جنگ کا ذکر ہے وہ بھی مسلمانوں کے علاقے واپس لینے کے لئے لڑی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدوں کا قول نقل فرمایا ہے:

’’ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہیں لڑیں گے حالانکہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بیٹوں سے نکال دیا گیا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تعداد نہایت کم ہونے کے باوجود ان کی خاص مدد فرمائی اور داؤد علیہ السلام نے کفار کے سپہ سالار جالوت کو قتل کر دیا اور کفار کو شکست ہوئی۔ مکہ کی فتح میں کفار کے معاہدہ توڑنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی شامل تھی کہ انہوں نے مسلمانوں کو سرزمین مکہ سے نکالا تھا۔

اب آپ اپنے سوال پر غور فرمائیں کیا جہاد اس وقت فرض ہو چکا ہے۔ اگر ہے تو اس کی کون سی دلیل ہے؟ جہاد اس وقت فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟ یہ بحث ان شاء اللہ آگے آ رہی ہے۔ سب سے پہلے ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ اس وقت جہاد مسلمانوں پر فرض ہے بھی یا نہیں۔

کیا ہم نے مطلوبہ مقاصد حاصل کر لئے ہیں......؟:

میں نے قرآن مجید سے آٹھ مقاصد لکھے ہیں جن کے حاصل ہونے تک اللہ تعالیٰ نے کفار سے لڑتے رہنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ترتیب وار دیکھیں کہ ان میں سے ایک مقصد بھی اس وقت مسلمانوں کو حاصل ہو سکا ہے؟

---

(۱۹۰) البقرہ=۲/۱۹۱

(۱۹۱) البقرہ=۲/۲۴۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

1۔ جب تک فتنہ باقی ہے مسلمانوں پر لڑتے رہنا فرض ہے۔

آپ ہی بتائیں کیا اس وقت دنیا کے کسی بھی خطے میں ایمان لانے کی راہ میں کفار کی طرف سے پیش آنے والی رکاوٹیں اور فتنے ختم ہو سکے ہیں۔ کیا ہند کے مظلوم شودر جو اسلامی مساوات کی آغوش میں پناہ لینا چاہتے ہیں بلا خوف مسلمان ہو سکتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے کئی دفعہ من حیث القوم اسلام میں داخل ہونے کے ارادے کا اعلان کیا، مسلمان ہونے کی تاریخ کا اعلان بھی کر دیا گیا مگر ہندو قوم کے ظلم وتشدد کی وجہ سے اسلام میں داخل نہ ہو سکے۔ کیا چین، روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں رہنے والے مسلمان اسلام پر عمل کر سکتے ہیں۔ کیا وہ خالص اسلام کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ کیا وہاں کسی کمیونسٹ کو مسلمان ہونے کی گنجائش ہے۔ کیا دوسرے تمام کافر اور عیسائی ملکوں میں مسلمانوں کو دین کی وجہ سے کسی فتنے کا اندیشہ نہیں؟ اگر ان سب باتوں کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو اس وقت جہاد فرض ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے؟

2۔ جب تک ساری دنیا میں صرف اللہ ہی کا دین غالب نہ ہو جائے لڑتے رہنا فرض ہے۔ کیا اس وقت تمام دنیا میں دین صرف اللہ ہی کا چل رہا ہے؟ کیا ورلڈ آرڈر اسلام کا چل رہا ہے یا کفار کا؟ کیا تمام دنیا میں معاشی نظام اللہ کے حکم کے مطابق چل رہا ہے جو سود سے یکسر پاک ہے یا کفار کے دباؤ کی وجہ سے تمام مسلمان ملک بھی سودی نظام میں گرفتار ہیں۔ کیا تمام دنیا میں اللہ کی حدیں قائم ہو چکی ہیں۔ جب کفر پر اسلام کا غلبہ کہیں بھی نہیں تو ایسی صورت میں غلبہ اسلام کے لئے جہاد کی فرضیت میں شبہ کی کیا گنجائش ہے۔

3۔ جب تک تمام دنیا سے کفار کی حکومتیں ختم کر کے کفار سے جزیہ وصول نہ کیا جائے ان سے لڑتے رہنا فرض ہے۔ کیا اس وقت دنیا کے کسی خطے میں کفار مسلمانوں کے ذمی بن کر رہ رہے ہیں، کیا وہ مسلمانوں کے سامنے اپنی ذلت کا اقرار کرتے ہوئے جزیہ دیتے ہیں؟ اگر آپ صورت حال کا جائزہ لیں تو معاملہ الٹ ہو گیا ہے۔ مسلمان کفار کے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذلیل ہوکر انہیں جزیہ وخراج ادا کررہے ہیں، کفار ورلڈ بینک میں آئی ایم ایف وغیرہ کے ذریعے مسلمانوں کی تمام دولت چھین رہے ہیں۔ کیا اس ذلت کو دور کرنے اور کفار کو ذلیل کرنے کے لئے ابھی جہاد فرض نہیں ہوا؟

4۔ جب دنیا کے کسی خطے میں کمزوروں پر ظلم ہو رہا ہو' انہیں ظلم سے نجات دلانے تک لڑتے رہنا فرض ہے۔

کیا اس وقت دنیا میں کسی جگہ مسلمانوں پر ظلم نہیں ہو رہا۔ ہندوستان، کشمیر، فلپائن، چیچنیا، روس اور چین کی مسلمان ریاستیں، بوسنیا اور دوسرے خطوں کے کمزور مرد عورتیں بچے ظلم سے بچانے کی فریادیں نہیں کررہے۔ ایسے حالات میں قرآن کی واضح آیات کے بعد بھی جہاد کی فرضیت کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہے؟

5۔ اگر کافر کسی مسلمان کو قتل کردیں تو اس کا بدلہ لینا فرض ہے۔ کیا ہندوستان میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا گیا، کشمیر میں کتنے قتل ہوئے، کتنی عصمتیں پامال ہوئیں۔ 47ء کے تقریباً پچیس لاکھ مقتولوں کا قصاص لینا ہماری گردن پر باقی ہے۔ ان عورتوں کا بدلہ کون لے گا جو ابھی ہندوؤں اور سکھوں کی اولاد کو جنم دے رہی ہیں چین، روس، البانیہ، یوگوسلاویہ وغیرہ میں انقلاب کے نام پر کتنے مسلمان تہہ تیغ کردیئے گئے اور باقی ماندہ کروڑوں زبردستی کمیونسٹ بنالئے گئے۔ ابھی چند ماہ پہلے بوسنیا میں ایک ایک دن میں 23 ہزار مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔

6۔ اگر کوئی قوم مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ ڈالے تو اس سے لڑنا فرض ہے۔ کیا اس وقت دنیا کی کوئی قوم ایسی ہے جس نے مسلمانوں سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی نہ کی ہو؟ کیا قیام پاکستان کے بعد لیاقت نہرو معاہدہ کے مطابق ہندوستان نے مسلمانوں کے جان و مال اور مساجد کی حفاظت کی ہے۔؟ آئے دن فرقہ وارانہ فسادات کے نام پر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ ان کے کارخانے اور دکانیں جلائی جاتی ہیں۔ کتنی دفعہ پاکستان کے سفارتخانے پر حملے ہوئے۔ بابری مسجد کے علاوہ سینکڑوں مساجد شہید کردی گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کیا ہندوستان نے معاہدے کے مطابق کشمیر کے مسلمانوں کو اپنی رائے استعمال کرنے کا حق دیا ہے؟

7۔ جب کوئی قوم مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائے تو اس کے دفاع کے لئے لڑنا فرض ہے۔ اس وقت کشمیر میں ساڑھے سات لاکھ ہندو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور ہندوستان کی پوری فوج ان کی پشت پر ہے۔

برما کے مسلمانوں پر بدھ حملہ آور ہیں اور انہیں بے گھر کررہے ہیں۔ بوسنیا میں سرب درندے مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور تمام دنیا کے عیسائی اور کمیونسٹ ان کی مدد کررہے ہیں۔ چیچنیا کے مسلمانوں پر روس نے حملہ کیا ہے اور وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

اسرائیل نے عربوں کے قلب میں اپنے وجود کا خنجر پیوست کر رکھا ہے۔ فلپائن میں عیسائیوں نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ اپنے بچوں کے دفاع کے لئے تو جانور بھی جنگ سے گریز نہیں کرتے خواہ ان کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ حتیٰ کہ کوئی کتا یا بلی مرغی کے بچوں پر حملہ آور ہو تو وہ اپنے بچوں کے دفاع کے لئے کسی مفتی سے فتویٰ نہیں لیتی اور کتے یا بلی سے اُلجھ جاتی ہے حالانکہ کتے یا بلی کے مقابلے میں مرغی بے چاری کی حیثیت ہی کیا ہے اور ہم ابھی تک اسی شش و پنج میں گرفتار ہیں کہ اس وقت جہاد فرض ہونے کی دلیل کیا ہے؟

8۔ اگر کفار مسلمانوں کی کسی جگہ پر قبضہ کرلیں تو انہیں وہاں سے نکالنا اور مسلمانوں کا قبضہ دوبارہ بحال کرنا فرض ہے۔

الف۔ اندلس (سپین) میں آٹھ سو سال مسلمانوں کی حکومت کے بعد ان کا آخری آدمی بھی وہاں سے ختم کردیا گیا اور عیسائی مکمل طور پر قابض ہو گئے۔ اسے واپس لینا ہماری ذمہ داری ہے۔

ب۔ پورا ہندوستان بشمول کشمیر، حیدر آباد، آسام، نیپال، برما، بہار، جونا گڑھ مسلمانوں کی سلطنت تھا۔ ترک جہاد کی وجہ سے غیروں کے قبضے میں چلا گیا۔

فلسطین پر یہودی قابض ہیں۔ مسلمانوں کا قبلہ اول بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں ہے ان کے علاوہ بیسیوں ملک مثلاً بلغاریہ، ہنگری، قبرص، سسلی، حبشہ، روسی ترکستان اور چینی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترکستان، کاشغر کی حد تک پھیلے ہوئے ممالک مسلمانوں کے قبضے میں تھے انہیں کفار کے قبضے سے چھڑانا ہم پر فرض ہے۔ پیرس سے 90 کلومیٹر دور تک کا فرانسیسی علاقہ اور سوئٹزرلینڈ کے جنگلات و پہاڑ بھی مسلمان مجاہدوں کے مسکن تھے آج وہاں کفار کا قبضہ ہے۔

امید ہے اس تفصیل کے بعد اس بات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا کہ اس وقت وہ تمام اسباب موجود ہیں جن کی بناء پر جہاد فرض ہوتا ہے۔

اسلامی ریاست کے بغیر جہاد؟

اب ہم آپ کے سوال کے دوسرے حصے کا جائزہ لیتے ہیں آپ نے لکھا ہے کہ کسی نبی نے بھی جہاد بالسیف اس وقت تک شروع نہیں کیا جب تک وہ اپنی اسلامی ریاست عمل میں نہیں لے آئے۔ جب کہ ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود نہیں ہے۔

پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کے مکمل حالات ہمیں معلوم نہیں۔ ان کے متعلق کسی بات کا دعوی کرنا بلا دلیل ہے اور اگر معلوم ہوں بھی تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں کسی اور پیغمبر کی نہیں۔ ہمارے لئے آپ کا اسوہ ہی کافی ہے۔ اس لئے میں اسی کو سامنے رکھ کر بات کروں گا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے مکمل احکام تقریباً تئیس برس میں اترے۔ جتنے احکام اترتے مسلمان ان پر عمل کرتے۔ ان میں سے کچھ احکام مکہ مکرمہ میں اترے اور کچھ مدینہ میں۔ مگر دین مکمل ہونے کے بعد اب تمام احکام پر قیامت تک کے لئے عمل لازم ہے۔ اس میں وہ استثناء تو ہوسکتا ہے جو اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(۱۹۲) البقرة = ۲/۲۸۶
(۱۹۳) التغابن = ۶۴/۱۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنی تم میں طاقت ہے۔"

مگر یہ استثناء نہیں ہوسکتا کہ فلاں فلاں چیزیں چونکہ اسلامی ریاست وجود میں آنے کے بعد فرض ہوئیں اس لئے وہ اس وقت فرض نہیں۔ اگر آپ کا فلسفہ عمل میں لایا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اذان اقامت اور نماز باجماعت اس وقت تک فرض نہیں ہوئی جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آئی۔

اموال میں ڈھائی فیصد زکوۃ، مواشی میں ایک خاص نصاب کے مطابق صدقہ اور زمین کی آمدنی سے عشر اس وقت تک فرض نہیں جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آتی۔

رمضان کے روزے اس وقت تک فرض نہیں ہوئے جب تک اسلامی ریاست کے قیام کو ڈیڑھ سال نہیں گزرا۔ شراب اس وقت تک حرام نہیں ہوئی جب تک اسلامی ریاست کے قیام کے بعد چھٹا یا آٹھواں سال شروع نہیں ہوا۔ (فتح الباری کتاب الاشربة)

متعہ کی حرمت کا واضح اعلان آپ نے خیبر کے موقع پر اس وقت کیا جب اسلامی ریاست کے قیام کو چھ برس گزر چکے تھے۔ اسی طرح گھریلو گدھے کی حرمت کا اعلان بھی اسی وقت ہوا۔ (۱۹۴)

سود کی حرمت کی آیات اس وقت تک نہیں اتریں جب تک اسلامی ریاست قائم ہونے کے بعد اسلام کے دوسرے تمام احکام مکمل نہیں ہوئے۔ یہ تقریبا دس ہجری کی بات ہے۔ صحیح بخاری میں ابن عباس فرماتے ہیں :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں جو آیت اتری سود کی آیت تھی۔"

آپ کے کہنے کے مطابق ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود نہیں تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آتی اس وقت تک اذان اقامت اور باجماعت نماز فرض نہیں۔

(۱۹۴) صحیح بخاری= کتاب المغازی : باب غزوة الخیبر ۔رقم:۴۲۱۶ص:۸۷۰۔وایضاً کتاب النکاح: باب نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن نکاح المتعة رقم الحدیث:۵۱۱۵۔ ص:۱۱۱۱،صحیح مسلم = کتاب النکاح: باب نکاح المتعة و بیان انه ابیح ثم نُسخ امر۔ کتاب الصید والذبائح ۔ باب تحریم أکل لحم الحمر الأهلیة ۔ رقم الحدیث:۱۴۰۷۔ص:

(۱۹۵)صحیح بخاری= کتاب التفسیر : باب واتقوا یوما ما ترجعون فیه الی الله۔ رقم الحدیث: ۴۵۴۴۔ ص:۹۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- اسلامی ریاست کے قیام تک اس نصاب کے مطابق زکوۃ بھی فرض نہیں ہے۔
- رمضان کے روزے بھی اسلامی ریاست قائم ہونے تک فرض نہیں۔
- اسلامی ریاست کے قیام تک شراب بھی حلال ہے اور اس پر کوئی حد نہیں۔
- متعہ سے لطف اندوز ہونے کی گنجائش بھی اسلامی ریاست کے قیام تک موجود ہے اور اس وقت تک گدھوں کا گوشت بھی کھایا جا سکتا ہے۔
- اور جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آتی سود کا لین دین بھی جائز ہے۔

اور آپ کے فلسفے کو اگر مزید آگے بڑھایا جائے تو اسلامی ریاست کے قیام کے بعد بھی کم از کم چھ سال تک شراب حلال رہے گی۔ اتنی ہی مدت تک متعہ کی گنجائش باقی رہے گی۔ گدھے کا گوشت حلال رہے گا اور تقریباً دس سال تک سود جائز رہے گا۔ زنا، چوری، بہتان وغیرہ کی حدیں بھی اسلامی ریاست کے قیام کے اتنے سال بعد شروع ہوں گی جتنے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلامی ریاست قائم کرنے کے بعد شروع ہوئیں۔

تقریباً یہی بات وہ حضرات کہتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ جب تک معاشرے کی اخلاقی حالت درست نہ ہو زنا کی حد لگانا ظلم ہے، جب تک معاشرے میں غربت اور معاشی ناہمواری ختم نہ ہو چور کا ہاتھ کاٹنا زیادتی ہے۔

نہیں میرے بھائی یہ فلسفہ درست نہیں۔ کوئی چیز اسلامی ریاست قائم ہونے سے پہلے فرض ہوئی یا بعد میں، اب وہ قیامت تک کے لئے فرض ہے اور جونہی اس فرض کو ادا کرنے کی استطاعت ہو فوراً اسے ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح کوئی چیز اسلامی ریاست قائم ہونے سے پہلے حرام ہوئی یا بعد میں، اب قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

جہاد کا بھی یہی معاملہ ہے پہلے اس کی اجازت ہی نہ تھی حکم تھا کہ ہاتھ روک کر رکھو مدینہ جا کر پہلے لڑنے کی اجازت ہوئی پھر لڑنا فرض کر دیا گیا۔ اب یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

اس فریضہ سے جان چھڑانے والے کئی عذر پیش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں اسلامی ریاست کا قیام ہونے تک جہاد بالسیف جائز نہیں۔

- کبھی کہتے ہیں خلیفہ کے بغیر جہاد جائز نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- کبھی کہتے ہیں تعداد کم ہوتو جہاد جائز نہیں۔
- لیکن ان میں سے کوئی عذر درست نہیں

جہاد فرض ہو جانے کے بعد قیامت تک جاری ہے :

''جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک جماعت اس پر لڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔''

عربی لغت کی معتبر کتاب القاموس میں لکھا ہے:

''یعنی عصبہ آدمیوں ،گھوڑوں یا پرندوں کی وہ جماعت ہے جودس سے چالیس تک ہو عصابہ کا بھی یہی معنی ہے۔''

کوئی اسلامی ریاست موجود ہو یا موجود نہ ہو ہر حال میں جہاد جاری رہے گا۔

جہاد کے لئے مسلمانوں کی بہت بڑی فوج موجود ہو یا دس بیس کا چھوٹا سا گروہ، یہ فریضہ دونوں صورتوں میں جاری رہے گا۔ اگر جہاد کے لئے اسلامی ریاست کا وجود ضروری قرار دیا جائے یا خلیفہ کا ہونا ضروری ہو تو اس وقت دنیا میں خلیفہ موجود نہیں اور آپ کے کہنے کے مطابق ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود بھی نہیں، تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ آپ کے مطابق

(۱۹٦)صحیح مسلم= کتاب الامارة: باب قوله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق:۱۳/٦٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس وقت جہاد ہو ہی نہیں سکتا۔فرمائیے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کو سچا سمجھا جائے یا کچھ اور۔اسلامی ریاست اور خلیفہ کا وجود تو دور کی بات ہے اگر کوئی بھی ساتھ نہ دے تو اکیلا ہی لڑ سکتا ہے۔اللہ نے فرمایا:

''پس لڑائی کر اللہ کی راہ میں ،نہیں تکلیف دی جاتی تجھے مگر تیری جان کی اور مومنوں کو رغبت دلا۔''

6 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ سے دس سال کے لئے صلح کر لی۔صلح کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ مکہ کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے گا تو آپ اسے واپس کر دیں گے۔صلح کی شرائط طے کر کے آپ مدینہ واپس تشریف لے آئے۔قریش مکہ کا ایک آدمی ابو بصیر جو مسلمان ہو چکا تھا آپ کے پاس مدینہ میں آیا۔مکہ والوں نے اسے واپس لانے کے لئے دو آدمی بھیجے، آپ نے اسے ان کے حوالے کر دیا، وہ دونوں اسے ساتھ لے کر مدینہ چل پڑے، ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اترے اور کھجوریں کھانے لگے۔ابو بصیر نے ان میں سے ایک سے کہا: ''اے فلاں، اللہ کی قسم! مجھے تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ذرا دینا میں دیکھوں تو سہی۔'' اس نے پکڑا دی۔ابو بصیر نے اس پر کاری وار کیا۔ یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔دوسرا بھاگا یہاں تک کہ مدینہ آ گیا، دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے کوئی خوف دیکھا ہے۔'' اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل ہونے والا ہوں۔'' اتنے میں ابو بصیر بھی آپ کے پاس آ پہنچا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ماں کے لئے ویل ہو اگر اس کے ساتھ کوئی ہو تو یہ لڑائی بھڑکا دینے والا ہے۔'' جب اس نے یہ بات سنی تو سمجھ گیا کہ آپ اسے ان کی طرف دوبارہ واپس کر دیں گے۔وہ وہاں سے نکلا اور سمندر کے کنارے پر آ گیا (ادھر مکہ سے) ابو جندل بن سہیل جان چھڑا کر نکلا اور ابو بصیر سے آ ملا۔اب

(۱۹۷) النساء= ٤ / ٨٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قریش میں سے جو بھی مسلمان ہوتا ابوبصیر سے جا ملتا یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت (عصابہ) اکٹھی ہوگئی۔ اللہ کی قسم! قریش کے جس قافلے کے متعلق وہ سنتے کہ وہ شام کے لئے نکلا ہے اس کی راہ پر جا پڑتے، انہیں قتل کردیتے اور ان کے مال چھین لیتے۔ تو قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر پیغام بھیجا کہ آپ ان کی طرف پیغام بھیجیں کہ جو آپ کے پاس آجائے اسے امن ہے۔ چنانچہ آپ نے ان کی طرف پیغام بھیج دیا۔(۱۹۸)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ

1۔ ابوبصیر نے اکیلے ہی کفار سے لڑائی کا آغاز کردیا کسی ساتھی کا انتظار نہیں کیا بعد میں چند ساتھیوں کے ساتھ گوریلا کارروائیاں جاری رکھیں اور اس کا یہ عمل اللہ کے حکم کے مطابق تھا۔

اس کی پہلی کارروائی کفار سے اپنی جان بچانے کے لئے یعنی دفاعی تھی، بعد میں اس نے کفار پر حملے بھی کئے یعنی ہجومی جنگ بھی کی۔

2۔ ابوبصیر کی یہ کارروائیاں کسی خلیفہ کی زیر امارت نہ تھیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسے واپس کرنے کا عہد کرچکے تھے اور آپ نے واپس کر بھی دیا تھا۔ پہلی کارروائی میں اپنا امیر وہ خود تھا اور بعد کی کارروائیوں میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا امیر تھا۔

3۔ اپنی کارروائیوں کیلئے اس نے کسی اسلامی ریاست کو اپنا ٹھکانہ نہیں بنایا۔ پہلی اسلامی ریاست صلح کی وجہ سے اس کی مدد سے انکار کرچکی تھیں اور اس کی اپنی اسلامی ریاست ابھی وجود میں نہیں آئی تھی۔ مگر وہ اس کے باوجود لڑتا رہا یہاں تک کہ اپنی جان کفار سے بچانے میں ہی کامیاب نہیں ہوا بلکہ دوسرے مظلوم مسلمانوں کی جائے پناہ بھی بنا اور کفار کو اس قدر ذلیل کیا کہ وہ خود ہی اپنی ظالمانہ شرط سے دستبردار ہوگئے۔

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کی کسی کارروائی کی مذمت نہیں کی بلکہ

(۱۹۸)صحیح بخاری: کتاب المغازی باب: غزوة الحدیبیة رقم: 4181-4180۔ص: 862
(۱۹۹)النساء= ٤ / ٨٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خاموش رہ کراس کی تائید فرمائی۔افسوس کہ پچھلے دنوں ایک فلسفی بزرگ نے ابوبصیر کے اتنے عظیم عمل کو مشاغبہ (شوروغل) قرار دے کراسے بے وقعت کرنے کی کوشش کی۔

خلاصہ :

یہ کہ ابوبصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ کفار سے لڑائی کے لئے کوئی بھی شرط نہیں خصوصا جب وہ ان سے اپنی جان بچانے کے لئے ہو۔ نہ تعداد کی شرط ہے نہ اسلامی ریاست کی اور نہ خلیفہ کے وجود کی، اگر امیر موجود نہ ہوتو دفاع کے وقت ہر شخص اپنا امیر خود ہوتا ہے اور جو شخص یا گروہ شرطیں پوری ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ وہ اپنی آزادی، عزت اور جان ومال سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اسلامی ریاست اور خلیفہ جہاد سے وجود میں آتے ہیں:

محرم 656ھ میں تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور خلیفۃ المسلمین مستعصم باللہ کو قتل کر دیا۔ رجب 659ھ تک ساڑھے سات سال مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہیں تھا۔ اگر وہ اس دوران تاتاریوں سے جہاد ترک کر دیتے تو دنیا سے مسلمانوں کا نام ونشان تک مٹ جاتا مگر انہوں نے جیسے بھی ہوسکا الگ الگ ٹکڑیوں میں بھی ان کا مقابلہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ انہیں پے در پے شکستیں دے کر اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت میں کامیاب ہوگئے اور دوبارہ مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: تاتاریوں سے لڑنے والے رسول اللہ کی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا جو ان کی مخالفت کرے اور جو ان کی مدد چھوڑ دے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ (۲۰۰)

حقیقت یہ ہے کہ جب خلیفہ کا وجود نہ ہو اور اللہ نہ کرے اسلامی ریاستیں بھی سرے سے ختم ہو جائیں تو بجائے اس کے کہ جہاد ختم سمجھا جائے جہاد ہی وہ بابرکت چیز ہے جس سے دوبارہ خلیفہ

---

(۲۰۰) مجموعه فتاوى شيخ الاسلام ابن تيميه=۲۸/٦١٦-۵۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اسلامی ریاست کے قیام کی امید کی جاسکتی ہے۔

اس وقت جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟:

میں نے اس مضمون کے شروع میں قرآن مجید سے آٹھ اسباب بیان کئے ہیں جن کی بناء پر اس وقت مسلمانوں پر جہاد فرض ہے۔ آپ کا سوال یہ تھا کہ کیا اس وقت جہاد فرض عین ہو چکا ہے؟ اگر ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

اس کے لئے ہمیں پہلے فرض عین اور فرض کفایہ کا مطلب سمجھنا ہوگا۔ ابن قدامہ فرماتے ہیں:

''فرض عین وہ فرض ہے جو ہر مسلم کو خود کرنا واجب ہے مثلاً صلاۃ وصوم۔''

''فرض کفایہ وہ ہے جسے اتنے لوگ ادا کردیں جو کافی رہیں تو باقی تمام لوگوں سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر اتنے لوگ ادا نہ کریں جو کافی ہوں تو تمام لوگ گناہگار ہوتے ہیں۔ اس کا حکم شروع میں تمام لوگوں کو ہوتا ہے جس طرح فرض عین کا حکم تمام لوگوں کو ہوتا ہے بعد میں دونوں کا فرق یہ ہے کہ فرض کفایہ کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے باقی لوگوں سے ساقط ہو جاتا ہے اور فرض عین کسی ایک کے ادا کرنے سے دوسرے سے ساقط نہیں ہوتا۔''

فقہاء نے فرض کفایہ کی مثال نماز جنازہ بیان کی ہے۔ میت کا جنازہ اور کفن دفن تمام

(۲۰۱) المغنی والشرح الکبیر لابن قدامۃ۔ کتاب الجہاد۔ص:۱۳/۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسلمانوں پر فرض ہے اگر چند آدمی جو یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں ادا کردیں تو باقی مسلمانوں سے فرض ساقط ہو جائے گا لیکن اگر کوئی بھی ادا نہ کرے یا اتنے لوگ جمع نہ ہوں جو یہ کام سرانجام دینے کیلئے کافی ہوں تو تمام مسلمان فرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔

یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ جہاد مسلمانوں پر فرض ہے اس کیلئے میں نے شروع میں قرآن مجید سے کئی آیات بیان کی ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان آیات میں مذکورہ آٹھ مقاصد حاصل ہونے تک کفار سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کفار سے جہاد نماز، روزہ کی طرح فرض عین ہے کہ ہر ایک مسلمان کو اپنا اپنا فرض ادا کرنا ہوگا یا فرض کفایہ ہے کہ کچھ لوگ یہ فریضہ ادا کردیں تو باقی کی طرف سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ جہاد فرض عین ہے اور اس کی دلیل وہ تمام آیات ہیں جو اوپر گزر چکی ہیں۔ چنانچہ تفسیر قرطبی میں ہے:

''ماوردی نے بیان کیا کہ سعید بن مسیّب نے فرمایا جہاد ہر مسلم کی ذات پر ہمیشہ فرض عین ہے۔''

اور اکثر اہل علم فرماتے ہیں کہ جہاد فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں تو دوسروں سے یہ فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اس قول کے لئے چند مضبوط دلائل ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۲۰۲) الجامع لأحکام القرآن للقرطبی ص:۳/۳۸۔ انظر تفسیر طبری =۲/۱۰۲

(۲۰۳) التوبۃ =۹/۱۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''اور نہیں ہیں مومن کہ سب کے سب نکل پڑیں۔ تو ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ہر جماعت میں سے ایک گروہ نکل جاتا تاکہ وہ (میدان جہاد میں) دین کی سمجھ حاصل کرتے اور تاکہ جب وہ واپس آتے تو اپنی قوم کو ڈراتے تاکہ وہ بچ جاتے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے لئے نکلنا تمام مسلمانوں پر فرض نہیں اگر ایک گروہ نکل پڑے تو سب مسلمانوں کا فرض ادا ہو جائے گا۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''گھروں میں بیٹھ رہنے والے مومن جنہیں کوئی عذر لاحق نہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ لڑنے والے ہیں۔ دونوں برابر نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر درجے میں فضیلت بخشی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم کی فضیلت بخشی ہے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو مومن لڑائی کے لئے نہیں نکلے ان سے بھی بھلائی کا وعدہ ہے اگرچہ ان کا درجہ کم ہے اگر جہاد فرض عین ہوتا تو بیٹھ رہنے والوں کے لئے بھلائی کا وعدہ کیسے ہو سکتا ہے؟

(٢٠٤) النساء = ٤ / ٩٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''ابو ہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اسی سرزمین میں بیٹھا رہے جس میں پیدا ہوا ہے۔ لوگوں نے کہا: ''تو کیا ہم دوسرے لوگوں کو یہ خوش خبری نہ دیں۔'' آپ نے فرمایا: ''یقیناً جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کیا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے تو جب تم اللہ تعالی سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت کا سب سے افضل اور سب سے بلند حصہ ہے اور اس سے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان جہاد کیلئے نہ نکلے اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے اور دوسرے فرض ادا کرتا رہے تو جنتی ہے۔ اگر جہاد فرض عین ہوتا تو یہ بشارت کیوں ہوتی؟

اگر دونوں اقوال کے دلائل پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں اور ان میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ دونوں کا محل الگ الگ ہے۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ کفار سے جہاد و قتال ایک وسیع عمل ہے جب تک نظام امارت کے تحت قوم کے تمام طبقات اس میں شامل نہ ہوں یہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا اگرچہ اس میں سب سے نمایاں وہ مجاہدین ہوتے ہیں جو میدان جنگ میں دشمن سے برسرپیکار ہوتے ہیں اور یقیناً ان کا مرتبہ بھی دوسرے لوگوں سے بہت زیادہ ہے۔ مگر یہ سمجھ لینا کہ دشمن سے صرف یہی لڑ رہے ہیں اور دوسرے لوگوں کا اس لڑائی میں کوئی حصہ نہیں درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دشمن کے سامنے صف

(۲۰۵)صحیح بخاری: کتاب الجهاد والسیر : باب درجات المجاهدین فی سبیل الله رقم الحدیث: ۲۷۹۰۔ص:۵۶۷،و ایضاً کتاب التوحید: باب و کان عرشه علی الماء ۔ رقم الحدیث: ۷۴۲۳۔ص:۱۵۵۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آراء مجاہدین کے لئے اسلحہ تیار کرنا، انہیں اسلحہ پہنچانا، انہیں خوراک اور دوسری ضروریات بہم پہنچانا، ان کے گھروں کی حفاظت اور کفالت کرنا، سب لڑائی کے عمل کا حصہ ہے۔ اسی طرح دشمن سے مقابلے کی نیت رکھنا، اس مقصد کیلئے ہر وقت تیار رہنا، دوسرے کو جہاد پر آمادہ کرنا، اسلحہ کی تربیت حاصل کرنا اور لوگوں کو اسلحہ کی تربیت دینا جہاد وقتال کی عمارت کے بنیادی پتھر ہیں۔ اس سلسلے میں چند احادیث زیر نظر رہنی چاہئیں۔

''زید بن خالد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں کسی لڑنے والے کو ساز وسامان کے ساتھ تیار کیا تو اس نے بھی لڑائی کی اور جو کسی لڑنے والے کے گھر والوں میں اس کا نائب بنا یعنی اس کا خیال رکھا تو اس نے بھی لڑائی کی۔''

''ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل کے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکلے اور اجر دونوں کے درمیان ہوگا۔''

''انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' مشرکین سے اپنے مالوں

(۲۰۶) صحیح بخاری= کتاب الجهاد والسير: باب فضل من جهز غازياً او خلفه بخير۔ رقم الحديث:۲۸٤۳۔ ص:۵۷۷، صحیح مسلم=کتاب الامارة : باب فضل إعانة الغازی فی سبيل الله۔ رقم الحديث:۱۳/ ۳۹۔

(۲۰۷) صحیح مسلم=کتاب الامارة : باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله تعالیٰ برکوب وغیره :۱۳/ ٤۰، مسند احمد=۳/ ٤۹

(۲۰۸) أبوداؤد= کتاب الجهاد : باب کراهية ترك الغزو ۔ رقم الحديث:۲۵۰٤۔ ص:۳/ ۱۰،نسائی= کتاب الجهاد باب وجوب الجهاد ۔رقم الحديث:۲۹۰۰۔ ص:۲/ ٦٤۹،دارمی = کتاب الجهاد : باب فی جهاد المشرکین باللسان واليد ۔ رقم الحيث:۲٤۳٦۔ص:۲/ ۱۳۲،ابن حبان موارد الظمان : باب الجهاد بما قدر عليه ص:390

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے ساتھ اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔‘‘

’’سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالی سے شہادت کا سوال کرے اللہ تعالی اسے شہادت کے مرتبہ پر پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔‘‘

’’ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ’’فتح کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم سے نکلنے کے لئے کہا جائے تو نکلو۔‘‘

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کی راہ میں کسی لڑنے والے کو تیار کرنے والا بھی لڑنے میں شریک ہے۔ اسکے اہل وعیال کی حفاظت وخبر گیری رکھنے والا بھی لڑ رہا ہے۔ دو بھائیوں میں ایک کو بھیج کر اس کے کام سنبھالنے والا دوسرا ساتھی بھی اس کے ساتھ

(۲۰۹)صحیح مسلم: کتاب الامارة : باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله۔ ص:۱۳/۵۵، ابو داؤد : کتاب الصلاة : باب فی الاستغفار۔ رقم الحدیث:۱۵۲۰۔ص:۲/۸۶، ترمذی = کتاب فضائل الجهاد: باب ما جاء فیمن سأل الشهادة ۔ رقم الحدیث:۱۶۵۳۔ص:/۱۸۳،نسائی= کتاب الجهاد : باب مسألة الشهادة۔ رقم الحدیث :۲۹۶۴۔ص:۲/۲۲۵، مستدرك حاكم = كتاب الجهاد:۲/۷۷، ابن ماجه= باب القتال فی سبیل الله سبحانه رقم الحدیث:۲۸۴۳۔ص:۲/۱۸۴

(۲۱۰)صحیح بخاری= کتاب الجهاد:باب فضل الجهاد والسیر ۔ رقم الحدیث:۲۷۸۳۔ص:۵٦٦،وأیضاً باب وجوب النفیر و ما یجب من الجهاد والنیة ۔رقم الحدیث:۲۸۲۵۔ص:۵۷٤،صحیح مسلم= کتاب الامارة :باب المبایعة بعد فتح مكة على الاسلام و الجهاد الخیر۔ص:۱۳/۸،أبوداؤد = کتاب الجهاد: باب ما جاء فی الهجرة هل انقطعت۔رقم الحدیث:۲٤۸۰۔ ص۳/۳،ترمذی: کتاب السیر: باب ما جاء فی الهجرة ۔ رقم الحدیث:۱۵۹۰۔ص:٤/۱٤۸، نسائی = کتاب البیعة: باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة۔رقم الحدیث:۳۸۸٦۔ص۳/۸۷٤،دارمی : کتاب السیر : باب لاهجرة بعد الفتح۔ رقم الحدیث:۲۵۱۵،ص:۲/۱۵٦،مسند احمد=٦/٤٦٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شریک ہے۔

مشرکین سے لڑائی مال جان اور زبان تینوں کے ساتھ ہوتی ہے۔لڑائی اور شہادت کی سچی نیت سے بھی آدمی لڑائی میں شرکت اور شہادت کی سعادت حاصل کرسکتا ہے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاد سے مراد اگر نفیر یعنی دشمن کے مقابلے کے لئے نکلنا ہوتو یہ اس وقت فرض عین ہے جب امیر نکلنے کا حکم دے دے۔ایسی صورت میں صرف وہ شخص رہ سکتا ہے جسے خود امیر پیچھے رہنے کا حکم دے اور وہ بھی جہاد میں شریک سمجھا جائے گا اس کے علاوہ ہر صاحب استطاعت کو نکلنا ہوگا جیسا کہ غزوہ تبوک کے موقع پر سب کو نکلنے کا حکم دیا تھا مگر خود ہی چند افراد کو مدینہ کے انتظام کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ جو مومن سستی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے ان پر اللہ تعالی نے سخت گرفت فرمائی تھی۔اگر امیر تمام لوگوں کو یا کسی خاص آدمی کو نکلنے کا حکم نہ دے تو یہ فرض کفایہ ہے۔ کیونکہ عام حالات میں ہر ایک مسلمان تو جا ہی نہیں سکتا اور نہ ہی لڑائی کی حکمت ہر مسلمان کے نکلنے کا تقاضا کرتی ہے آخر مسلمانوں کے شہروں اور ان کے گھروں کی حفاظت کے انتظام کے بغیر دشمن سے لڑائی کس طرح جاری رکھی جاسکتی ہے۔اگر اتنے لوگ میدان میں موجود ہیں جو دشمن کے لئے کافی ہیں تو دوسرے لوگوں پر میدان میں نکلنا ضروری نہیں ہاں اس کے باوجود کوئی میدان میں نکلے تو ان سو درجوں کا حق دار ہوگا جو اللہ تعالی نے لڑائی کے لئے نکلنے والوں کے لئے رکھے ہیں۔

اور

سے یہی مراد ہے اس طرح اپنی جائے پیدائش میں بیٹھ رہنے والی حدیث سے بھی یہی مراد ہے۔

لیکن اگر جہاد سے مراد ہو لڑائی کی نیت رکھنا، اس کی تربیت حاصل کرنا، جس قدر ہو سکے، اسلحہ اور ساز وسامان تیار رکھنا، مجاہدین کو لڑائی کے لئے تیار کرنا، ان کے گھروں اور اہل وعیال کی حفاظت اور خبر گیری رکھنا۔غرض کسی نہ کسی طرح لڑائی میں شرکت کرنا تو یہ جہاد ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس سے گریز نفاق ہے۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی یہی معاملہ ہے۔ابوسعید خدری راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اسے ہاتھ سے بدل دے اور یہ طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان کے ساتھ اور اگر یہ طاقت بھی نہ ہو تو دل کے ساتھ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔‘‘

علمائے کرام نے نہی عن المنکر کو فرض کفایہ قرار دیا ہے کہ اگر کچھ لوگ کسی برائی سے روک دیں تو سب کا فرض ادا ہو گیا مگر ایک دوسرے کو برائی سے روکنے کی تلقین کرتے رہنا اور کم از کم دل میں روکنے کی نیت رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ اگر یہ بھی نہ ہو تو ایمان کی رتی بھی نہیں رہتی۔ اس طرح کفار سے جہاد میں کسی نہ کسی صورت میں شرکت ہر مسلمان پر فرض ہے اور اگر کوئی شخص کفار سے لڑنے کی نیت اور ارادہ بھی نہیں رکھتا تو اس کا ایمان منافقت سے خالی نہیں۔

’’ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس شخص نے جنگ نہیں کی نہ کسی لڑنے والے کی تیاری کروائی اور نہ کسی جنگ کرنے والے کے گھر میں اس کا اچھائی کے ساتھ نائب بنا (یعنی اچھی طرح سے ان کا خیال رکھا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سے پہلے پہلے اسے کوئی نہ کوئی زبردست مصیبت پہنچائے گا۔‘‘

(۲۱۱)صحیح مسلم= کتاب الایمان باب وجوب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر۔ص:۲/۲۲،أبوداؤد : کتاب الملاحم :باب الامر والنهی رقم الحدیث:۴۳۴۰۔ص:۴/۱۲۳،نسائی= کتاب الایمان : باب تفاضل أهل الایمان۔ رقم الحدیث:۴۶۳۵۔۳۶۔ص:۳/۱۰۳۰۔

(۲۱۲)أبوداؤد = کتاب الجهاد : باب کراهية ترك الغزو۔ رقم الحدیث:۲۵۰۳۔ص:۳/۱۰، ابن ماجه= ابواب الجهاد : باب التغليظ فی ترك الجهاد۔ رقم:۶۸۰۷۔ ص:۲/۱۷۳۔

(۲۱۳)صحیح مسلم= کتاب الامارة : باب ذم من مات و لم يغز و لم يحدث نفسه بالغزو۔ ص:۱۳/۵۶، أبوداؤد = کتاب الجهاد: باب کراهية ترك الغزو۔ رقم الحدیث:۲۵۰۲۔ص:۳/۱۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ابوہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا''جو شخص اس حال میں فوت ہوگیا کہ نہ اس نے جنگ کی اور نہ ہی اپنے دل سے جنگ کی بات کی تو یہ شخص منافقت کی ایک شاخ پر فوت ہوا۔''

جنگ کا ارادہ رکھنے کی علامت:

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ کفار سے جنگ میں کسی نہ کسی صورت شرکت کرنا، کم از کم جنگ کا ارادہ اور نیت رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اس ارادے کی ظاہری علامت بھی اللہ تعالی نے خود بیان فرمادی ہے۔

سورہ توبہ میں منافقین کے متعلق فرمایا:

''اگر ان کا ارادہ جنگ کے لئے نکلنے کا ہوتا تو اس کی تیاری ضرور کرتے۔''

معلوم ہوا کہ جو شخص کفار سے لڑائی کے لئے کوئی تیاری بھی نہیں کرتا نہ اپنا بدن تیار کرتا ہے نہ اسلحہ چلانا سیکھتا ہے، نہ اسلحہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، نہ سواری سیکھتا ہے، نہ ہی جنگ میں کام آنے والا کوئی کام سیکھتا ہے، نہ جنگ میں کام آنے والا سامان مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ کا نافرمان ہے اور نفاق میں پھنسا ہوا ہے۔

فرض کفایہ بھی جب تک ادا نہ ہو رہا ہو فرض عین ہوتا ہے:

بعض بھائی یہ کہہ کر دوسروں کو اور اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جہاد کے لئے نکلنا فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے تو کیا ضروری ہے کہ ہم لڑنے کے لئے نکلیں۔ اسی بات کو بہانہ بنا کر اُمت مسلمہ نے ہر جگہ کفار کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے باوجود کفار سے لڑائی چھوڑ رکھی ہے إلّا ماشاء اللہ حالانکہ فرض کفایہ بھی جب تک اتنے افراد نہ کر رہے ہوں جو وہ فرض ادا کرنے

(٢١٤) التوبة = ٩ / ٤٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لئے کافی ہوں تمام استطاعت رکھنے والے افراد پر فرض ہوتا ہے۔

مثلاً کسی شہر میں اگر چند ڈاکٹر موجود ہیں تو مریضوں، زخمیوں کا علاج ان سب پر فرض ہے اگر ان میں سے کچھ ڈاکٹر یہ ذمہ داری ادا کررہے ہوں تو سب کا فرض ادا ہوگیا ورنہ سب گناہ گار ہوں گے۔

اگر کوئی شخص پانی میں غرق ہو رہا ہوتو وہاں پر موجود تمام تیراکوں پر فرض ہے کہ اسے بچائیں، اگر ایک بھی اٹھ کر اسے بچالے تو سب کا فرض ادا ہوگیا ورنہ ان کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا کہ ڈوبتے ہوئے کو بچانا فرض کفایہ تھا۔فرض عین نہ تھا۔نہ ہی کسی کا یہ عذر سنا جائے گا کہ والد ماجد نے اسے بچانے سے منع کردیا تھا۔

امام شوکانی فرماتے ہیں:

''کتاب وسنت میں جہاد کی فرضیت کے متعلق جو دلائل آئے ہیں اتنے زیادہ ہیں کہ یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں لیکن وہ صرف علی الکفایۃ واجب ہے۔ جب بعض لوگ اسے ادا کررہے ہوں باقی لوگوں سے ساقط ہے اور جب تک بعض اسے ادا نہ کریں ہر مکلّف پر فرض عین ہے۔''

اب آپ وہ آٹھ مقصد دوبارہ پڑھیں جو میں نے شروع میں قرآن مجید سے تحریر کئے ہیں۔کیا اتنے مسلمان ان مقاصد کے حصول کیلئے لڑائی میں مصروف ہیں کہ سب مسلمانوں کا فریضہ ادا ہوگیا ہے؟

- کیا مجاہدین کی ایک جماعت جو تمام دنیا سے فتنہ ختم کرنے کے لئے کافی ہو۔اس کام میں مصروف ہے؟
- کیا تمام دنیا میں اسلام کا ورلڈ آرڈر نافذ کرنے کیلئے کوئی ایسی جماعت جہاد میں مصروف ہے؟ جو اس مقصد کے لئے کافی ہو۔

(٢١٥)السیل الجرار المتدفق علی حدائق الازہار لشوکانی:٤/٥٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- کیا تمام دنیا کے کفار سے بزور بازو جزیہ وصول کرنے کی جدوجہد کرنے والی کوئی جماعت موجود ہے جو اس مقصد کے لئے کافی ہو؟
- کیا تمام دنیا کے کمزوروں اور مظلوموں کو ظلم سے بچانے والی کوئی جماعت موجود ہے جو اس مقصد کے لئے کافی ہو؟
- کیا دنیا کے مختلف ملکوں میں کئی سو سال سے مسلسل قتل ہونے والے لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کا بدلہ لینے والے اتنے مجاہدین مصروف جہاد ہیں جو ان سب کا بدلہ لے سکیں؟
- کفار نے پچھلے کئی سو سال میں مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے جو معاہدے توڑے ہیں کیا ان سے ان معاہدوں کی خلاف ورزی کے متعلق پوچھنے والے اتنی تعداد میں موجود ہیں جو یہ فریضہ سرانجام دینے کیلئے کافی ہوں۔
- کفار نے مسلمانوں کے جو علاقے چھینے ہیں انہیں واپس لینے کیلئے کیا اتنے مجاہد مصروف جہاد ہیں کہ واپس لے سکیں۔ اندلس، ہندوستان، روسی اور چینی، ترکستان ، بیت المقدس وغیرہ دوبارہ حاصل کرنے والی جماعت کیا اس کام میں مصروف ہے؟
- دنیا کے مختلف خطوں میں کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہیں کیا اس کا دفاع اتنے لوگ کر رہے ہیں جو کافی ہوں۔

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ان تمام مسلمانوں کے گنہ گار ہونے میں کیا شبہ ہے جو اپنی استطاعت کے مطابق کفار سے لڑائی میں حصہ نہیں لے رہے۔ ہم سب کو اپنی غفلت کا تدارک کرنا چاہئے اور فرض عین اور فرض کفایہ کی بحث کو جہاد سے فرار کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے۔

ہم پاکستان میں کیوں جہاد نہیں کرتے؟

جہاد کے متعلق آپ کا ایک سوال یہ ہے کہ اگر بالفرض جہاد کرنا ضروری ہے تو پھر جو ظلم وبربریت کا بازار کشمیر میں گرم ہے اور دیگر ممالک میں وہ تو پاکستان میں بھی ہے۔ اس میں ہم جہاد کیوں نہیں کرتے اس کی کیا وجہ ہے؟ دلائل سے ثابت کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مجھے افسوس ہے کہ آپ کو ہندوستان اور پاکستان میں ہونے والے ظلم میں فرق نظر نہیں آتا؟

پاکستان کی بنیاد لا الہ الا اللہ پر رکھی گئی جب کہ ہندوستان کے جھنڈے پر ویر چکر کا نشان موجود ہے جو ہندو مذہب کی نشاندہی کرتا ہے۔

ہم پاکستان کے حکمرانوں سے مطالبہ کر سکتے ہیں کہ اپنے وعدے اور قول وقرار کے مطابق اسلام کا نفاذ کرو وہ اسلام کا صاف لفظوں میں انکار نہیں کرتے۔ہاں اسلام پر عمل کے بارے میں نفاق سے کام لیتے ہیں جبکہ ہند کے حکمران کھلم کھلا کافر ہیں۔کیا کلمہ گو منافق اور کافر کا فرق بھی آپ کو معلوم نہیں؟رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منافقین کی حد سے بڑھی ہوئی گستاخی پر جب بعض صحابہ نے انہیں قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ نے فرمایا رہنے دو لوگ کہیں گے محمدا پنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔کیا آپ کی خواہش ہے کہ ہم کفار سے لڑنا چھوڑ کر اپنے کلمہ گو بھائیوں سے لڑنا شروع کر دیں۔

پاکستان میں اس وقت ایک آدھ جگہ اگر فساد ہو رہا ہے تو یہ مسلمانوں کی آپس میں لڑائی ہے اور حصول اقتدار کی جنگ ہے۔کفر واسلام کی لڑائی نہیں اور انہیں بھڑکانے والا بھی اصل میں ہندوستان ہے جب کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو اسلام کی پاداش میں قتل کیا جاتا ہے۔ان کی املاک لوٹی جاتی ہیں اور ان کی عزت پامال کی جاتی ہے۔کیا مسلمان ہونے کے جرم میں ہونے والے ظلم اور عام ظلم میں جو فرق ہے آپ کو نظر نہیں آتا۔

آپ کو معلوم نہیں کہ بال ٹھاکرے نے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے صرف تین راستے ہیں، چوتھا کوئی راستہ نہیں ...... وہ برصغیر چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں یا ہندو بن جائیں یا قتل ہونے کیلئے تیار رہیں۔کیا پاکستان میں بھی مسلمانوں کے سامنے یہی تین راستے ہیں؟ ہندوستان میں اسلام کی علامت کے طور پر نمایاں بابری مسجد علی الاعلان ڈھادی گئی اور اس موقعہ پر اس کے علاوہ سینکڑوں مسجدیں مسمار کر دی گئیں۔کیا پاکستان میں بھی مسجدیں اس لئے گرائی جاتی ہیں کہ یہاں ہندوؤں کے مندر ہونے چاہئیں؟ ہندوستان میں مسلمان گائے ذبح کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا کیونکہ گائے ہندوؤں کا خدا ہے۔کیا پاکستان میں بھی یہی حالت ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہندوستان میں اذان کی آواز بلند ہونے پر ہندو اور سکھ فساد برپا کر دیتے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر پر اذان کہنے کی اجازت نہیں۔ کیا پاکستان میں بھی ہندو فوج یا کوئی اور فوج اسلام کے جرم میں ہم پر حملہ آور ہے پھر کیا آپ کو اتنی موٹی بات سمجھ نہیں آتی کہ کفار کے پنجے میں گرفتار مسلمانوں کو چھڑانے کیلئے مسلمانوں کا آپس میں متحد ہونا ضروری ہے خواہ وہ کتنا ہی اختلاف رکھتے ہوں۔ کفار ان کی جان و مال اور عزت و آبرو پامال کرتے وقت یہ نہیں دیکھیں گے۔ یہ حنفی ہے یا اہلحدیث اور مسلم لیگ کا ہے یا پیپلز پارٹی کا۔ وہ اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک کوئی شخص ہندو نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یہودی اور عیسائی آپ سے اس وقت تک ہرگز خوش نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کی ملت کی پیروی نہ کریں۔“

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اگر ہم پاکستان میں مسلمانوں کی باہمی لڑائی اور ایک دوسرے پر ظلم ختم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم کفار سے لڑنا شروع کر دیں۔ کیونکہ اگر ہم کفار سے نہیں لڑیں گے تو آپس میں لڑائی کبھی ختم نہیں ہوگی نہ آپس میں ظلم ختم ہوگا۔

امید ہے آپ کو پاکستان کے کلمہ گو لوگوں سے جہاد (جہاں ہم الحمد اللہ امن سے رہ رہے ہیں) اور ہندوستان کے ہندوؤں سے جہاد (جو اسلام کی پاداش میں مسلمانوں کو تہہ تیغ کر رہے ہیں جن کے 47ء اور 71ء کے ظلم و ستم اور قتل و غارت کے بدلے کا قرض بھی ہم پر باقی ہے) میں فرق واضح ہو گیا ہوگا۔

میں جب کسی مسلمان بھائی سے سنتا ہوں کہ وہ جہاد کے لئے پاکستان اور ہندوستان کو برابر قرار دیتا ہے تو مجھے سخت افسوس ہوتا ہے اور مجھے اس کے دماغ میں ہندو کی پسندیدہ فکر اور اس کے منہ میں ہندو کی پسندیدہ زبان صاف نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو سمجھ عطا فرمائے۔

آپ کا آخری سوال یہ ہے کہ:

---

(۲۱۶) البقرہ=۲/۱۲۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اگر ہم اپنی اسلامی عمارت کو بیرون سے جہاد کے ذریعے مضبوط بنالیں اور اندر سے کھوکھلی رہےتو اس کا کیا فائدہ؟ واضح کریں۔

میرے بھائیو! ہماری اسلامی عمارت کی اندرونی مضبوطی بھی دشمنوں سے جہاد کے ذریعے ہوگی۔ کفار سے جہاد کرتا ہی وہ ہے جس میں اسلامی حمیت ہو۔ آپ خود دیکھ لیں مسلمانوں کے حکمران چونکہ اسلامی حمیت سے خالی ہیں۔ اس لئے کفار سے نہیں لڑتے جو کفار سے ان کے کفر کی وجہ سے لڑے گا وہ مرد مومن ہوگا اور اس کے ذریعے اللہ تعالی ملک کو اندرونی طور پر بھی مستحکم فرمائے گا۔ اس لئے کوشش کریں کہ کسی نہ کسی طرح کفار سے جہاد جاری رہے اور تمام مسلمان اس مقدس فریضہ میں شامل ہو جائیں۔

راہ جہاد سے فرار کے بہانے:

محترم بھائیو! انسان جب کچھ کر نہیں سکتا یا کچھ کرتا نہیں تو اپنی کوتاہی کا اعتراف کرنے کی بجائے اس کا نفس اسے بہلاتا ہے، فریب دیتا ہے کہ نہیں تم بھی کچھ ہو۔ جو لوگ جہاد کشمیر یا دنیا کے دیگر خطوں میں جاری جہاد کی فرضیت پر اعتراض کرتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ ان کی نیت ہی درست نہیں۔ یہ لوگ عملی جہاد سے جان چھڑانے کیلئے کہتے ہیں کہ ہم جہاد کے منکر نہیں ہیں، ہم بھی جہاد کے قائل ہیں ......اور پھر جب انہیں کوئی کہتا ہے: ’’آپ جہاد کرتے کیوں نہیں؟‘‘ ......تو کہتے ہیں: ’’جہاد کے تو ہم بھی قائل ہیں، لیکن سبب یہ ہے کہ، لیکن وجہ یہ ہے، لیکن رکاوٹ یہ ہے، لیکن اصل حقیقت یہ ہے، اصل بات تم نہیں سمجھتے وغیرہ وغیرہ۔‘‘

میری اس بات کی دلیل کہ ان کی نیت خراب ہے قرآن میں موجود ہے......اللہ فرماتے ہیں:

’’اگر ان کا جہاد کے لئے نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اسکی تیاری ضرور کرتے۔‘‘

(۲۱۷) التوبة = ۰ / ٤٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مجھے بتاؤ کہ یہ جتنے فضیلت مآب ہیں، کیا یہ صرف کلاشنکوف ہی کھول کراسے بند کر سکتے ہیں؟ کیا اگر ان کو اسلحہ مل جائے تو اپنے ہدف پہ نشانہ لگا سکتے ہیں؟ ثابت ہوا کہ سب باتیں ہی باتیں ہیں، نیت کا خلل ہے۔ اللہ کی بات سچی، باقی سب کی بات جھوٹی ہے، اللہ نے جو فرمایا کہ اگر ان کا ارادہ ہوتا تو یہ کسی نہ کسی معسکر میں بیٹھے ہوئے تیاری تو کر رہے ہوتے۔ چلو آگے نہ جاتے کہ کچھ بہانے موجود ہیں۔ جب تیاری ہی نہیں کرتے تو یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کی نیت خراب ہے۔

پہلا بہانہ...... خلیفہ کے بغیر جہاد نہیں ہوسکتا:

کہا جاتا ہے امیر کے بغیر یہ جہاد کیسے کرتے ہیں؟ جب خلیفہ ہی موجود نہیں جب تک خلافت نہ ہو تو کس طرح جہاد ہوسکتا ہے؟

اس کے جواب میں ایک موٹی بات سن لیں جو عام آدمی بھی یاد رکھ سکتا ہے۔ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ سے حدیث مروی ہے، مشکوۃ کے کتاب الجہاد میں دیکھ سکتے ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مسلمانوں کی ایک جماعت اس پر لڑائی کرتی رہے گی۔“

یہاں جہاد کا لفظ نہیں بولا یقاتل (لڑائی کرتی رہے گی) کا لفظ بولا ہے۔

”یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔“

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے کہ قیامت تک لڑائی جاری رہے گی اور اس

---

(۲۱۸) صحیح مسلم = کتاب الامارۃ : باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق: ۳/ ٦٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جماعت کی لڑائی کی وجہ سے اللہ کا دین قائم رہے گا۔ خلافت تو تقریباً 1924ء میں ختم ہوگئی تھی۔ اب ہم اگر اپنے ان بھائیوں کی منطق مان لیں تو پھر ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر سیدھی طرح کفار کے بوٹ پالش کرنے شروع کر دو۔ ان کی حکومت کے نیچے چین و آرام سے سو جاؤ۔ کسی قسم کا ہاتھ ہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے پاس بنی بنائی دلیل موجود ہے کہ نہ خلیفہ ہوگا اور نہ آپ کو میدان میں جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ چین کی بانسری بجاتے رہو کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہم پر لڑنا فرض ہی نہیں ہے۔

میرے بھائیو! یہ بات غلط ہے۔ بلکہ ایسے موقع پر خلافت قائم کرنے کے لئے لڑنا ہوگا۔ دین اسلام ہم سے اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی۔ جو ان سے دشمنی کرے گا، وہ بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا، جو ان کو چھوڑ کر چلا جائے گا، وہ بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔'' یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ہے۔

دوسرا بہانہ......مشرک کی مدد سے جہاد کرنا:

ایک یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ تو دیکھیں۔ جنگ بدر میں ایک شخص آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ مجھے بھی (اپنے ساتھ جنگ میں) لے چلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ہو؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو اس کا جواب سننے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوٹ جاؤ تم مشرک ہو اور میں مشرک کی مدد ہرگز نہ لوں گا۔''

میرے بھائیو! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات کو غور سے پڑھیں یہ بات سمجھ آتی ہے کہ مشرک سے مدد حاصل نہ کرنا، اس وقت ہے جس وقت آپ کو مشرک پہ اعتماد

(۲۱۹)صحیح مسلم= کتاب الجهاد والسیر : باب کراهیة الاستعانة فی الغزو بکافر۔ رقم الحدیث:۱۸۱۷۔ص: ۱۲/۱۶٦، ترمذی = کتاب السیر : باب ما جاء فی اهل الذمة یغزون مع المسلمین هل یسهم لهم :۱۵۵۸۔ص:۳/۱۰۸، أبوداؤد= کتاب الجهاد : باب فی المشرك یسهم له۔ رقم الحدیث: ۲۷۳۲۔ ص:۳/۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہیں ہے۔ جو مشرک آپ کا حلیف نہیں ہے یا آپ کے پاس اتنی قوت موجود ہے کہ آپ کو مشرک کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت ٹھیک ہے آپ مشرک کی مدد حاصل نہ کریں۔ لیکن اگر وہ مشرک آپ کا حلیف ہے۔ اس کا اور آپ کا مقصد ایک ہے تو وہ آپ سے تعاون کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ساری زندگی اس بات کی دلیل ہے کہ ہر موقع پر اللہ نے کفار میں سے آپ کے لئے مدد مہیا فرمائی۔

1۔ ابوطالب کو ہی دیکھئے کہ وہ کافر تھا۔ اس نے کہا:

''اللہ کی قسم! جب تک مجھے زمین میں دفن نہ کرلیں، میں آپ تک کسی کو پہنچنے نہیں دوں گا۔''

کیا اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، چچا تُو تو کافر ہے۔ پیچھے ہٹ جا میں تیری مدد نہیں لوں گا؟

2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار نے بائیکاٹ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے اس وقت بنو ہاشم اور بنو مطلب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ کفار بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں اس شعب میں محصور ہو گئے۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ بھائی تمہاری مدد کی مجھے ضرورت نہیں؟ نکلو یہاں سے میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔'' ایسا قطعاً نہیں فرمایا۔ (۲۲۰)

3۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ والوں سے مایوس ہو کر طائف والوں کی طرف گئے تاکہ کچھ حمایت حاصل ہو جائے یا مدد حاصل ہو جائے۔ حالانکہ طائف والے بھی مشرک تھے۔

4۔ جب وہاں سے مکہ کی طرف واپس تشریف لائے تو اب مکہ میں داخلے کی کوئی صورت نہ

---

(۲۲۰) زاد المعاد=۳/۳۰۔۳۱۔وایضاً = ۳/۳۳،السیرۃ النبویۃ= ۱/۱۷۵صحیح مسلم = باب ما لقی النبی من آذی المشرکین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھی۔ سبھی مکہ والے خون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی زید نے کہا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب ہم مکے میں کیسے جائیں گے؟ فرمایا اللہ سبب بنائے گا۔ مطعم (مشرک) کی طرف پیغام بھیجا کہ تم مجھے اپنی پناہ میں لے کر مکے کے اندر لے جاؤ۔ اس کے کئی بیٹے تھے۔ وہ ان سب کو اپنے ساتھ لے کر آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک طرف اپنے بیٹوں کی لائن بنادی اور دوسری طرف اپنے باقی بیٹوں کی لائن بنالی اور اعلان کرتا جاتا ہے، کہتا ہے ''لوگو! یادرکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج سے میری پناہ میں ہے، خبردار جوان کو کوئی نقصان پہنچائے۔'' ابوسفیان آیا کہنے لگا: ''تو کہیں اس کا تابع (مسلمان) تو نہیں ہو گیا؟'' مطعم کہنے لگا: ''نہیں مسلمان تو نہیں ہوا۔ صرف پناہ دی ہے۔'' کہنے لگا: ''پھر ٹھیک ہے۔ ہم تمہاری پناہ کی قدر کرتے ہیں۔ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' (۲۲۱)

5۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت ہوتی ہے تو مکہ سے مدینہ کا راستہ بتانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اجرت پر رکھ لیا۔ صحیح بخاری میں آتا ہے، مشرک تھا **هادیا خریتا** بڑا ماہر تھا۔ اگر راستے میں جنگ ہو جاتی تو کیا خیال ہے جب وہ مشرک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر دشمنوں سے لڑتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کہتے کہ نہیں چل تو نکل جا یہاں سے، تیری مدد کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ تو مشرک ہے۔ (۲۲۲)

جنگ بدر کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے مدد لی

تیسرا بہانہ......

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جنگ بدر سے پہلے کی بات ہے، جنگ بدر کے بعد ایسا نہیں ہوا۔

(۲۲۱) زاد المعاد= ۳/ ۳۳۔سیرۃ ابن ھشام= ۱/ ۴۱۹۔ ۴۲۲
(۲۲۲)صحیح بخاری= کتاب الاجارۃ: باب اذا استعاد اجیرا لمصل له بعد ثلاثة ایام۔رقم الحدیث: ۲۲٦۴۔کتاب المناقب الانصار :باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیه وسلم و اصحابه الی المدینة ۔رقم الحدیث: ۳۹۰۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حالانکہ صلح حدیبیہ کا جو واقعہ ہوا اس کے معاہدے میں موجود شرائط میں ایک شق یہ تھی کہ جو شخص چاہے مسلمانوں کا حلیف بن جائے اور جو شخص چاہے قریش کا حلیف بن جائے۔ چنانچہ بنو خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف اور بنو بکر قریش کفار کے حلیف بن گئے اب بنوخزاعہ پر بنو بکر نے حملہ کر دیا تو قریشیوں نے ان کا ساتھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بدلہ لینے کیلئے چڑھائی کر دی۔

مسند احمد میں حدیث ہے کہ اس وقت بنوخزاعہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شامل تھے۔ بنوخزاعہ ابھی کفر پہ تھے، کوئی کوئی آدمی مسلمان ہوا تھا، باقی سب کافر ہی تھے، تبھی تو حلیف تھے۔ اگر مسلمان ہوتے تو پھر حلیف بننے کی کیا ضرورت تھی؟(۲۲۳)

عبداللہ بن عامر کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو اعلان کیا کہ ہتھیار روک لو، کوئی ہتھیار استعمال نہ کرے۔ ہاں بنوخزاعہ کو اجازت ہے کہ بنو بکر کا آدمی جہاں ملتا ہے، اس کا سر اڑاتا چلا جائے، کیونکہ انہوں نے غداری اور عہد شکنی کی ہے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو فرمایا بس بھئی اب بنوخزاعہ کے دل ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ اب بنوخزاعہ کو بھی اجازت نہیں کہ وہ بنو بکر پر کوئی حملہ کریں یا ان کو قتل کریں۔(۲۲۴)

غور فرمائیں کہ یہ واقعہ کس وقت کا ہے۔ جنگ بدر کا یا جنگ بدر کے بعد کا؟ صاف ظاہر ہے جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ ثابت ہوا اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے مدد لی۔

چوتھا بہانہ...... کشمیر کی بجائے پاکستان میں جہاد کیوں نہیں کیا جاتا؟

کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں آپ کیوں نہیں لڑتے؟ تم لوگ کشمیر میں لڑ رہے ہو۔ حکومت پاکستان تمہارا تعاون کر رہی ہے۔ یہ طاغوت ہے۔ یہ کفر کے پشتیبان ہیں۔ ملک کے اندر کفر و شرک پھیلا ہوا ہے۔ تم یہاں جہاد کیوں نہیں کرتے کشمیر میں جہاد زیادہ (اہم) ہے؟ کیا پاکستان میں جہاد (کی

(۲۲۳)مسند احمد: ۲/ ۱۷۹
(۲۲۴)مسند احمد: ۲/ ۱۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ضرورت)نہیں ہے؟ یہ بہت سے اعتراضات کا ایک ملغوبہ ہے۔اسے بھی اچھی طرح سمجھیں۔

میرے بھائیو اس بات کو ذرا تفصیل سے سمجھئے کافر کئی قسم کے ہیں۔ایک وہ کافر ہے جس نے کلمہ ہی نہیں پڑھا،ایک وہ کافر ہے جس نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔اب ان دونوں کا فرق ہے جس نے کلمہ نہیں پڑھا،وہ ہم سے اس لئے لڑتا ہے کہ ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔کافر اسی بنا پر ہم سے لڑتا ہے۔جو کلمہ پڑھنے والا ہے،وہ اس وجہ سے کبھی بھی ہم سے نہیں لڑے گا کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔وہ تو کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ہمارا بھائی بن گیا،ہمارے دین میں داخل ہو گیا،اب اگر وہ گمراہ ہے،ہم اس کو سمجھائیں گے،دعوت دیں گے،جب تک وہ ہم پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا،ہم اس پر ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔ہم اس کو گمراہ سمجھیں گے،غلط سمجھیں گے، اس کو یہ بھی کہیں گے کہ یہ کفر کا،شرک کا مرتکب ہوا ہے۔لیکن ہم اس سے جنگ نہیں کریں گے۔ کیونکہ اگر ہم کلمہ پڑھنے والوں سے جنگ کریں گے تو کلمے کا انکار کرنے والے سے ہم جنگ نہیں کر سکتے۔

صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم کر رہے ہیں۔ایک شخص آتا ہے کہتا ہے کہ «اِعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ» اے محمد انصاف کر۔فتح الباری میں اور کئی روایتیں اکٹھی کر کے ایسے کئی نامناسب الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔مثلا اس نے کہا'' اے محمد اللہ کی قسم تو نے انصاف کیا ہی نہیں'' کیا یہ شخص مسلمان ہے؟ لیکن کلمہ گو ہے۔بعض نے کہا یا رسول اللہ! اجازت دیجئے، اس کی گردن اڑا دیں۔فرمایا'' چھوڑ دو۔لوگ کہیں گے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔'' اپنے ساتھیوں کو اگر ہم قتل کرنے لگیں تو اپنے دشمنوں کو کیسے قتل کریں گے؟ ۔(۲۲۵)

کئی لوگ اس پر الجھتے ہیں کہ تمہارے نزدیک پھر ہر شخص ہی مسلمان ہے خواہ قبر پرست ہو خواہ صحابہ سے عداوت رکھتا ہو،تم سب کو ٹھیک سمجھتے ہو۔بھئی ہم کب ٹھیک سمجھتے ہیں ہم کہتے

---

(۲۲۵) صحیح بخاری= کتاب المناقب:باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ رقم الحدیث:۳٦۱۰۔کتاب أحادیث الانبیاء : باب قول اللّٰہ تعالیٰ الی عاد و أخاہ ھوداً ۔رقم الحدیث:3٤٤٣۔فتح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں سے دشمنی رکھنا کفر ہے۔ اللہ کے ساتھ غیروں کو بھی حاجت روا سمجھنا شرک کا عقیدہ ہے۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں سیدھی صاف بات ہے۔ لیکن وہ کلمہ گو ہیں، کلمہ پڑھ رہے ہیں ہم ان کے سامنے قرآن پیش کریں تو وہ یہ نہیں کہتے جاؤ ہم قرآن نہیں مانتے ممکن ہے ان کے مولوی ایسی کوئی بات کہہ دیں لیکن وہ بھی لوگوں کے سامنے یہ بات کبھی نہیں کہہ سکتے۔

علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں خارجی نکلے۔ انہوں نے کہا علی رضی اللہ عنہ کافر، عثمان رضی اللہ عنہ بھی کافر ہے۔ جبکہ علی رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا منکر کافر ہوتا ہے یا کہ نہیں ہوتا،؟ تو وہ خارجی بھی کافر ہی تھے لیکن کلمہ گو کافر تھے۔ اس لئے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ تمہارے وظیفے تمہیں ملیں گے، مال غنیمت سے حصہ ملے گا، مسجدوں میں تم آؤ ہم تمہیں نہیں روکیں گے، اگر تم شرارت کرو گے پھر ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب انہوں نے شرارت کی، خباب رضی اللہ اوران کی لونڈی کو قتل کیا تو علی نے کہا کہ وہ آدمی ہمارے حوالے کرو جنہوں نے ان کو قتل کیا ہے۔ وہ کہنے لگے ہم سبھی (قاتل ہیں) فرمایا پھر لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ سب کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔ صرف دس آدمی اس جماعت میں سے بچے۔

اگر کافر بھی صلح کے معاہدہ کے ساتھ رہتے ہیں تو ہم ان کی صلح اور معاہدے کا احترام کریں گے۔ ایک ہمارے کلمہ گو بھائی ہیں، صلح بھی ہماری ان سے ہے، تم کہتے ہو کیوں نہیں لڑتے؟ میرے بھائیو! ہمیں جو نصیحت کرتے ہو کلمہ گو لوگوں سے لڑنا درست ہے تو تم لڑلو نا۔ تم کیوں نہیں لڑتے؟ ہم تو چلو ایک میدان میں الجھے ہوئے ہیں۔ ایک محاذ ہم نے سنبھالا ہوا ہے۔ یہ محاذ بسم اللہ پڑھ کر تم سنبھالو۔ ہم اس کو علی وجہ البصیرت درست نہیں سمجھتے، بلکہ اس کو بالکل غلط سمجھتے ہیں کہ یہاں کلمہ گو مسلمانوں کے ساتھ ہم جنگ شروع کر دیں۔ ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم ان کو سمجھائیں۔ ہماری کوتاہی یہ ہے کہ ہم نے ان تک قرآن پوری طرح سے نہیں پہنچایا۔ ہم نعروں میں مصروف ہیں۔ فلاں زندہ باد......فلاں مردہ باد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پانچواں بہانہ......اگر حکومت مظلوموں کی مدد کرے تو ہمیں جہاد نہیں کرنا چاہئے:

کشمیر میں حکومت اگر ان مظلوموں کی مدد کرے تو کیا ہم اس لئے مدد چھوڑ دیں کہ حکومت پاکستان ان کی مدد کر رہی ہے۔ یہ کس قسم کی فضول بات کی جاتی ہے۔ حافظ سعید صاحب سے بھی ایک دفعہ ایک غیر ملکی مجاہد نے (اشکالات کا شکار ہوکر) بات کی۔ کہنے لگا کہ آپ تو طاغوت کے ساتھ مل کر لڑتے ہیں۔ حافظ صاحب نے کہا اگر آپ کے گھر کو آگ لگ جائے، طاغوت کا فائر بریگیڈ آپ کے گھر کی آگ بجھانے آجائے تو آپ نے جوریت یا پانی کی بالٹی پکڑی ہوئی ہے، اسے اس لئے دور پھینک دیں گے کہ اس کام میں حکومت کیوں شریک ہوگئی ہے۔ آپ کیا کریں گے؟ اللہ کی قسم وہ ایک لفظ بھی جواب میں نہ کہہ سکا۔

ہمارے گھر کی آگ اگر حکومت بجھاتی ہے تو بجھانے دو۔ اس کی مدد کرو۔ اگر حکومت پاکستان ہندوستان کے ساتھ جنگ کرتی ہے اس بناء پر کہ وہاں مسجدیں مسمار کی جارہی ہیں، مسلمانوں کو ذبح کیا جارہا ہے، تو کیا ہم حکومت کی اس لئے مدد نہ کریں گے کہ حکومت نے یہاں پورا اسلامی قانون نافذ نہیں کیا۔

چھٹا بہانہ......اگر مجاہدین کارروائی کریں گے تو نتیجے میں ہندو عزتیں لوٹیں گے:

اس کے علاوہ یہ افسوسناک اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مجاہدین کی وجہ سے کشمیر میں عزتیں لوٹی جارہی ہیں۔ اگر مجاہد نہ جاتے تو مسلمان لڑکیوں کو کوئی کچھ نہ کہتا۔ مجاہدین کارروائی کرکے آجاتے ہیں۔ بعد میں کریک ڈاؤن ہوتا ہے۔ لڑکیوں کی عزتیں لوٹی جاتی ہیں اور قتل وغارت ہوتی ہے۔

میرے بھائیو! اسے کہتے ہیں ''مدعی سست گواہ چست'' اگر ایسی بات ہوتی تو لشکر طیبہ سے سب سے زیادہ دشمنی کشمیریوں کو ہوتی۔ کشمیری تو ان پر بچھے چلے جاتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے فرزندوں سے وہ محبت نہیں کرتے جو وہ یہاں سے جانے والے مجاہدین سے کرتے ہیں۔ (مجلّہ الدعوۃ کے صفحات اس پر گواہ ہیں) میرے بھائیو! عزتیں لٹ سکتی ہیں۔ لیکن وہاں جہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مجاہدین کی ہائیڈ (کمین گاہ) نہیں ہے۔ جہاں جہاں کمین گاہ موجود ہے، وہاں ظلم وستم تو ہوسکتا ہے، کریک ڈاؤن تو ہوسکتا ہے ...... لیکن عزت نہیں لوٹی جائے گی ...... کیونکہ ہندوؤں کو پتہ ہے کہ عزت لوٹی نہیں اور مجاہدین کی طرف سے بدلہ فوراپورا ہوا نہیں۔

ساتواں بہانہ...... پہلے جہاد بالنفس پھر جہاد بالشیطان پھر جہاد بالدنیا اگران میں کامیاب ہوجاؤ تو پھر دشمن سے جہاد کرنا :

بعض لوگ جہاد وقتال کے لئے بعض شراط عائد کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پہلے جہاد بالنفس کرو، پھر جہاد بالشیطان، پھر جہاد بالدنیا پھر جاکر دشمن سے جہاد ہے۔اس کا مطلب ہے کہ پہلے نفس سے جہاد کرو،اس میں کامیاب ہوجاؤ تو پھر شیطان سے جہاد کرو،اس میں کامیاب ہوجاؤ تو پھر دنیا سے جہاد کرو،اس میں اگر کامیاب ہوجاؤ (جس میں کامیابی کا نہ علم ہوسکتا ہے نہ کوئی اس کا دعوی کرسکتا ہے) تو پھر دشمن کے ساتھ جہاد شروع کردو۔

اللہ کے بندو! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جولوگ مسلمان ہوتے تھے،کیا آپ بھی جہاد کیلئے ان پرایسی شروط وقیود لگاتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ فتح مکہ کو ہی لے لیجئے، فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار آدمی آئے تھے۔ گھنٹے آدھے گھنٹے میں بارہ ہزار مجاہد ہوگئے۔ان کی نماز بھی ابھی درست نہیں کی،ان کا سب کچھ ابھی اسی طرح تھا، کہا چلو جنگ حنین میں چلو۔اسی طرح ان کو ساتھ لے گئے۔ کب انہوں نے جہاد کیا تھا نفس کے ساتھ کب جہاد کیا تھا شیطان کے ساتھ اور کب جہاد کیا تھا دنیا کے ساتھ کس قسم کی باتیں کرتے ہو؟

اصل بات یہ ہے کہ خانقاہی نظام پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ جہاد کو ختم کیا جاسکے۔اسی لئے حکومت کے نصاب میں سب سے زیادہ تصوف پر زور دیا جاتا ہے وہی بات جس کی اقبال نشاندہی کر گیا ہے کہ:

مست رکھو ذکر وفکر صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ کے بندو جب لڑنے کا وقت ہے تم کہتے ہو نفس کے ساتھ جہاد کرتے رہو۔ یہ بات بھی اقبال ہی کہہ گیا ہے کہ:

یہ مصرع لکھ دیا کس شوخ نے محراب مسجد پر
یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

کہ اٹھنے کا وقت ہے تو کہتے ہیں سجدہ کرو۔ بھائی اٹھنے کا وقت ہے تو اُٹھو۔ جب سجدے کا وقت ہے تو سجدہ کرو، جب اٹھنے کا وقت ہے تو اٹھو۔

یہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ جو لوگ جہاد میں جاتے ہیں، وہ نفس سے جہاد نہیں کرتے، وہ شیطان اور دنیا کے ساتھ نہیں جہاد کرتے اور جہاد صرف وہی کرتا ہے جو ایک کٹیا میں بیٹھ کر ''حق ھُو'' کی ضربیں لگاتا رہتا ہے۔ یہ شیطان کا ان بھائیوں کو دھوکہ ہے۔ اللہ شاہد ہے کہ جس طرح میں نے معسکر ام القری میں جوانوں کو ہچکیاں باندھ باندھ کر روتے دیکھا، یہاں کسی کو نہیں دیکھا۔ سینکڑوں ایکڑ اراضی کے مالک نوجوان، ایم ایس سی کئے ہوئے نوجوان، ان کے دل میں بھی سب ارمان ہیں۔ خواہشیں، وراثت، جائیداد، آرام، آسائش، عزیز و اقارب، ماں باپ سب کچھ چھوڑ کر اپنی گردن کٹانے یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ کیا خیال ہے جہاد بالنفس کے بغیر ہی پہنچ گئے ہیں؟ جہاد بالشیطان اور دنیا کو ترک کئے بغیر ہی پہنچے ہیں؟ (اور پھر ان مجاہدوں کی پوری پوری داڑھیاں، شلواریں ٹخنوں سے اوپر اور ایک ایک سنت کا اہتمام، کیا یہ نفس کے خلاف جہاد نہیں؟) اگر تم نے نفس سے جہاد کرنا ہے، شیطان سے مقابلہ کرنا ہے تو اس کے لئے جہاد کا میدان ہے۔

نسائی میں ایک حدیث ہے کہ ابن آدم اللہ کی راہ میں مسلمان ہونے کیلئے نکلنے لگا۔ شیطان نے کہا کیا کرتا ہے۔ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑتا ہے۔ اس نے کہا: ''جا، میں تیری بات نہیں مانتا۔ مسلمان ہو گیا اب ہجرت کرنے کی باری آئی گھر چھوڑنے کی منزل آئی شیطان درمیان میں آ گیا، کہنے لگا اللہ کے بندے ان گلیوں میں تو کھیلتا رہا، یہاں تیری مجلس، تیرے چاہنے والے ہیں۔ تو اس زمین و آسمان کو چھوڑے گا۔ تو بے وطن ہو جائے گا۔ اس نے کہا: ''جا، میں نے تیری بات نہیں مانی۔'' ابن آدم ہجرت کی منزل بھی طے کر گیا اب جہاد کے لئے نکلنے لگا۔ شیطان پھر راستے میں آ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کر بیٹھ گیا اور کہتا ہے مارا جائے گا۔ مسند احمد کی حدیث کے الفاظ ہیں ''تقتل '' مارا جائے گا۔ تیری بیوی سے دوسرے نکاح کرلیں گے۔ بچے تیرے یتیم ہو جائیں گے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا: وہ شیطان کی بات کوٹھکرا کر پھر نکل جاتا ہے۔(٢٢٦)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے یہ کام کیا اللہ کے ذمے ہے کہ وہ اس کو جنت عطا فرمائے۔ اگر شہید ہوگیا، راستے میں بیمار ہو کر مرگیا، ڈوب گیا، راستے میں گر کر ایکسیڈنٹ ہو کر مرگیا۔ پھر بھی اللہ اسے جنت عطا فرمائے گا۔ تو بھائی، ہمیں یہ سب بہانے چھوڑ کر بلا تاخیر جہاد کی راہ اپنانی چاہیئے۔ اگر جہاد کے لئے نکل نہیں سکتے تو کم از کم مجاہدین کی حمایت کریں۔ شیطان کے وسوسوں میں نہ آئیں۔ دنیا کے لئے اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔ اللہ ہمیں ہدایت سے نوازے آمین۔

(٢٢٦) نسائی = کتاب الجهاد : باب ما لمن أسلم و هاجرو جهد۔ رقم الحديث:٣١٣٤۔ص:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کیا کسی کی تعظیم
کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے؟

اردن کے ایک سلفی عالم شیخ عاصم پاکستان تشریف لائے تھے جو کہ شیخ ناصر الدین البانی کے شاگرد تھے، انہوں نے اپنے درس میں ایک نہایت نفیس نکتہ بیان کیا تھا، فرمایا: جس شخص کی تعظیم کے لئے ہم کھڑے ہوتے ہیں وہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو وہ اپنی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کو پسند کرے گا یا ناپسند کرے گا، اگر وہ پسند کرتا ہے تو اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے لئے کھڑے ہوں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

اب اگر ہم اس کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے تعظیما کھڑے ہوتے ہیں تو ہم نے اس کا ٹھکانہ جہنم میں بنانے کے لئے اسکی مدد کی جو ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

''نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔''

---

(۲۲۷) ابو داؤد= کتاب الأدب باب فی قیام الرجل للرجل ۔رقم الحدیث:۵۲۲۹۔ص:۳۵۸۔علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے،ترمذی= کتاب الأدب :باب ما جاء فی کراھیة قیام الرجل للرجل ۔ رقم الحدیث:۲۷۵۵۔ ص:۹۰/۵

(۲۲۸) المائدہ=۵/۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اب ظاہر ہے کہ جہنم میں ٹھکانہ بنانے پر کسی کی مدد کرنا واضح طور پر گناہ اور زیادتی پر مدد کرنا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آنے والا ہمارے کھڑے ہونے کو ناپسند کرتا ہے مگر اس کی خواہش کے خلاف اس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوتے ہیں اس صورت میں اس کی مرضی کی خلاف ورزی کرکے اس کے دل کو تکلیف پہنچا رہے ہیں- اور اللہ تعالی، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے- اللہ تعالی نے فرمایا:

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو کسی سبب کے بغیر ایذا دیتے ہیں- انہوں نے اپنے آپ پر بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔''

حدیث میں ہے: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام کو اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی سے محبت نہ تھی مگر وہ آپ کی تشریف آوری پر کھڑے نہیں ہوتے تھے جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے:

''انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص

(۲۲۹) سورہ احزاب =۳۳/ ۵۷۔۵۸

(۲۳۰) ترمذی= کتاب الأدب: باب ما جاء فی کراهية قيام الرجل للرجل ۔ رقم الحديث: ۲۷۵۴۔ ص:۵/ ۹۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محبوب نہیں تھا اور وہ جب آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس کو برا سمجھتے ہیں۔''

صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش اور حکم کے اس قدر فرمانبردار تھے کہ اگر آپ فرما دیتے یا اجازت بھی دے دیتے تو وہ کھڑے ہونا چھوڑ کر سجدہ تعظیمی سے بھی گریز نہ کرتے مگر آپ نے تعظیم کیلئے کھڑے ہونے سے بھی منع فرمایا اور سجدے سے بھی۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

''اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ پسند فرماتے تو ہم آپ کے لئے اپنی ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جایا کرتے، اسی لئے ہم نے آپ کی عبادت نہیں کی جس طرح مشرک عیسائی کرتے ہیں۔''

اب جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑا ہونا جائز نہیں صحابہ کرام آپ کی پسندیدگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے لئے کھڑے نہیں ہوئے تو وہ سکول ماسٹر، پروفیسر، جج، سول اور فوجی افسر، سیاستدان اور لیڈر، دینی عالم اور مذہبی پیشوا جو پسند کرتے ہیں کہ لوگ ان کی آمد پر کھڑے ہو جائیں بلکہ نہ ہونے پر انہیں سزا دیتے ہیں خود سوچ لیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اپنا ٹھکانہ جہنم میں تو نہیں بنا رہے اور چند روزہ دنیا میں ایک آدھ منٹ کی تعظیم کی خاطر ہمیشہ کے عذاب کے سامان تو نہیں خرید رہے؟

کچھ لوگ قیام تعظیم کے جواب کے لئے احادیث سے دلائل پیش کرتے ہیں بہتر ہے کہ ہم ان کا جائزہ بھی لے لیں کہ آیا واقعی ان سے تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کا جواز نکلتا ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہلی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری پر انصار سے فرمایا:((قوموا إلى سيدكم)) یعنی اپنے سردار کی طرف اٹھو- اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے آنے پر اس کی تعظیم کیلئے اٹھنا جائز ہے-

پورا واقعہ دیکھا جائے تو اس دلیل کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ واقعہ یہ تھا کہ جنگ خندق میں ایک قریشی حبان بن عرقہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا جو ان کے اکحل یعنی بازو کی رگ میں لگا۔ آپ شدید زخمی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خبر گیری کیلئے مسجد نبوی میں خیمہ لگوا دیا تا کہ قریب سے ان کی بیمار پرسی کر سکیں- اسی اثناء میں کفار کے بھاگ جانے اور مسلمانوں کی فتح کے بعد آپ نے اللہ تعالی کے حکم سے بنو قریظه کے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا کیونکہ انہوں نے معاہدہ توڑ کر کفار کی مدد کی تھی ۔ جب وہ محاصرہ سے تنگ آ گئے تو انہوں نے اس شرط پر قلعوں سے اتر کر اپنے آپ کو مسلمانوں کے سپرد کرنا منظور کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے متعلق جو فیصلہ کریں وہ ہمیں منظور ہے- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

''اہل قریظه سعد بن معاذ رضی عنہ کے فیصلے پر (اپنے قلعوں سے) اتر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کی طرف پیغام بھیجا، وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے ، جب مسجد (جو وہاں بنی ہوئی تھی) کے قریب ہوئے تو آپ نے انصار سے فرمایا:''اپنے سردار کی طرف اٹھو۔''

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ان کی تعظیم کے لئے اٹھنے کا حکم نہیں دیا تھا

(٢٣١)صحيح بخارى= كتاب المغازى : باب مرجع النبى صلى الله عليه وسلم من الأحزاب .رقم الحديث:٤١٢٢. ص:٨٤٩ ، أبوداؤد=كتاب الأدب: باب ما جاء فى القيام . رقم الحديث:٥٢١٥.١٦. ص:٤/ ٣٥٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ورنہ فرماتے :((قُومُوا لِسَيِّدِكُمْ)) یعنی اپنے سردار کے لئے اٹھو بلکہ ((الی سید کم))فرمایا آگے بڑھ کران کا استقبال کرواور یہ بھی کہ وہ مریض ہیں آگے بڑھ کر سواری سے اترنے میں ان کی مدد کرو- یہاں یہی مراد ہے چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ مسند احمد میں علقمہ بن وقاص کے طریق سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک طویل حدیث کے اثناء میں آیا ہے:

''ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب وہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف اٹھو اور انہیں (گدھے سے) اتارو۔''(حافظ ابن حجر نے مسند احمد کی اس روایت کو حسن قرار دیا ہے-)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے انصار کو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھنے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ وہ مریض تھے آپ نے انصار کو حکم دیا کہ انہیں گدھے سے اتار دیں- یہ تعظیم کیلئے کھڑے ہوجانے کا حکم ہرگز نہیں تھا ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے لئے کسی کا کھڑا ہونا پسند نہیں فرماتے تھے وہ صحابہ کرام کو سعد بن معاذ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونے کا حکم کس طرح دے سکتے ہیں؟

علاوہ ازیں اگر تعظیم کیلئے کھڑا ہونے کا حکم تھا تو صرف انصار کو ہی کیوں دیا؟

البتہ اس حدیث سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ آنے والے کا استقبال کرنا، آگے بڑھ کر اسے ملنا، سواری سے اترنے میں مدد کرنا درست ہے- تعظیم کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوجانے سے اس کا کوئی تعلق نہیں-

(٢٣٢) فتح الباری= ص:٧/٤١٢ + مسند احمد=٦/١٤٢

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قیام تعظیم کے جواز کی دوسری دلیل کے طور پر ترمذی اور ابوداؤد کی وہ حدیث پیش کی جاتی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر فاطمہ کے کھڑے ہونے اور فاطمہ کی آمد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا ذکر ہے مگر اصل الفاظ کو دیکھیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانے کا کوئی ذکر نہیں، چنانچہ الفاظ یہ ہیں:

''عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو اپنی ہیئت، سیرت اور انداز میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ ہو- وہ جب آپ کے پاس داخل ہوتیں آپ ان کی طرف اٹھتے ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھا لیتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے پاس داخل ہوتے تو وہ آپ کی طرف اٹھتیں آپ کا ہاتھ پکڑتیں بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ میں بٹھا لیتیں۔''

اس حدیث میں آنے والے کی طرف اٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دینے کے بعد اپنی مجلس میں بٹھانے کا ذکر ہے، آنے والے کی تعظیم کیلئے اپنی ہی جگہ پر اٹھ کر کھڑے ہو جانے کا یہاں کوئی ذکر نہیں، اس قسم کے کھڑا ہونے کو رسول اللہ نے ناپسند فرمایا ہے- ہاں کسی کی طرف اٹھ کر جانا، اسکا استقبال کرنا، اس کا ہاتھ پکڑنا، مصافحہ کرنا، محبت سے اپنے پاس بٹھا لینا، یہ سب درست

(۲۳۳) أبوداؤد = كتاب الأدب: باب ما جاء في القيام ۔رقم الحديث :۵۲۱۷۔ص:۳۵۵/۴۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے اور جائز ہے۔

آخر میں گزارش ہے کہ زندگی کے میدان میں آپ جہاں بھی ہوں، مدرسہ میں، کالج میں، عدالت میں، یا کسی افسر کے پاس، کسی بڑے سے بڑے شخص کی آمد پر بھی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اس تعظیم کا کوئی مستحق نہیں اور آپ نے اسے ناپسند فرمایا ہے اور اس سے منع کیا ہے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کسی ایسے مقام پر پہنچا دے کہ لوگ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں تو آپ ان کو اس کام سے منع کر دیں کیونکہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے درست نہیں وہ ہمارے لئے کس طرح درست ہو سکتا ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جمہوریت وخلافت

اس وقت جمہوریت کو دنیا کا بہترین نظام قرار دے دیا گیا ہے۔

عزیز بھائیو! دنیا میں یہ لہر اتنے زور سے چل رہی ہے کہ اس کے خلاف بات کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے حتی کہ دیندار لوگ بھی اسی لہر میں بہہ گئے ہیں۔اہل حدیث جو کتاب وسنت کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں اہل حدیث ہوتے ہوئے جمہوریت کو برحق ثابت کر رہے ہیں اور اس کے حق میں دلائل تیار کرتے رہتے ہیں۔اہل حدیث کا ایک عظیم رہنما یہ کہتا ہے کہ جمہوریت تمام سیاسی نظاموں میں اسلام کے قریب تر ہے۔حالانکہ یہ بدترین سیاسی نظام ہے اور صرف بدترین سیاسی نظام ہی نہیں بلکہ ایک بدترین دین ہے جو سراسر اسلام کی ضد ہے۔

جمہوریت کا مطلب عوام کی حاکمیت بتایا جاتا ہے۔عوام جسے چاہیں حاکم بنائیں ،عوام جو قانون چاہیں بنائیں ،قانون سازی عوام کے نمائندے کریں ،سب سے پہلے تو یہیں سے اسلام اور جمہوریت کا رستہ جدا ہو جاتا ہے۔اسلام میں قانون اللہ کا چلے گا ،حکومت کا کام کتاب وسنت پر عمل کرنا،اسے نافذ کرنا ہے اللہ کے مقابلے میں اپنی مرضی چلانا نہیں۔((اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ))حکم صرف اللہ کے لئے ہے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں چور کا ہاتھ کاٹ دو۔عوام کہتے ہیں جیل میں ڈال دو۔ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کی' عوام جاری رکھنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالی نے زنا حرام کیا' جمہوریت نے اسے جائز کر دیا حتی کہ سدومیوں (قوم لوط) کا عمل جن کی بستیوں کو الٹا کر پتھروں کی بارش کی گئی تھی جمہوریت نے جائز کر دیا۔غرض اس مذہب کا معبود ہی اسلام کے معبود سے جدا ہے۔اسلام کے معبود کا نام اللہ اور جمہوریت کے معبود کا نام عوام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں نے جمہوریت کو بدترین سیاسی نظام کہا ہے- اس لئے کہ اس میں عوام کا نام لے کر عوام کو دھوکا دیا جاتا ہے- کہا جاتا ہے جمہوریت کا مطلب عوام کی حاکمیت ہے، حالانکہ دنیا کے کسی خطے میں عوام کی حاکمیت ایک لمحے کے لئے بھی قائم نہیں ہوسکی-

خلافت پر اعتراض:

جمہوریت کے علمبردار جمہوریت کے فضائل اور اس کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں کہ یہ درست ہے کہ اسلام کا سیاسی نظام خلافت سب سے بہتر ہے- مگر یہ مثالی نظام خلافت راشدہ تک صرف تیس برس رہا اس کے بعد ناکام ہوگیا- آج کے دور میں اس پر عمل نہیں ہوسکتا- جب کہ جمہوریت اس وقت تمام دنیا میں ہر جگہ رائج ہے- ہم کہتے ہیں اسلام نے جو نظام پیش کیا- تم بھی مانتے ہو کہ دنیا میں فی الواقع تیس برس تو چلا ہے- دنیا نے اس کے ثمرات بھی دیکھے ہیں، تمہارے خودساختہ نظام تو واقعہ میں اپنا وجود نہیں رکھتے ، وہ تو صرف نام ہیں جو دل کو خوش کرنے اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے رکھ لئے گئے ہیں۔

خلافت کے ثمرات:

اسلام کے سیاسی نظام کی برکات خود اس کے پیش کرنے والے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی پیش گوئی کی صورت میں بیان کردی تھیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی برکات اور اس کے ثمرات کس قدر یقینی ہیں-

حدیث میں آتا ہے کہ ایک غزوہ میں حاتم طائی کی بیٹی قید ہو کر رسول اللہ کے سامنے پیش ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اکرام کیا اسے آزاد کردیا اور فرمایا چاہو تو یہاں رہو اور

---

(٢٣٤) النجم=٥٣/٢٣

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چاہوتو اپنے قبیلہ میں واپس چلی جاؤ۔اس نے اپنے قبیلہ میں جانے کی خواہش کا اظہار کیا ،آپ نے اسے سواری دے کر باعزت طریقے سے رخصت کردیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا حسن سلوک دیکھ کر اس نے اپنے بھائی عدی بن حاتم کو خط لکھا جو اسے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔اس نے لکھا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ضرور حاضر ہوجانا چاہیے تم جیسا قابل آدمی یہاں ضائع نہ ہوگا۔عدی چلے آئے۔صحیح بخاری میں ان سے روایت ہے۔

ایک دفعہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا ،اس نے آپ کے پاس

(۲۳۵) صحیح بخاری= کتاب المناقب : باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔رقم الحدیث:۳۳۹۵۔ص:۷۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شکایت کی پھر ایک اور آیا اس نے آپ کے پاس (چوروں اور ڈاکوؤں کی طرف سے) راستے کاٹ دینے کی شکایت کی آپ نے فرمایا: ''تم نے حیرہ شہر دیکھا ہے'' میں نے عرض کیا: ''میں نے نہیں دیکھا البتہ مجھے اس کے متعلق بتایا گیا ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم اونٹنی پر سوار ایک عورت کو دیکھو گے جو حیرہ سے اپنے سفر کا آغاز کرے گی یہاں تک کہ کعبہ کا طواف کرے گی اسے اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہیں ہوگا۔'' عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے دل میں کہا اس وقت ''بنو طے'' کے بدمعاش جنہوں نے شہروں میں آگ لگا رکھی ہے کہاں ہوں گے؟ فرمایا: اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو کسری (ایران کے بادشاہ) کے خزانے فتح کرو گے''۔ میں نے کہا ''کسری بن ھرمز'' فرمایا: ''ہاں! ''کسریٰ بن ہرمز'' اور اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو اس آدمی کو دیکھو گے جو چلو بھر کر سونا یا چاندی نکالے گا اس شخص کو تلاش کرے گا جو اسے اس سے قبول کرلے تو اسے کوئی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرے''...... عدی فرماتے ہیں: ''تو میں نے اونٹنی پر سوار وہ عورت دیکھی جو حیرہ سے سفر کو نکلی تھی تا کہ کعبہ کا طواف کرے اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ''کسریٰ بن ہرمز'' کے خزانے فتح کئے اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم وہ بھی دیکھ لو گے'' جو نبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم'' نے فرمایا کہ 'وہ چلو بھر کر نکالے گا۔''

یہ ہیں اسلام کی برکات ۔ اسلام کے علاوہ کوئی نظام نہیں جو بعینہ اس طرح دنیا میں قائم ہوا ہو جس طرح اس کے پیش کرنے والے نے اسے پیش کیا ہے۔ نہ کوئی ایسا نظام ہے جس کے پیش کرنے والے کی پیش گوئیاں سو فیصد پوری ہوئی ہیں۔ یہ صرف اسلام ہے کہ جس طرح رسول اللہ نے پیش فرمایا تھا مکمل طور پر نافذ ہوا اور آپ نے اس کی جو برکات بیان فرمائی تھیں جو پیشگوئیاں کی تھی سب کی سب پوری ہوئیں۔ اور لوگوں نے وہ عزت، سربلندی ، امن اور خوشحالی آنکھوں سے دیکھی جو رسول اللہ نے بیان فرمائی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے سے لے کر تقریباً چالیس برس کے طویل عرصہ تک یہ مثالی نظام مکمل طور پر پورے عروج کے ساتھ قائم رہا۔ جب لوگوں کی دینی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حالت میں کچھ کمزوری پیدا ہوئی تو سیاسی معاملات میں بھی کمزوری آ گئی مگر یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اس کے بعد یہ نظام ناکام ہو گیا یا ختم ہو گیا- اگرچہ بعد میں آنے والے حکمران اس مرتبے کے نہ تھے جس پر پہلے خلفاء فائز تھے، ان میں کچھ شخصی کمزوریاں بھی تھی ان سے بعض سے ظلم زیادتیاں بھی ہوئیں مگر خلافت کا نظام اللہ کے دین کے غلبے اور امن وسلامتی کے ساتھ جاری وساری رہا- کسی حکمران نے اللہ کی حدود کو باطل کرنے کی جرأت نہیں کی- بنو امیہ کی خلافت کا طویل دور اسلام کے غلبہ اور اس کی عزت وشوکت کا دور ہے- ان کے دور کی دو خصوصیتیں بعد کے کسی دور کو حاصل نہ ہو سکیں- ایک یہ کہ اس دور میں قرآن وسنت کے علاوہ کسی چیز کو بطور آئین یا قانون اختیار نہیں کیا گیا نہ ہی کسی خاص شخصیت کی رائے یا کسی مکتبۂ فکر کو عدالتوں پر مسلط کیا گیا- جس طرح بعد کے ادوار میں عدالتوں کو حنفی، شافعی اور حنبلی فقہوں کا پابند کر دیا گیا اور یہی اس وقت کے مسلمانوں کی سربلندی کی دلیل ہے- دوسری چیز یہ کہ چند ایک کو چھوڑ کر اس دور کے خلفاء پر پوری امت متفق تھی اور یہ چیز بنو امیہ کی حکومت ختم ہونے کے بعد کسی خلیفہ کو حاصل نہ ہو سکی- وہ لوگ بالکل غلط کہتے ہیں جو خلافت راشدہ کے ساتھ ہی اسلامی نظام ختم کر دیتے ہیں- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا-

''یہ دین بارہ خلیفوں تک عزت والا (غالب) اور محفوظ رہے گا جو سب قریش سے ہوں گے۔''

یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الامارۃ میں ہے- ابوداؤد کی اسی روایت میں اس کے ساتھ یہ الفاظ ہیں:

(۲۳۶)صحیح مسلم= کتاب الامارۃ : باب الناس تبع لقریش والخلافۃ فی قریش۔ رقم الحدیث:۱۸۲۱۔ص:، ابو داؤد = کتاب المھدی ۔ رقم الحدیث:۸۰۔۴۲۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((كُلُّهُمْ تَجْمَعُ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ)) ''ان سب پر امت جمع ہوگی۔''

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہے اور صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ آپ اس دور کو اسلام کی عزت کا دور قرار دیتے ہیں ، یہ تقریباً ایک صدی بنتی ہے۔ اسلام سر بلند اور غالب رہا ، ہر طرف اس کی یلغار جاری رہی۔ اسلام کی سرحدیں پھیلتی رہیں۔ پھر بنو عباس آئے دیگر خلفاء آئے۔ وہ پہلی بات نہ رہی بلکہ عجمی خیالات اور غیر اسلامی عقائد کی آمیزش ہوگئی۔ مگر خلافت کا سلسلہ بہرحال قائم رہا اور تقریباً بارہ سو سال تک مسلمانوں کی مرکزیت اور اتحاد کی یہ علامت کسی نہ کسی درجے میں موجود رہی۔ یہاں تک کہ کفار کے پروردہ مصطفیٰ کمال نے ترکی میں خلافت کو سرے سے ہی ختم کر کے اس کی ضد جمہوریت نافذ کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور پھر زوال اس حد تک پہنچ گیا کہ مسلمانوں نے کفر کے نظاموں کو اپنا کر انہیں مشرف بہ اسلام بنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اور کفر کے ساتھ اسلام کے لفظ کا پیوند لگا کر اسے اسلامی بنا لیا۔ اسلامی سوشلزم، اسلامی جمہوریت وغیرہ۔ کاش! وہ اپنے اصل مثالی نظام خلافت کو پوری طرح جانتے اور اس کے قیام کی کوشش کرتے، ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ بھی اپنا وعدہ پورا فرماتا:

'' اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان لوگون کو خلیفہ بنایا جو

(۲۳۷) النور=۲۴/۵۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان سے پہلے تھے- اوران کے لئے اس دین کو جگہ عطا فرمائے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند کرلیا ہے-‘‘

انسان کے خود ساختہ نظاموں کا جائزہ:

آ یئے اب دوسری طرف ذرا ہم ان نظاموں کا بھی جائزہ لیں- جن کا اس وقت دنیا میں ڈنکا بج رہا ہے اور جنہیں کامیاب ترین نظام سمجھا جارہا ہے-

کمیونزم:

کمیونزم کو لیجئے! اس کے پیش کرنے والے نے کہا تھا کہ یہ ایسا نظام ہے کہ جس میں طبقاتی تفاوت ختم ہوجائے گا، مزدوروں کی حکومت ہوگی، آجر اور اجیر کا فرق مٹ جائے گا۔ مالک اور مزدور کا امتیاز ختم ہوجائے گا، سب لوگ برابر ہوں گے، حکمران اور رعایا میں تفاوت نہیں رہے گا- 1918ء سے لے کر اشتراکیت (کمیونزم) کا ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے- بتائیے یہ نظام دنیا کے کسی خطے میں موجود ہے؟ ...... ہم بھی دیکھیں کہ حکمران اور رعایا کا فرق مٹ گیا ہو، مالک بھی مزدور کی طرح راشن ڈپو کے سامنے قطار میں کھڑا ہو- حرم شریف میں ہندوستان کے مشہور عالم دین مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری سے چند ساتھیوں کے ساتھ میری ملاقات ہوئی۔انہوں نے ہندوستان کے حالات بتاتے ہوئے وہاں کے علماء کی حالت بھی بیان کی کہ ان میں سے بعض عالم حضرات کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہیں- کمیونسٹ اپنے نظریہ کے پرچار کے لئے ان علماء کو استعمال کرتے رہتے ہیں- جس طرح پچھلے دنوں ایک مولانا صاحب روس کے دورے کے بعد روس کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہے تھے-غرض مولانا مبارکپوری نے بتایا کہ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی نے ایک مولوی کو ایک وفد کے ساتھ روس بھیجا تاکہ وہاں سے آکر لوگوں کو وہاں کی خوش حالی کے قصے سنائے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کمیونزم کے جراثیم پھیلائے۔اب چونکہ مولوی صاحب کچھ آزادطبع تھے اس لئے حق چھپا نہ سکے، انہوں نے واپسی پر ایک جلسہ میں حق بات کہہ دی، انہوں نے بتایا کہ روس میں ایک مزدور پیٹ کاٹ کر چھ مہینے کی تنخواہ میں سے بچت کے بعد ایک گھڑی خرید سکتا ہے۔

بھائیو! یہ روس ہے ، یہاں کمیونزم نافذ ہے، جسے انہوں نے سوشلزم کا نام دے رکھا ہے۔ سوشلسٹ سوویت یونین۔ یہ وہ جہنم ہے جہاں مساوات کا ڈھنڈورا پیٹ کر ظلم ہوتا ہے اور ظلم کو ظلم کہنے پر پہرا ہے۔حکمران غلط بھی کریں تو اسے غلط کہنے کی کسی کو جسارت نہیں۔ظلم کی چکی میں پسنے والے عوام کی خبر دوسرے ملکوں کو تو دور کی بات ہے ملک کے دوسرے حصوں تک بھی نہیں پہنچنے دی جاتی۔ ملک کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں جانا ہو تو پرمٹ لینا پڑتا ہے۔ سٹالن کے بعد خروشیف آیا تو اس نے راز فاش کیا کہ سٹالن کے دور میں کئی لاکھ لوگ بھوک سے مر گئے تھے۔ دیکھئے لاکھوں لوگ بھوک سے مر گئے۔ خود روسیوں کو خبر نہ ہونے دی گئی دوسری دنیا کو کیسے پتہ چلتا۔ چین کا عظیم ''ماوزے تنگ'' دنیا سے رخصت ہوا تو بعد میں آنے والے حکمرانوں نے اس کے دور میں بھوک سے مرنے والوں کا انکشاف کیا۔آج پاکستان میں سوشلزم کا پرچار ہوتا ہے کمیونزم کی باتیں ہوتی ہیں۔ یہ نتیجہ ہے اس دعوے کا کہ ہم روٹی کپڑا مکان دیتے ہیں۔ اللہ کو اس بات پر بہت غیرت آتی ہے کہ کوئی رزق دینے میں اس کا شریک بننے کا دعوی کرے۔میں نے چین کی شائع کردہ کتاب ''ماؤ کی تقریریں'' پڑھیں۔ایک تقریر میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک کسان نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کسانوں سے پوچھا لوگ کہتے ہیں خدا روٹی دیتا ہے تم بتاؤ خدا روٹی دیتا ہے؟ یا کیمونسٹ پارٹی دیتی ہے؟ کسانوں نے کہا: ہمیں تو کیمونسٹ پارٹی روٹی دیتی ہے۔ہاں کیمونسٹ پارٹی روٹی دیا کرتی ہے۔مگر بھوک اور موت کی صورت میں اور نسل انسانی کی افزائش روک کر۔اس وقت چین میں اولاد کی پیدائش پر اتنی زبردست پابندی ہے کہ ہر جوڑا صرف ایک بچے کو جنم دے سکتا ہے دوسرا پیدا ہو جائے تو جرمانہ ہوتا ہے۔تیسرے بچے کی اجازت ہی نہیں۔ یہ ہیں روٹی کپڑا مکان دینے والے۔اتنا ظلم نہ کسی اور ملک میں ہے نہ کسی اور نظام میں۔دور کیوں جائیں ہم نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ملک میں سوشلزم کا نعرہ لگانے والا وزیراعظم نہیں دیکھا جس نے ہر قابل ذکر کارخانے ،سکول اور کالج کوحکومت کی تحویل میں لے لیا۔روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا۔کسانوں کو بارہ بارہ ایکڑ زمین دینے کا وعدہ کیا۔مزدوروں کوملوں کا مالک بنانے کا وعدہ کیا۔اللہ کی غیرت نے اس کی بے بسی سب کے سامنے ظاہر کر دی اور ان دنوں لوگوں کو کھانے کے لئے آٹا، تیل اور گھی نہیں ملتا تھا۔آٹے، گھی اور تیل کیلئے ڈپوؤں پر لائینیں لگی ہوتی تھیں۔بس کام سے چھٹی کرو اور لائن میں لگ جاؤ۔ہاں اپنی پارٹی کے لوگوں پر نوازشات کی بارش ہوتی تھی ۔لوگوں کو شکنجے میں کسنے کے لئے روٹی کے پلانٹ لگائے۔تاکہ گھروں میں روٹی پکے ہی نہیں۔سب لوگ روٹی کے محتاج ہوں اور روٹی پلانٹ حکومت کے ہاتھ میں ہوگا۔میرے بھائیو! یہ دجالیت ہے۔اپنے مخالفوں کورزق کی مار دینا،ان سے سب کچھ چھین لینا اور اپنی پارٹی کے لوگوں کو رزق کے وسائل کا مالک بنا دینا۔وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ ایک دفعہ پاکستان کے مسلمانوں کی جان اس ظالم نظام سے چھوٹ گئی ۔اللہ تعالی ہمیشہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

کیا جمہوریت عوام کی حکومت ہوتی ہے؟:

آیئے اب ذرا جمہوریت کی طرف...... کہا جاتا ہے کہ جمہوریت عوام کی حکومت ہوتی ہے آج دنیا کا ظالم سے ظالم ملک بھی دعویدار ہے کہ اس نے جمہوریت قائم کر رکھی ہے۔فرانس ، جرمنی، برطانیہ،امریکہ کے علاوہ چین اور روس نے بھی اپنے نام میں جمہوریہ کا جزء رکھا ہوا ہے۔ شام ،عراق، مصر جیسے بدترین آمرانہ نظاموں کو بھی جمہوریت کہا جاتا ہے- اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ آیا وہاں فی الواقع عوام کی حکومت ہے بھی یا نہیں؟ ہم جمہوریہ پاکستان کو ہی لیتے ہیں آپ بتایئے کیا کوئی شخص جو کروڑ پتی سے کم ہو یہاں الیکشن لڑسکتا ہے، اب ذرا سوچیے یہ کروڑ پتی شخص عوام ہے- کیا آپ اسے عوام کہیں گے؟ آپ امریکہ کا حال دیکھیں تو وہاں کروڑ پتی بھی نہیں کھڑا ہوسکتا ارب پتی ہوتو کھڑا ہوسکتا ہے- جب امیدوار کسی علاقے میں ووٹ لینے کے لئے جاتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے تو لوگ کہتے ہم تمہیں ووٹ کیا دیں ہمارے لڑکے کی نوکری نہیں لگ رہی ۔وہ کہتا ہے میں نوکری دلوادیتا ہوں' کارخانہ دار سے ووٹ مانگتا ہے تو وہ کہتا میرا تو کارخانہ نہیں چلتا میں تمہیں کس لئے ووٹ دوں؟ وہ لاکھ دو لاکھ اسے دے دیتا ہے۔بعض اوقات باقاعدہ افراد گن کر قیمتیں لگتی ہیں پھر الیکشن مہم کے لئے اشتہارات اور بینروں پر علیحدہ خرچ ہوتا ہے- الیکشن کے دن ووٹروں کے لئے ٹرانسپورٹ کا خرچ الگ ہے ان کے کھانے پینے کا الگ ، اب بتائیے کوئی معمولی یا درمیانے درجے کا آدمی یہ کام کرسکتا ہے اور کوئی حلال آمدنی والا شخص اس طرح بے دریغ خرچ کر سکتا ہے- اور پھر یہ لوگ جو سارے پاپڑ بیل رہے ہوتے ہیں کیا خیال ہے وہ قوم کے درد میں یہ سب کچھ کررہے ہیں ...... کہ جن لوگوں نے الیکشن کے لئے پارٹی ٹکٹ ہی لاکھوں روپے خرچ کر کے لیا ہو ، جب وہ برسراقتدار آئیں گے تو جو کروڑوں روپے انہوں نے خرچ کئے ہیں وہ بمع منافع حاصل کرنے کے لئے کون سی چیز فروخت نہیں کریں گے- یقیناً وہ قوم، ملک ، دین کسی چیز کا سودا کرنے سے بھی پرہیز نہیں کریں گے- وہ ہندوؤں کو اپنا دوست بنائیں گے کیونکہ انتخابی اخراجات میں وہاں سے مدد ملی تھی- اور یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں-

عوام کی حکومت ایک بہت بڑا دھوکہ ہے- یہ کتنا بڑا دھوکہ ہے کہ جمہوریت عوام کی حکومت ہوتی ہے- جمہوریت عوام کی حکومت نہیں بلکہ ایک خاص طبقے کی حکومت ہوتی ہے- آپ کسی قسم کا طریق حکومت لے آئیں اسی خاص طبقے نے ہی اوپر رہنا ہوتا ہے، ایوب کا دور ہو، یا بھٹو کا ، ضیاءالحق کا دور ہو یا پھر پیپلز پارٹی کا - وہی طبقہ اوپر ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں پیسہ ہے سیاسی جوڑ توڑ کے ساتھ اوپر آنے کی صلاحیت ہو۔ یہ لوگ ہر طرح برسراقتدار رہتے ہیں نہ عوام کی حکومت ہوتی ہے نہ عوام کو کوئی پوچھتا ہے- یہ ہے جمہوریت کے متعلق مختصر سی بات ۔اب اس کے چند نقصانات دیکھئے-

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دینی جماعتوں کے لئے جمہوریت کے نقصانات :

مثلاً اب اہلحدیث من حیث الجماعت انتخابات میں کھڑے ہوتے ہیں سب سے پہلا اثر اس جمہوریت کا یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ووٹ لینا چاہتا ہے وہ کبھی بھی اپنی بات صاف نہیں کرسکتا۔ وہ یہ کہے کہ لوگو! اللہ ایک ہی ہے اس کے علاوہ کسی کو پکارنا شرک ہے ، یہ پختہ قبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق گرا کر تمام قبروں کے برابر کردی جائیں ،کبھی نہیں کہہ سکتا۔

کچھ لوگ جو اقامت دین کا دعوی کرتے ہیں ،ان کے ایک رہنما نے بری امام کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ یہ اقامت دین کا فریضہ سرانجام دیا جارہاہے۔اس نے یہ کام کیوں کیا؟ صرف اس لئے کہ عوام خوش رہیں جب تک لوگوں کو خوش نہ کیا جائے ، ووٹ ملنا مشکل ہے۔اور بے دین لوگ دین کی پابندی کس طرح قبول کرسکتے ہیں انہیں خوش کرنے کے لئے تو دین کی پابندیاں نرم کرنی پڑیں گی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب بھٹو برسراقتدار آیا ہم الیکشن کے دنوں میں ایک جگہ باتیں کررہے تھے کہ لوگ ووٹ دینے کیلئے جارہے تھے کچھ عورتیں گزریں ہمیں دیکھ کر ان میں سے ایک عورت نے دوسری عورت سے کہا: ''ووٹ کس کو دینا ہے؟'' دوسری بولی: ''ان مولویوں کو ووٹ دیا تو یہ ہمیں ٹی وی بھی نہیں سننے دیں گے۔''

مولوی کا نام لے کر دراصل یہ لوگ اسلام کو نشانہ بناتے ہیں ان کا مطلب تھا کہ ہم اسلام کو ووٹ نہیں دیں گی۔ چونکہ اسلام پر براہ راست تنقید کرنا مشکل ہے اس لئے ملحد اور بے دین لوگ اسلام کے ہر حکم کو رد کرنے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ یہ مولوی کی بات ہے ہم اسے نہیں مانتے۔

ان لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اور ان کے ووٹ لینے کے لئے اقامت دین کے داعی حضرات بے دینی کے کاموں کو اسلامی بنا کر جاری رکھنے کے وعدے کرتے رہتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے کسی لیڈر سے پوچھا گیا: ''اگر تم برسراقتدار آگئے تو ان سینماؤں کا کیا بنے گے؟'' وہ بولے : ''ہم ان کو اسلامی طریقے سے چلائیں گے!!۔'' اسلامی جمہوریت میں

اسلامی سینما کیسا اچھوتا خیال ہے؟

تو بھائیو! بات کیا ہے؟ اس کے پیچھے حقیقت کیا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ جو شخص جمہوریت کے ذریعے برسر اقتدار آنا چاہتا ہے وہ سچی بات کہہ ہی نہیں سکتا، وہ جھوٹ بولے گا، جھوٹے وعدے کرے گا دھوکہ دے گا اپنے آپ کو چھپائے گا، منافقت اختیار کرے گا اس کے بغیر وہ برسر اقتدار آ ہی نہیں سکتا - اسکا نتیجہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے اہلحدیث بھائی جس طرح پہلے شرک و بدعت کی بات سن کر تڑپ اٹھتے تھے اب وہ حالت نہیں رہی ۔ اب ہمیں شرک وبدعت کے ارتکاب پر اتنی تکلیف نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ووٹ لینا ہوتا ہے اور ووٹ تب ہی ملیں گے جب ہم ہر ایک کے لئے کچھ نہ کچھ نرم گوشہ پیدا کرلیں گے-

”وہ چاہتے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرمی کریں تو وہ بھی نرمی کریں گے-“

جمہوریت سے ہمارا جماعتی نقصان کتنا ہوا ہے آپ دیکھ ہی رہے ہیں- جمعیت اہلحدیث ہو یا پاکستان کی کوئی اور دینی جماعت ہو، ایک آدھ چھوڑ کر سب کا نظام جمہوری ہے- سب کا دستور کانگرس اور مسلم لیگ کے دستور کا چربہ ہے اور انگریزوں کے طریقے پر بنایا گیا ہے-

---

(۲۳۸) القلم = ۶۷/ ۹-

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ